بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اللہ
سبحانہ وتعالیٰ
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
المعارف العنبرية
في
الميلاد النبوية
المعروف بہ
میلاد النبی
صلی اللہ علیہ وسلم
مؤلف
شیخ الحدیث
استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا
محمد یعقوب
ناشر
ضیاء العلوم پبلی کیشنز
راولپنڈی
پاکستان

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
العوارف العنبرية في الميلاد النبوية
المعروف بہ
میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
مؤلف
استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا
محمد یعقوب ہزاروی مدظلہ العالی
استاذ الحدیث جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی
ناشر ضیاء العلوم پبلی کیشنز راولپنڈی پاکستان

نام کتاب	العوارف العنبریه فی المیلاد النبویه المعروف به میلاد النبی ﷺ
مصنف	حضرت علامہ مولانا محمد یعقوب ہزاروی
زیر سرپرستی	حضرت علامہ مولانا محمد ایوب ہزاروی
کمپوزر	محمد شوکت
کمپوزنگ سنٹر	سٹون لائن پرنٹرز صدر راولپنڈی
پروف ریڈنگ	محمد محمود احمد
تعداد	ایک ہزار
قیمت	روپے
ناشر	جامع مسجد المرتضیٰ جی۔ سیون، ون اسلام آباد

ملنے کے پتے

☆ مکتبہ ضیائیہ بوہڑ بازار راولپنڈی

☆ احمد بک کارپوریشن اردو بازار راولپنڈی

☆ جامعہ رضویہ ضیاء العلوم ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

☆ حافظ محمد سعید احمد نقشبندی محلہ لطیف شاہ غازی کھاریاں ضلع گجرات

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	حضور علیہ السلام کی عالم ظہور میں جلوہ افروز ہونے کے لحاظ سے تین حالتیں ہیں	۱
۲	خلقت محمدی	۱
۳	ولادت محمدی	۱
۴	بعثت محمدی	۱
۵	رسول اللہ ﷺ کی خلقت تمام کائنات سے پہلے ہے	۱
۶	ھو الاول والآخر الآیۃ سے رسول اللہ ﷺ کے اول تخلیق ہونے پر استدلال	۲
۷	حضور علیہ السلام تمام اسماء وصفات الٰہی سے متصف ہیں	۳
۸	وما ارسلناك الا رحمة للعلمين سے حضور علیہ السلام کے اول الخلق ہونے پر استدلال	۴
۹	ہر نعمت الٰہی کا حصول حضور علیہ السلام کے واسطہ سے ہے	۵
۱۰	شیخ ابن سینا کا عبرتناک واقعہ	۶
۱۱	حضور علیہ السلام کی رحمت سے جبرائیل مامون العاقبت ہو گئے	۷
۱۲	احادیث سے رسول اللہ ﷺ کے اول مخلوق ہونے پر استدلال	۹
۱۳	حدیث نور	۹
۱۴	اہل علم کی موافقت صحت حدیث کی دلیل ہے	۱۱
۱۵	حضور علیہ السلام تمام عالم کے پدر معنوی ہیں	۱۲
۱۶	حضور علیہ السلام کی یاد میں ابوالبشر کی صدا	۱۲
۱۷	حضور علیہ السلام کی تخلیق اس نور سے ہوئی جو عین ذات الٰہی ہے	۱۳

۱۸	حضور علیہ السلام کے جسد انور کا سایہ نہیں تھا	۱۳
۱۹	حدیث میسرہ	۱۴
۲۰	حدیث عرباض بن ساریہ	۱۵
۲۱	حدیث ابو ہریرہ	۱۵
۲۲	حدیث عمر بن خطاب	۱۶
۲۳	مطالع المسرات کی روایت	۱۷
۲۴	حضور علیہ السلام کے نور کی حضرت جبریئل نے بہتر ہزار مرتبہ زیارت کی	۱۷
۲۵	ولادت محمدی ﷺ	۱۸
۲۶	حضور علیہ السلام کے آباء وامہات کے ہر قسم کی فحاشی سے پاک ہونے پر اجماع امت ہے	۱۸
۲۷	سات احادیث جن میں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے لباء سے کسی نے فحاشی کا ارتکاب نہیں کیا	۱۸
۲۸	حضور کے والدین ماجدین کا ایمان	۲۰
۲۹	حضور کے لباء واجداد کے ایمان پر دلائل	۲۱
۳۰	حضرت آمنہ نے اپنے ابن کریم کو وصال کے وقت جو وصیت فرمائی	۲۸
۳۲	حضور علیہ السلام کے والدین ماجدین کے زندہ ہونے کے بعد ایمان لانے میں حکمت	۲۸
۳۳	ایک عالم کا عبرتناک واقعہ	۳۰
۳۴	فقہ اکبر کی نسبت امام اعظم کی طرف کبری محل نظر ہے	۳۱
۳۵	اکابر ائمہ دین کے ارشادات	۳۳
۳۶	امام حجر مکی کا ارشاد	۳۳
۳۷	امام فخر الدین رازی کا قول	۳۴
۳۸	امام رازی کا علمی مقام	۳۴
۳۹	امام جلال الدین سیوطی کا ارشاد	۳۵

۴۰	امام جلال الدین سیوطی پچھتر مرتبہ بیداری میں حضور علیہ السلام کے جمال جہاں آلاء کی زیارت بہرہ ور ہوئے	۳۶
۴۱	رئیس الفقہاء علامہ ابن عابدین شامی کا قول	۳۶
۴۲	برکتہ المصطفیٰ فی الہند شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا ارشاد	۳۶
۴۳	علامہ عبدالعزیز پرہاروی کا ارشاد مبارک	۳۷
۴۴	علامہ زماں سید پیر مہر علی شاہ گولڑوی کا قول مبارک	۳۷
۴۵	امام اہل سنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کا قول مبارک	۳۷
۴۶	جماعت کثیرہ اکابر ائمہ واجلہ حفاظ کے اسماء گرامی جن کا یہ مذہب ہے کہ والدین کریمین موحد وناجی ہیں	۳۸
۴۷	حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا فرمانے کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے نور مصطفیٰ علیہ السلام ان کی پیشانی میں رکھا تو روشن سورج کی طرح چمکتا تھا	۴۰
۴۸	رسول اللہ علیہ السلام کے نور کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام پر تمام اشیاء وجملہ مسمیات پیش فرما کر ان کے اسماء وصفات بطریق الہام عطا فرمائے	۴۰
۴۹	رسول علیہ السلام کے نور کی برکت سے آدم علیہ السلام مسجود ملائکہ ہوئے	۴۱
	سب سے پہلے حضرت جبرئیل پھر حضرت میکائیل پھر حضرت اسرافیل پھر حضرت عزرائیل نے سجدہ کیا	۴۱
۵۰	سجدہ کی دو قسمیں سجدہ عبادت و سجدہ تحیت	۴۱
۵۱	یہ سجدہ جمعہ کے دن زوال سے عصر تک جاری رہا	۴۱
۵۲	حضرت حوا حضرت آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے پیدا ہوئیں	۴۱
۵۳	حضرت حوا کا مہر آدم علیہ السلام نے بیس مرتبہ حضور علیہ السلام پر درود بھیجا	۴۲
۵۴	جب حضرت آدم علیہ السلام سے اجتہادی خطاء ہوئی تو حضور علیہ السلام کو رب کے حضور اپنا وسیلہ بنایا الحدیث	۴۲
۵۵	حضور علیہ السلام اللہ تعالیٰ کو تمام مخلوق سے زیادہ محبوب ہیں	۴۲

۵۶	محدث بیہقی کی دلائل النبوت کل کی کل خیر وہدایت ہے	۴۳
۵۷	مقبولان بارگاہ الٰہی کے وسیلہ سے دعا حق فلاں کہہ کر مانگنا جائز اور حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے	۴۳
۵۸	حضور علیہ السلام کے توسل سے دعا عند اللہ بہت ہی محبوب ہے	۴۳
۵۹	نبی کے علوم وہبی ولدنی ہوتے ہیں	۴۴
۶۰	نبی قریب وبعید یکساں دیکھتا ہے	۴۴
۶۱	دونوں جہاں رسول اللہ کی خاطر بنے ہیں لولا محمد ما خلقتك لا ارضا و لا سماء	۴۴
۶۲	حدیث سلمان فارسی کہ میں نے دنیا اور اہل دنیا کو اس لئے پیدا تاکہ آپ کی قدر ومنزلت میری بارگاہ میں ہے اس سے انہیں شناسا کروں	۴۵
۶۳	حضرت آدم سے رسول اللہ کا نور حضرت شیث کی طرف منتقل ہوا	۴۶
۶۴	شیث عربی زبان کا لفظ ہے اس کا معنی ہے عطیۃ اللّٰہ	۴۶
۶۵	شیث نام رکھنے کی وجہ	۴۶
۶۶	حضرت شیث علیہ السلام آدم علیہ السلام کی اولاد میں سب سے حسین وجمیل تھے	۴۶
۶۷	حضرت شیث پر پچاس صحیفے نازل ہوئے	۴۷
۶۸	حضرت شیث علیہ السلام کے نکاح کا خطبہ حضرت جبرئیل نے پڑھا اور ملائکہ بھی حاضر ہوئے	۴۷
۶۹	حضرت شیث علیہ السلام نو سو بارہ یا بیس سال عمر پائی	۴۷
۷۰	آپ کی قبر ابو قبیس پہاڑ کے غار میں ہے	۴۷
۷۱	حضور علیہ السلام کا نور حضرت شیث سے انوش کی طرف منتقل ہوا	۴۷
۷۲	حضرت انوش نے ساڑھے نو سو سال عمر پائی	۴۷
۷۳	لفظ انوش کا معنی	۴۷
۷۴	یہود کا ہر عالم رسول اللہ ﷺ کا نور ہاشم کے چہرہ میں دیکھ کر آپ کی	

نمبر	عنوان	صفحہ
	قدم بوسی کرتا	
	اور جس شی پر آپ کا گذر ہوتا آپ کو سجدہ کرتی	۴۸
۷۵	ہرقل روم نے حضرت ہاشم کو اپنی لڑکی سے نکاح کا پیغام بھیجا	۴۸
۷۶	حضرت ہاشم کا نام عمر ہے ہاشم لقب سے موسوم ہونے کی وجہ	۴۸
۷۷	جب رسول اللہ ﷺ کا نور مبارک عبدالمطلب کی جانب منتقل ہوا تو آپ کے بدن سے خوشبو آتی تھی	۴۹
۷۸	کعب احبار کی روایت	۴۹
۷۹	محمود ہاتھی نے حضرت عبدالمطلب کو سجدہ کیا	۵۰
۸۰	حضرت عبدالمطلب کی صفات حمیدہ	۵۴
۸۱	حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے احوال شریف	۵۴
۸۲	حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ قریش میں اخلاق اور شکل وصورت میں سب سے حسین تھے	۵۴
۸۳	حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی عفت نفس کا ایک واقعہ	۵۴
۸۴	حضرت عبداللہ کے اسم ذبیح سے موسوم ہونے کی وجہ	۵۵
۸۵	حضرت عبداللہ کی غیبی امداد	۵۸
۸۶	نسب شریف	۵۹
۸۷	حضرت جبرئیل نے کہا میں تمام مشرق ومغرب میں پھرا کوئی شخص محمد ﷺ سے افضل نہیں دیکھا	۶۱
۸۸	احادیث شریفہ کی روشنی میں خاندان نبوت کی افضلیت	۶۲
۸۹	حضور نبی کریم سے جس کسی کو ادنی سی محبت اور نسبت ہے اس کی فضیلت اندازہ وقیاس سے زیادہ ہے	۶۲
۹۰	جس نے عربوں سے بغض رکھا میری شفاعت میں داخل نہیں ہوگا الحدیث	۶۲
۹۱	حدیث سلمان فارسی	۶۲
۹۲	اہل عرب کو تین وجہ سے دوست رکھو ایک تو اس لئے کہ میں	

	عربی ہوں الحدیث	۶۲
۹۳	جو اہل عرب سے محبت رکھتا ہے وہ میری محبت کے سبب انہیں محبوب رکھتا ہے	۶۳
۹۴	حضرت عبد اللہ قریش میں سب سے حسین و جمیل تھے رسول اللہ کا نور آپ کی پیشانی میں چمکتے ہوئے ستارے کی طرح دکھلائی دیتا تھا	۶۵
۹۵	جب حضرت عبد اللہ کا نکاح حضرت آمنہ سے ہوا تو قریش بنو مخدوم عبد شمس و عبد مناف کی عورتیں افسوس سے بیمار پڑ گئیں	۶۵
۹۶	کعب اخبار کی روایت	۶۶
۹۷	جب رسول اللہ شکم مادر میں تشریف فرما ہوئے تو قریش کے ہر چارپائے نے آپ کے کمالات سے نطق کیا	۶۷
۹۸	طبرانی کی روایت	۶۸
۹۹	برکات حمل شریف	۶۸
۱۰۰	حضرت عبد اللہ کی وفات	۶۹
۱۰۱	حضرت آمنہ نے آپ کے مرثیہ میں جو اشعار کہے	۶۹
۱۰۲	حضرت عبد اللہ کے انتقال پر فرشتوں کی رب کے حضور عرض	۷۰
۱۰۳	رسول اللہ کے یتیم ہونے میں حکمت	۷۰
۱۰۴	ایک سوال اور اس کا جواب	۷۰
۱۰۵	حضور علیہ السلام اپنے والدین کے در یکتا ہیں	۷۱
۱۰۶	حضرت عبد اللہ نے حضرت آمنہ کے سوا کسی خاتون سے نکاح نہیں کیا	۷۱
۱۰۷	حضرت عبد اللہ نے ایک لونڈی پانچ اونٹ اور ایک ریوڑ بکریاں ترکہ چھوڑے	۷۲
۱۰۸	ام ایمن رضی اللہ عنہا کے لئے آسمان سے پانی کا ڈول اترا	۷۲
۱۰۹	ڈول سے پانی نوش کرنے کے بعد زندگی بھر پیاس نہ لگی سخت گرمی میں روزہ رکھا کرتیں	

	لیکن پیاس محسوس نہیں ہوتی تھی	۷۲
۱۱۰	تاریخ ولادت شریف	۷۳
۱۱۱	تاریخ ولادت کے متعلق محققین علماء کے ارشادات	۷۳
۱۱۲	علامہ ابن خلدون کا ارشاد	۷۳
۱۱۳	علامہ ابن ہشام کا ارشاد	۷۳
۱۱۴	علامہ ابن جریر طبری کا قول	۷۳
۱۱۵	محدث ابن جوزی کا ارشاد	۷۴
۱۱۶	ابوالفتح محمد بن محمد الاندلسی کا قول	۷۴
۱۱۷	شیخ شیوخ علماء ہند مولانا عبدالحق محدث دہلوی کا ارشاد	۷۴
۱۱۸	امام اہل سنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی کا ارشاد	۷۴
۱۱۹	وقت ولادت شریف	۷۶
۱۲۰	ولادت شریفہ طلوع غفر کے وقت ہوئی	۷۶
۱۲۱	ولادت شریف کی ساعت تمام ساعات سے زیادہ فضیلت والی ہے	۷۶
۱۲۲	شب میلاد کی فضیلت	۷۷
۱۲۳	تمام راتوں سے افضل میلاد شریف کی رات ہے پھر لیلۃ القدر پھر لیلۃ معراج پھر عرفہ کی رات پھر جمعہ کی رات پھر شب قدر پھر عید کی رات	۷۷
۱۲۴	شب میلاد شریف کی فضیلت پر دلائل	۷۷
۱۲۵	اللہ تعالیٰ نے والضحی واللیل کے ساتھ حضور علیہ السلام کی شب میلاد کی قسم کھائی	۸۰
۱۲۶	فائدہ	۸۰
۱۲۷	پیر کے دن کی فضیلت احادیث مبارکہ سے	۸۱
۱۲۸	پیر کے دن کے خصائص	۸۱
۱۲۹	حضور علیہ السلام کی ولادت پیر کے دن ہوئی نبوت کا ظہور پیر کے دن ہوا مکہ مکرمہ سے ہجرت پیر دن کے دن فرمائی	

	مدینہ طیبہ دخول پیر کے دن ہوا حجر اسود کو اپنے مقام پر پیر کے دن رکھا	۸۲
۱۳۰	پیر کے دن ربیع الاول شریف میں ولادت کی حکمت	۸۳
۱۳۱	واقعہ اصحاب فیل	۸۴
۱۳۲	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کس طرح غنی ہوئے	۸۹
۱۳۳	حضور علیہ السلام کی ولادت کے وقت خوارق کا ظہور	۸۹
۱۳۴	رسول اللہ جب پیدا ہوئے تو آپ کے ساتھ ایک نور نکلا جس سے مشرق و مغرب روشن ہو گئے	۸۹
۱۳۵	فائدہ	۸۹
۱۳۶	مشت مٹی کے معجزات سے ہے	۸۹
۱۳۷	بعد از ولادت رضوان نے رسول اللہ کے کان میں سرگوشی کی	۹۰
۱۳۸	ولادت کے وقت جو خوارق مادر رسول اللہ نے دیکھے	۹۱
۱۳۹	ولادت شریفہ کے وقت حجرہ نور سے منور ہو گیا اور ستارے قریب ہو گئے	۹۳
۱۴۰	رسول اللہ کی ولادت کے وقت حضرت آسیہ و مریم کی آمد کی حکمت	۹۵
۱۴۱	حضرت آسیہ و مریم و کلثوم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن جنت میں رسول اللہ کی ازواج میں سے ہوں گی	۹۵
۱۴۲	ولادت شریفہ کے وقت حوروں کی آمد میں حکمت	۹۶
۱۴۳	ولادت شریفہ کی صبح کو یہودی نے نشان نبوت دیکھا تو غش کھا کر گر گیا	۹۶
۱۴۴	حضور علیہ السلام کی آمد کی بشارت ہر طریق و ہر فریق سے آئی	۹۷
۱۴۵	محدث ابو نعیم کی روایت	۹۷
۱۴۶	ولادت شریف کی خوشی میں کعبہ جھومنے لگا	۹۸
۱۴۷	ولادت شریف کے وقت دنیا بھر کے بت سر کے بل گر پڑے	۹۹
۱۴۸	ولادت شریف کے وقت حضرت عبد المطلب نے دیکھا تمام بت گر پڑے ہیں اور دیوار کعبہ سے آواز سنی مصطفیٰ مختار ﷺ پیدا ہوئے	۹۹
۱۴۹	قریش کی ایک جماعت کی موجودگی میں بارہا ایک بت گرا اور اس سے آواز آئی	

	کہ تیرا گرنااس مولود کی وجہ سے ہے جس کے نور سے زمین کی تمام راہیں مشرق سے مغرب تک روشن ہوگئی ہیں	۱۰۰
۱۵۰	ابونعیم کی روایت	۱۰۰
۱۵۱	شب میلاد شیطان کو ستر زنجیروں میں باندھ کر سمندر میں ڈالا گیا	۱۰۱
۱۵۲	کسریٰ کے محل میں زلزلہ	۱۰۱
۱۵۳	بحیرہ طبریہ خشک ہوگیا	۱۰۲
۱۵۴	فارس کی آگ بجھ گئی	۱۰۳
۱۵۵	شب میلاد شریف شیطان بلند آواز سے رویا	۱۰۳
۱۵۶	ابلیس چار مرتبہ بلند آواز سے رویا ہے	۱۰۳
۱۵۷	شب میلاد جبرئیل علیہ السلام نے حکم الٰہی شیطان کو لاتوں سے پیٹا	۱۰۴
۱۵۸	فوائد	۱۰۴
۱۵۹	مقام عبرت	۱۰۵
۱۶۰	کسریٰ کے چیف جسٹس کا خواب	۱۰۵
۱۶۱	سطیح کے عجیب وغریب احوال	۱۰۷
۱۶۲	سطیح کے بدن میں کوئی جوڑ نہیں تھا اور نہ ہی یہ بیٹھنے اٹھنے کی طاقت رکھتا تھا	۱۰۷
۱۶۳	سطیح کے جس کا کوئی حصہ سوائے زبان کے حرکت نہیں کرتا تھا	۱۰۸
۱۶۴	حضور علیہ السلام مختون اور ناف بریدہ پیدا ہوئے	۱۰۹
۱۶۵	فائدہ	۱۰۹
۱۶۶	ناف بریدہ ومختون پیدا ہونے میں حکمت	۱۱۰
۱۶۷	سترہ نبی مختون پیدا ہوئے	۱۱۰
۱۶۸	پتھر کی ہانڈی شق ہوگئی	۱۱۰
۱۶۹	اسم محمد سے موسوم ہونے کی وجہ	۱۱۱
۱۷۰	اسم محمد کے معنی	۱۱۲
۱۷۱	حضرت عبدالمطلب کا مبارک خواب	۱۱۲

۱۷۲	اسم محمد زمین و آسمان کی پیدائش سے بیس لاکھ سال پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھ عرش بریں پر لکھا	۱۱۴
۱۷۳	نام محمد کی برکتیں	۱۱۴
۱۷۴	جس نے میری محبت اور میرے نام پاک سے تبرک کے لئے لڑکے نام محمد رکھا وہ اور اس کا لڑکا جنت میں جائیں الحدیث	۱۱۴
۱۷۵	جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اسے نہ مارو نہ محروم رکھو الحدیث	۱۱۴
۱۷۶	جس کا نام محمد یا احمد ہو وہ دوزخ میں نہ جائے گا حدیث قدسی	۱۱۴
۱۷۷	تم میں سے کسی کا کیا نقصان ہے اگر اس کے گھر ایک محمد یا دو محمد یا تین محمد ہوں الحدیث	۱۱۴
۱۷۸	ایک عورت نے شکایت کی اس کی اولاد زندہ نہیں رہتی آپ نے فرمایا یہ لازم کر لے جو بیٹا تجھے عطا کیا گیا اس کا نام محمد رکھے گی اس نے ایسا کیا اللہ تعالیٰ نے اسے لڑکا عطا کیا جو زندہ رہا	۱۱۵
۱۷۹	حدیث معضل	۱۱۵
۱۸۰	حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت	۱۱۶
۱۸۱	جس گھر میں کوئی محمد نام کا ہو اس میں دن میں دوبار رحمت الٰہی کا نزول ہوتا ہے	۱۱۶
۱۸۲	حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت	۱۱۶
۱۸۳	جس گھر میں کوئی محمد نام کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس گھر میں برکت پیدا فرماتا ہے	۱۱۷
۱۸۴	بعض ایسے فرشتے ہیں جو زمین میں پھرتے ہیں ان کی عبادت یہ ہے کہ جس گھر میں کوئی محمد نام کا ہو اس کی حفاظت کرنا	۱۱۷
۱۸۵	حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی روایت	۱۱۷
۱۸۶	نام محمد کی تعظیم واجب ہے	۱۱۷

۱۸۷	سلطان محمود اور اسم پاک محمد کی تعظیم	۱۱۸
۱۸۸	نام پاک محمد کی تعظیم سے سو سال کے گناہ معاف جنت اور ستر حوریں بھی ملیں	۱۱۹
۱۸۹	حضور علیہ السلام کے اسم پاک کی معرفت ضروری ہے	۱۲۰
۱۹۰	ایجاد خلق سے دو ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ نے اسم محمد سے آپ کو موسوم فرمایا	۱۲۰
۱۹۱	حضور علیہ السلام کے اسماء شریفہ کثیر ہیں	۱۲۰
۱۹۲	اسماء کی کثرت مسمی کی فضیلت پر دال ہے	۱۲۱
۱۹۳	اذان میں نام پاک سن کر درود پڑھنے والے کو حضور علیہ السلام اپنی قیادت میں جنت میں لے جائیں گے	۱۲۲
۱۹۴	لطیفہ	۱۲۲
۱۹۵	اللہ تعالیٰ نے اپنے نام سے آپ کا نام نکالا	۱۲۳
۱۹۶	حضور علیہ السلام مصفاء پیدا ہوئے	۱۲۴
۱۹۷	پیدا ہوتے ہیں سجدہ کیا	۱۲۴
۱۹۸	رضاعت وزمانہ طفولیت	۱۲۵
۱۹۹	والدہ شریفہ نے حضور علیہ السلام کو سات یا نو دن تک دودھ پلایا پھر ثویبہ نے حلیمہ سعدیہ کی آمد تک تقریباً چار ماہ دودھ پلایا	۱۲۵
۲۰۰	دودھ پینے میں نصفت	۱۲۶
۲۰۱	دراز گوش کا اپنی قسمت پہ نازاں ہونا	۱۲۷
۲۰۲	برکات رضاعت	۱۲۷
۲۰۳	حضور علیہ السلام کی رضاعت شریفہ کی علامہ بوصیری نے منظوم ترجمانی فرمائی	۱۲۹
۲۰۴	جس دن سے ہم حضور علیہ السلام کو دلائے ہمیں چراغ کی ضرورت نہ رہی	۱۳۰
۲۰۵	حضور علیہ السلام کی تعظیم کے لئے تمام بت سرنگوں ہو گئے	۱۳۱
۲۰۶	حجر اسود حضور علیہ السلام کے وجہ کریم سے لپٹ گیا	۱۳۱
۲۰۷	حضور علیہ السلام برکت سے دودھ میں کثرت	۱۳۱

۲۰۸ زمین کا سر سبز و شاداب ہونا حجر و شجر کی سلامی ۱۳۱
۲۰۹ حضور علیہ السلام ہر شی کو ہاتھ لگانے سے پہلے بسم اللہ پڑھتے ۱۳۲
۲۱۰ حضور علیہ السلام کی تشریف آوری کے بعد بنو سعد کے ہر گھر سے خوشبو آتی تھی ۱۳۳
۲۱۱ آپ پر ہر دن سورج کی روشنی کی مانند نور اترتا ۱۳۳
۲۱۲ بکری نے سجدہ کیا ۱۳۳
۲۱۳ اونٹ نے سجدہ کیا ۱۳۳
۲۱۴ حضور علیہ السلام کی نشو نما میں حیرت انگیز زیادتی ۱۳۵
۲۱۵ کھیلنے سے نفرت ۱۳۶
۲۱۶ جنہوں نے حضور علیہ السلام کو دودھ پلایا ۱۳۶
۲۱۷ حضرت حلیمہ حضور علیہ السلام کو گود میں لئے جارہی تھیں تین نوجوان کنواری لڑکیوں نے وہ خدا نما صورت دیکھی جوش محبت سے اپنی پستانیں دہن اقدس میں رکھیں تینوں کا دودھ اتر آیا تینوں کا نام عاتکہ تھا ۱۳۷
۲۱۸ جتنی بیبیوں نے آپ کو دودھ پلایا سب اسلام لائیں ۱۳۷
۲۱۹ وحوش وطیور نے خدمت کے لئے آرزو کی ۱۳۹
۲۲۰ غیبی ندا میں حضور کو حضرت حلیمہ کی تربیت میں دینے کا حکم ۱۳۹
۲۲۱ بچپن میں بول و براز کبھی لباس میں نہیں کیا ۱۴۰
۲۲۲ نوری کھلونا ۱۴۰
۲۲۳ جھولا فرشتوں کی تحریک سے حرکت کرتا تھا ۱۴۲
۲۲۴ سایہ ابر ۱۴۲
۲۲۵ شق صدر شریف ۱۴۳
۲۲۶ شق صدر مبارک چار بار ہوا ۱۴۴
۲۲۷ فضیلت شق صدر دیگر انبیاء کرام کو بھی عطا ہوئی ۱۴۴
۲۲۸ سینہ اقدس آلہ کے بغیر چاک ہوا ۱۴۵

۲۲۹	شق صدر شریف کے بعد آپ کو مکہ مکرمہ واپس لانا	۱۴۵
۲۳۰	مکہ مکرمہ کے قرب میں حضور علیہ السلام کا حضرت حلیمہ سے گم ہونا	۱۴۶
۲۳۱	حضور علیہ السلام کے بازیاب ہونے پر حضرت عبدالمطلب نے ایک گلہ اونٹ اور پچاس رطل سونا صدقہ کیا	۱۴۷
۲۳۲	حضور علیہ السلام دوبار گم ہوئے	۱۴۷
۲۳۳	ابو جہل نے حضور علیہ السلام کو اونٹنی پر اپنے پیچھے بٹھایا تو اونٹنی نے اٹھنے سے انکار کیا آگے بٹھانے پر کھڑی ہوگئی	۱۴۷
۲۳۴	سوق عکاظ میں ورود مسعود	۱۴۸
۲۳۵	ایک کاہن نے حضور علیہ السلام کو دیکھا تو چلا چلا کر کہنے لگا اے اہل عرب اس بچہ کو قتل کردو لوگ حضور علیہ السلام کو تلاش کرتے آپ انہیں دکھائی نہیں دیتے تھے	۱۴۸
۲۳۶	ذوالمجاز میں ورود مسعود	۱۴۸
۲۳۷	ایک نجومی سوا دلی سے دیوانہ ہوگیا	۱۴۸
۲۳۸	ان کے اسماء جنھوں نے آپ کی تربیت کی	۱۴۹
۲۳۹	حضور علیہ السلام نے بارش کے لئے ہاتھ اٹھائے آسمان پر بادل چھاگئے اور خوب پانی برسا	۱۵۰
۲۴۰	آپ کی وجہ سے ابو طالب کے گھر ہمیشہ خیر و برکت رہنے لگی	۱۵۰
۲۴۱	ایڑی کے ٹھوکر سے ابو طالب کے لئے زمین سے پانی نکال دیا	۱۵۱
۲۴۲	حضور علیہ السلام کے لئے سرکش اونٹ جھک گیا اور ندی نے راستہ چھوڑ دیا	۱۵۱
۲۴۳	ابو طالب کے ہمراہ سفر شام	۱۵۲
۲۴۴	بحیرا راہب نے دیکھا کہ درخت اور پتھر حضور علیہ السلام کے قافلہ کی طرف سجدہ کرتے ہیں	۱۵۴
۲۴۵	حضور علیہ السلام کی ولادت باسعادت موجب فرحت و سرور ہے	۱۵۵

۲۴۶	حضور علیہ السلام کی ولادت کی خوشی منانے پر کافر کو بھی فائدہ ہوتا ہے	۱۵۶
۲۴۷	دوزخ میں ہر پیر کو ابو لہب کے عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے کیونکہ اس نے ثویبہ کو آپ کی تولد شریف کی خوشی میں آزاد کر دیا تھا	۱۵۶
۲۴۹	عید میلاد منانا اور محفل میلاد منعقد کرنا اور ماہ ربیع الاول میں صدقات وخیرات کرنا	۱۵۷
۲۵۰	محفل میلاد منعقد کرنے پر سات دلائل قاہرہ	۱۵۷
۲۵۱	ابلیس ملعون اور نجد کے سرکشوں کے سوا تمام مسلمانوں کے نزدیک ولادت باسعادت پر فرحت وسرور اور محافل میلاد کا انعقاد محمود ومستحسن اور معمول ومحبوب ہے	۱۵۸
۲۵۲	ائمہ دین کے ارشادات	۱۶۱
۲۵۳	علامہ قسطلانی کا ارشاد	۱۶۱
۲۵۴	علامہ یوسف ابن اسماعیل کا قول مولد شریف ایک فعل رشید ومستقیم ہے جس نے بجز نجد کے سرکشوں کے تمام دنیا کو خوش کیا ہے	۱۶۳
۲۵۵	مفتی انس وجن علامہ جلال الملۃ والدین کا ارشاد	۱۶۳
۲۵۶	صاحب مجمع بحار الانوار کا ارشاد	۱۶۳
۲۵۷	شیخ شیوخ علماء ہند شیخ عبد الحق محدث دہلوی کا ارشاد	۱۶۴
۲۵۸	علامہ حافظ شمس الدین ابن الجزری کا قول	۱۶۴
۲۵۹	حافظ شمس الدین ناصر الدین دمشقی کا قول	۱۶۵
۲۶۰	علامہ ابو الطیب السبتی المالکی کا ارشاد	۱۶۶
۲۶۱	شیخ زین الدین ربیع الاول شریف میں حضور علیہ السلام کی ولادت شریف کی خوشی میں مال کثیر صرف فرماتے تھے	۱۶۶
۲۶۲	علامہ اسماعیل حقی بروسوی کا ارشاد	۱۶۷

	محدث ابن جوزی کا ارشاد	۱۶۷
۲۶۳	امام نووی کے استاد شیخ ابو شامہ کا ارشاد	۱۶۸
۲۶۴	امام سخاوی کا ارشاد	۱۶۸
۲۶۵	شیخ المحدثین مولانا علی قاری کا ارشاد	۱۶۹
	مکہ مکرمہ میں محفل میلاد شریف	۱۶۹
۲۶۶	مصر و شام میں محفل میلاد شریف	۱۶۹
۲۶۷	ہندوستان میں محفل میلاد شریف	۱۷۰
۲۶۸	ہمایوں بادشاہ کے دربار میں محفل میلاد شریف	۱۷۱
۲۶۹	شیخ المشائخ زین محمود السھدانی نقشبندی کی محفل میلاد شریف میں حاضری	۱۷۱
۲۷۰	شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی ہر سال محفل میلاد شریف منعقد کرتے تھے	۱۷۲
۲۷۱	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی محفل میلاد میں حاضری	۱۷۳
۲۷۲	شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ہر سال بارہ ربیع الاول کو اپنے گھر محفل میلاد شریف منعقد کرتے تھے	۱۷۴
۲۷۳	الشیخ ابو الخطاب عمر بن حسن الکلبی کی روایت	۱۷۵
۲۷۴	فائدہ	۱۷۶
۲۷۵	مولانا رحمت اللہ مہاجر مکی بانی مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ کا ارشاد کہ اس دور میں محفل میلاد کا انعقاد فرض کفایہ ہے	۱۷۷
۲۷۶	مولانا مفتی عنایت احمد کا ارشاد	۱۷۸
۲۷۷	حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کا ارشاد	۱۷۹
۲۷۸	محفل میلاد شریف کے منکرین سے حاجی امداد اللہ صاحب کا اظہار برہمی	۱۷۹
۲۷۹	صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی کا ارشاد	۱۷۹
۲۸۰	مفتی اعظم الحاج محمد مظہر اللہ صاحب کا ارشاد	۱۸۴
۲۸۱	امام اہل سنت اعلحضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی	۱۸۴

۲۸۲ السید پیر مہر علی شاہ گولڑا شریف ۱۸۴

۲۸۳ تذییل ۱۸۵

۲۸۴ دیوبندی حضرات کے اکابر محفل میلاد شریف کے مندوب و مستحسن ہونے میں اہل سنت کے ساتھ متفق ہیں ۱۸۵

۲۸۵ مولوی رشید احمد گنگوہی کا قول کہ ذکر میلاد فخر عالم علیہ الصلوۃ والسلام مندوب و مستحب ہے ۱۸۵

۲۸۶ مدرس اعلیٰ مدرسہ عربیہ دیوبند خاص دیوبند میں بارہا محافل میں شریک ہوئے ۱۸۶

۲۸۷ مہتمم مدرسہ دیوبند نے اپنے مکان پر ذکر ولادت شریف کرایا اور شرینی بھی تقسیم فرمائی ۱۸۶

۲۸۸ مولانا محمد قاسم کی زبانی کرۃ بعد مرۃ سنا گیا کہ ذکر ولادت باسعادت موجب خیر و برکت ہے ۱۸۶

۲۸۹ مولانا محمد قاسم بھی مجلس میلاد میں شریک ہوئے ۱۸۶

۲۹۰ فائدہ ۱۸۷

۲۹۱ ایک شخص نے سلطان مظفر الدین کی محفل میلاد میں بھیڑ بکریوں کے پانچ ہزار سالا ایک سو گھوڑے دس ہزار مرغیاں مکھن کے ایک لاکھ پیالے حلوے کے تیس ہزار طشت دیکھے ۱۸۷

۲۹۲ محفل میلاد میں قیام اور صلوۃ و سلام ۱۸۸

۲۹۳ حلیہ شریف ۱۹۰

۲۹۴ چہرہ انور کے نور سے گم شدہ سوزن ظاہر ہوگئی ۱۹۲

۲۹۵ حضرت حلیمہ سعدیہ کا قول کہ جب سے ہم رسول اللہ ﷺ کو اپنے گھر لائے تو ہمیں چراغ کی حاجت نہ رہی ۱۹۲

۲۹۶ لعاب مبارک سے بے شمار معجزات ظاہر ہوئے ۱۹۳

۲۹۷	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں پر لعاب مبارک	۱۹۳
۲۹۸	سلمہ بن اکوع کی پنڈلی پر زخم لگا رسول اللہ نے اس پر تھوک دیا زخم فوراً اچھا ہو گیا	۱۹۳
۲۹۹	ایک صحابی کی دونوں آنکھیں بے نور ہو گئیں رسول اللہ نے اپنا لعاب ان میں ڈال دیا بینائی لوٹ آئی	۱۹۳
۳۰۰	عتبہ بن فرقد اسلمی کے بدن پر رسول اللہ نے اپنا لعاب مبارک مل دیا تو ان کے بدن سے خوشبو آتی تھی	۱۹۴
۳۰۱	محمد بن حاطب کے ہاتھ پر ابلتی ہنڈی الٹی اور جل گیا رسول اللہ نے اپنا لعاب مبارک لگایا تو صحیح ہو گیا	۱۹۵
۳۰۲	عاتق حبیب رضی اللہ عنہ کا کندھا تلوار لگنے سے کٹ گیا رسول اللہ نے لعاب مبارک لگایا تو فوراً درست ہو گیا	۱۹۵
۳۰۳	کنوئیں میں کلی فرمائی تو اس سے کستوری کی خوشبو آنے لگی	۱۹۵
۳۰۴	حضور علیہ السلام جس بچے کے منہ میں لعاب دہن ڈالتے اسے دودھ پینے کی حاجت نہ رہتی	۱۹۵
۳۰۵	پانچ بہنوں کے منہ سے موت تک بو نہ آئی	۱۹۵
۳۰۶	حضور علیہ السلام کا چبا ہوا گوشت کھانے سے فحش کلامی ختم ہو گئی	۱۹۶
۳۰۷	حسنین کریمین کی پیاس بجھ گئی	۱۹۶
۳۰۸	جب حضور علیہ السلام کلام فرماتے دندان مبارک سے نور نکلتا ہوا دکھائی دیتا	۱۹۷
۳۰۹	جس کوچہ سے رسول اللہ کا گذر ہوتا خوشبو سے مہک جاتا	۱۹۷
۳۱۰	دلہنوں کو عورتیں آپ کا پسینہ ملتیں تو اس کی خوشبو نسلاً بعد نسل رہا کرتی	۱۹۷
۳۱۱	خوشبو والا گھرانہ	۱۹۷
۳۱۲	حضور علیہ السلام خوشبو سے رات کو پہچانے جاتے	۱۹۹
۳۱۳	مہر نبوت	۲۰۰

۳۱۴ قتادہ بن ملحان کے منہ پر ہاتھ مبارک پھیرا تو ان کا چہرہ نورانی ہو گیا
اور ہر چیز کا عکس اس میں نظر آنے لگا ۲۰۰
۳۱۵ انگلیوں سے پانی چشمے کی طرح نکلنے لگا ۲۰۱
۳۱۶ چاند دو ٹکڑے کر دیا ۲۰۲
۳۱۷ ہندوستان کے ایک راجہ نے اپنے محل سے چاند کا شق ہونا مشاہدہ کیا
اور مسلمان ہو گیا ۲۰۲
۳۱۸ حضرت انس کا توشہ دان ۲۰۳
۳۱۹ بغلیں سفید تھیں اور ان سے خوشبو آتی تھی ۲۰۵
۳۲۰ جسد انور کا سایہ نہیں تھا ۲۰۶
۳۲۱ آپ جہاں قضائے حاجت کے لئے بیٹھتے وہاں سے خوشبو آتی اور زمین
فضلہ کو چھپا لیتی ۲۰۶
۳۲۲ ایک شخص نے نادانستہ طور پر آپ کا پیشاب پی لیا اور اس کے بدن سے
خوشبو آتی تھی ۲۰۶
اور اس کی اولاد میں بھی چند پشتوں تک وہ خوشبو رہی ۲۰۶
۳۲۳ مکھی آپ کے بدن پر نہیں بیٹھتی تھی ۲۰۷
۳۲۴ جس جانور پر آپ سوار ہوتے جب تک آپ سوار رہتے وہ بول و براز
نہیں کرتا تھا ۲۰۷
۳۲۵ بدن مبارک اور لباس مبارک میں جوں نہیں پڑتی تھی ۲۰۷
۳۲۶ اخلاق مبارکہ ۲۰۷
۳۲۷ لفظ عظیم کی تحقیق ۲۰۷
۳۲۸ جود و سخا ۲۰۹
۳۲۸ حیاء ۲۱۰
۳۲۸ امانت و صداقت

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
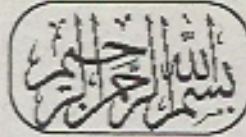
حضور اول مخلوقات وواسطہ صدورِ کائنات وواسطہ خلقِ عالم و آدم ﷺ کی عالم ظہور میں جلوہ افروز ہونے کے لحاظ سے تین حالتیں ہیں۔

☆ خلقتِ محمدی ﷺ۔ ذات اقدس ﷺ کا عدم سے وجود میں جلوہ گر ہونا خلقتِ محمدی ﷺ ہے۔

☆ ولادتِ محمدی ﷺ۔ اس دنیا میں رسول اللہ ﷺ کا پیدا ہونا ولادتِ محمدی ﷺ ہے۔

☆ بعثتِ محمدی ﷺ۔ چالیس سال کی عمر مبارک میں وحی رسالت سے مشرف ہو کر لوگوں کو دین اسلام کی دعوت دینے پر مامور ہونا بعثتِ محمدی ﷺ ہے۔

اس اجمال کے بعد تفصیل کی طرف آیئے، سب سے پہلے خلقتِ محمدی ﷺ کا ذکر قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں کیا جاتا ہے۔

خلقتِ محمدی ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی خلقت تمام کائنات سے پہلے ہے' اس امر کی طرف قرآن مجید کی بعض آیات میں واضح ارشادات پائے جاتے ہیں، قرآن کریم میں ارشاد

باری تعالیٰ ہے۔

(۱) ھُوَ الاَوَّلُ وَالاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیم ☆

(سورۃ حدید)

ترجمہ : وہی اول ،وہی آخر ،وہی ظاہر ،وہی باطن ،وہی سب کچھ جانتا ہے۔

برکۃ المصطفیٰ فی الہند شیخ محقق الشاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

این کلمات اعجاز سمات ہم مشتمل بر حمد وثنائی الٰہی است تعالیٰ و تقدس کہ در کتاب مجید خطبہ کبریائی خود بدان خواندہ وہم متضمن نعت و وصف حضرت رسالت پناہی است ﷺ کہ وی سبحانہ اورا بدان تسمیہ توصیف نمودہ چندین اسماء حسنیٰ الٰہی جل شانہ است کہ در وحی متلو و غیر متلو حبیب خود را بدان نامیدہ وحلیہ جمال و حلی کمال وی ساختہ اگرچہ وی ﷺ بتمامہ اسماء و صفات الٰہی متخلق و متصف است باوجود آں بعضی ازان بخصوص نامزد و نامور گشتہ است مثل نور' حق' علیم' حکیم' مؤمن' مھیمن' ولی' ھادی' رؤف' رحیم و جزآں و این چہار اسم اول و آخر و ظاہر و باطن نیز ازان قبیل است۔

(مدارج النبوت جلد اول)

ترجمہ : یہ کلمات معجز صفات اللہ تعالیٰ و تقدس کی حمد و ثناء پر بھی مشتمل ہیں' اس لئے کہ کتاب مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کبریائی ان کلمات کے ساتھ بیان فرمائی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی نعت و توصیف کو بھی متضمن ہیں' اس لئے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو ان اسماء کے ساتھ موسوم و موصوف فرمایا ہے۔ اللہ جل جلالہ کے کئی ایسے اسماء حسنیٰ ہیں کہ جن

سے وحی متلو اور وحی غیر متلو کے ذریعہ اس نے اپنے حبیب کو موسوم فرمایا ہے۔ اور آپ ﷺ کے حسن و کمال کے لئے انھیں زیور بنادیا ہے۔

اگرچہ تمام اسماء و صفات الٰہی سے حضور علیہ السلام متصف ہیں لیکن بعض اسماء الٰہی سے آپ کا اتصاف زیادہ مشہور ہے۔ مثل نور 'حق علیم' حکیم' مؤمن' مھیمن' ولی' ھادی وغیرہ اور اول و آخر' ظاہر و باطن کے ساتھ بھی حضور علیہ السلام کا اتصاف بہت مشہور ہے۔

مذکورہ کلام کے بعد شیخ محقق حضور علیہ السلام کے اول الخلق ہونے کے متعلق ارقام فرماتے ہیں :

اما اول وی ﷺ اول است در ایجاد که اول ما خلق الله نوری و اولست در نبوت که کنت نبیا و ان آدم لمنجدل فی طینته و اول مجیب درعالم در روز میثاق الست بربکم قالوا بلی و اول من امن بالله وبذلک امرت وانا اول الموء منین و اول من تنشق عنه الارض و اول من یوء ذن له بالسجود و اول من یفتح له باب الشفاعة و اول من ید خل الجنة۔ (مدارج النبوت جلد اول)

ترجمہ : ای پر رسول اللہ ﷺ کا اول الخلق ہونا' تو آپ ﷺ سب سے پہلے پیدا فرمائے گئے' اس لئے کہ حدیث شریف میں ہے' سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور پیدا فرمایا اور آپ نبوت میں بھی اول ہیں' کیونکہ حدیث پاک میں ہے کہ میں نبی تھا۔ حالانکہ آدم علیہ السلام کا خمیر تیار نہیں ہوا تھا۔ روز میثاق کو جب اللہ تعالیٰ نے "الست بربکم" فرما کر اپنی ربوبیت کا سب سے عہد لیا تو سب سے اول "بلیٰ" کہنے والے بھی حضور ﷺ ہیں۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والوں میں بھی آپ اول ہیں' "وبذالك امرت و انا اول الموٴ منین" مجھے ایمان کا حکم ہے اور میں پہلا مومن ہوں۔

قبر انور سے باہر تشریف لانے میں بھی حضور علیہ السلام اول ہیں، قیامت کو اجازتِ سجدہ پانے میں بھی اول ہیں' دروازہ شفاعت اولاً آپ کے لیئے کھولا جائے گا' دخولِ جنت میں بھی آپ اول ہیں۔

ہر کمال میں اولیت

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو اسم "الاول" سے موسوم فرمایا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر کمال میں مرتبہ اولیت پر فائز ہوئے۔

وجود میں بھی اول، نبوت میں بھی اول، روز میثاق کو "بلیٰ" کہنے میں بھی اول، اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے میں بھی اول، قبر انور سے باہر تشریف لانے میں بھی اول، قیامت کو اذنِ سجدہ پانے میں بھی اول، بابِ شفاعت کے کھولنے میں بھی اول، اور دخولِ جنت میں بھی اول۔

مذکورہ بالا آیہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو اسم "الاول" سے موسوم فرمایا اور اسم "اول" کو مطلق رکھا، اسے کسی قید سے مقید نہیں فرمایا' اس لئے اس آیہ مبارکہ سے واضح ہو گیا کہ ذاتِ محمد ﷺ کی خلقت تمام موجودات اور عالمین سے پہلے ہے۔ اور ہر فضل وکمال سے اتصاف میں بھی حضور علیہ السلام کو تمام موجودات عالم پر اولیت حاصل ہے۔

(۲) وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ ☆

(سورۃ انبیاء)

ترجمہ: اور ہم نے نہیں بھیجا تمہیں مگر سارے جہانوں کے لیئے رحمت بنا کر۔

اس آیہ مبارکہ میں "کاف" خطاب سے مراد حضور علیہ السلام کی ذات پاک ہے اور اس پر ساری امت کا اتفاق ہے۔

"العٰلمین" جمع ہے عالم کی۔ اور عالم کا اطلاق "کلُّ مَا سِویٰ اللّٰہِ" پر ہوتا ہے، اس لئے "العٰلمین" سے مراد صرف انسان یا جن وبشر و ملائکہ ہی نہیں بلکہ "کلُّ مَا سِوی اللّٰہ" ہے' جو اللہ تعالیٰ کے سوا ہر ذرے کو شامل ہے۔

جب یہ بات واضح ہو گئی کہ حضور ﷺ تمام عالمین کے لئے رحمت ہیں تو یہ بات بھی بخوبی روشن ہو گئی کہ ذاتِ محمدی ﷺ کی خلقت تمام عالمین و موجودات سے پہلے ہے۔ کیونکہ سید الموجودات ﷺ کے ہر فردِ موجود کے لیئے رحمت ہونے کے یہ معنی ہیں کہ آپ عالم کے ہر ہر فرد اور ہر ہر ذرے کے لیئے نعمت الٰہی کے وصول کا سبب اور واسطہ ہیں۔

چونکہ ہر شئ کے لئے اس کا وجود عظیم نعمتِ الٰہی ہے تو حضور ﷺ کل موجودات کے وجود کا سبب اور ان کے موجود ہونے میں واسطہ ہیں' لہٰذا حضور علیہ السلام کا عالمین سے پہلے موجود و مخلوق ہونا ضروری ہے' کیونکہ سبب اور واسطہ ہمیشہ پہلے ہوا کرتا ہے۔

الحمدللہ! خوب واضح ہو گیا کہ خلقتِ محمدی ﷺ تمام موجوداتِ عالم سے پہلے ہے۔

اسی آیت کے ذیل میں صاحب تفسیر روح المعانی فرماتے ہیں:

وکونہ ﷺ رحمۃ للجمیع باعتبارانہ علیہ الصلوٰۃ والسلام واسطۃ الفیض الالٰہی علی حسب القوابل ولذاکان نورہ ﷺ اول المخلوقات ففی الخبر اول ما خلق اللہ تعالیٰ نور نبیک یا جابر، و جاء اللہ تعالیٰ المعطی واناالقاسم۔

(روح المعانی جلد ۱۷)

ترجمہ: اور حضور علیہ السلام کا تمام کے لئے رحمت ہونا اس اعتبار سے ہے کہ

ممکنات پر ان کی قابلیت کے مطابق تمام انعامات الٰہی کے وصول کا آپ واسطہ ہیں۔ اسی واسطے حضور علیہ السلام کا نور تمام مخلوق سے پہلے پیدا ہوا۔ حدیث میں ہے۔ اے جابر سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تیرے نبی کا نور پیدا کیا اور حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شئی عطاء فرماتا ہے اور میں اسے تقسیم کرنے والا ہوں۔

فوائد :

اس آیۃ مبارکہ سے رسول اللہ ﷺ کا اصل کائنات اور اول موجودات ہونا بھی ثابت ہوا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ ہر نعمت الٰہی کے وصول کا واسطہ حضور علیہ الصلوۃ والتسلیم ہیں اور ہر فرد موجود اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت کے حصول میں سید موجودات ﷺ کا محتاج ہے اور بلا واسطہ حضور علیہ السلام کسی نعمت الٰہی کا حصول ممکن نہیں اور حدیث " اللہ تعالیٰ معطی وانا القاسم " کا مفاد بھی یہی ہے، کیونکہ " المعطی " اور " القاسم " کا مفعول تعمیم کے لیئے حذف کیا گیا ہے۔

بے ان کے واسطے کے خدا کچھ عطاء کرے

حاشاء غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے۔

شیخ ابنِ سینا کا عبرتناک واقعہ

علامہ عبدالعزیز پرہاروی رحمہ اللہ تعالیٰ نبراس شرح عقائد میں فرماتے ہیں۔

عن الشیخ محدد الدین البغدادی قال رأیت النبی ﷺ فی المنام فقلت یا رسول اللہ ما تقول فی حق ابن سینا قال ارادان یصل الیٰ اللہ تعالیٰ بلا واسطتی فحجبتہ بیدی فسقط فی النار☆

ترجمہ: شیخ مجد والدین البغدادی سے روایت ہے' آپ نے فرمایا ہے کہ خواب میں مجھے نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ابن سینا کے متعلق آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ......

"وہ میرے واسطہ کے بغیر اللہ تعالیٰ کا قرب چاہتا تھا تو میرا ہاتھ اس کے لئے حجاب ہوا۔ اور وہ جہنم میں گر گیا۔"

یہ واقعہ مولانا جامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی "نفحات الانس" میں تفصیل سے ذکر فرمایا ہے۔ منکرین توسل کے لئے اس میں عبرت ہے۔

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت نے کیا خوب فرمایا ہے ؂

لا و رب العرش جس کو' جو ملا' ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

(حدائق بخشش)

حضور ﷺ کی رحمت سے روح الامین مامون العاقبت ہو گئے

اسی آیت کے ذیل میں خاتمۃ المفسرین علامہ اسماعیل حقی صاحب روح البیان نے ایک حدیث ذکر کی ہے' جو اس بات کی مثبت ہے کہ ملائکہ مقربین بھی حصولِ نعمت میں حضور ﷺ کے محتاج ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے لیئے نعمت کے حصول کا سبب اور وسیلہ ہیں' چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

وورد فی الخبرانہ علیہ السلام قال لجبرئیل ان اللہ تعالیٰ یقول وما

ارسلنا ك الیٰ اخرہ فھل اصابك من ھٰذہ الرحمۃ قال نعم انی کنت اخشی عاقبۃ الامر فامنت بك لثناء اثنی اللہ تعالیٰ علی بقولہ ذی قوۃ عند ذی العرش مکین☆ مطا ع ثم امین☆

(روح البیان جلد ھفتم)

ترجمہ: حدیث شریف میں آیا کہ حضور ﷺ نے جبرائیل سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وما ارسلنا ك' الایۃ یعنی نہیں بھیجا ہم نے اے محمد ﷺ آپ کو مگر رحمت بنا کر تمام جہانوں کے لئے۔

کیا تمہیں اے جبرائیل اس رحمت سے فائدہ پہنچا ہے؟ جبرائیل نے عرض کی ہاں یارسول اللہ ﷺ میں اپنے انجام سے خائف تھا اور آپ کے سبب مامون الانجام ہو گیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے میری تعریف میں آپ پر یہ آیات نازل فرمائیں۔

ذِی قُوۃٍ عِندِ ذِی العرشِ مَکِینٍ ☆ مطاعٍ ثمّ امینٍ ☆

ترجمہ: وہ جبرائیل قوت والا ہے' مالک عرش کے حضور عزت والا' آسمانوں میں فرشتے اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ وحی الٰہی کا امانت دار ہے۔

(۳) وانا اول المسلمین

ترجمہ: اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

اس آیۃ مبارکہ کے ذیل میں الشیخ ابو محمد روزبھان بن ابو النصر البقلی الشیرازی الصوفی "تفسیر عرائس البیان فی حقائق القرآن" میں فرماتے ہیں۔

(وَ اَنَا اَوَّلُ المُسلِمِینَ) اشارۃ الی تقدم روحہ و جوھرہ علی جمیع الکون۔

ترجمہ: اس آیہ کریمہ میں اشارہ ہے کہ حضور علیہ السلام کی روح مقدس اور جوہر پاک تمام ماسواء اللہ پر مقدم ہے۔

(عرائس البیان جلد اول)

اور ظاہر ہے کہ موجودات کا کوئی فرد اسلام سے خالی نہیں' ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(۴) وَلَه اَسلَمَ مَن فِی السَّمٰوٰتِ وَ فِی الاَرضِ طَوعاً وَ کَرهاً وَاِلَیهِ یُرجَعُونَ☆

(سورۃ آل عمران)

پھر حضور علیہ السلام سب سے پہلے مسلم تب ہی ہو سکتے ہیں جبکہ آپ سب سے پہلے ہوں' تو اس آیہ شریفہ سے بھی حضور علیہ السلام کی خلقت تمام موجودات سے اول معلوم ہوئی۔

ان آیات کے بعد احادیث ملاحظہ فرمایئے جو حضور ﷺ کی اولیتِ خلقت پر صراحۃً دلالت کرتی ہیں۔

حدیثِ نور:

ا۔ امام اجل محدث عبدالرزاق نے مصنف میں اپنی سند کے ساتھ سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں' میں نے عرض کیا:

یا رسول اللہ ﷺ بابی انت وامی اخبرنی عن اول شئ خلقه الله تعالیٰ قبل الاشياء قال يا جابر ان الله تعالیٰ قد خلق قبل الاشياء نور نبيك من نوره فجعل ذالك النور يدور بالقدرة حيث شاء الله تعالیٰ ولم يكن في ذالك الوقت لوح ولا قلم ولا جنة ولانار ولا ملك ولاسماء ولاارض ولا شمس ولا قمر ولا جنی ولا انسی

فلماارادالله ان یخلق الخلق قسم ذلك النور اربعة اجزاء فخلق من الجزء الاول القلم ومن الثانی اللوح ومن الثالث العرش ثم قسم الجزء الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول حملة العرش ومن الثانی الکرسی ومن الثالث باقی الملائکة ثم قسم الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول السموات ومن الثانی الارضین ومن الثالث الجنة والنار ثم قسم الرابع اربعة اجزاء۔فخلق من الاول نور ابصار المؤمنین و من الثانی نور قلوبهم وهی معرفة الله ومن الثالث نوراتسهم وهو التوحید لا اله الا الله محمد رسول الله (الحدیث) (زرقانی جلداول)

ترجمہ : یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ حضور پر قربان' مجھے بتادیجیئے کہ سب سے پہلے اللہ عزوجل نے کیا چیز بنائی؟ فرمایا' اے جابر بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی ﷺ کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔ وہ نور قدرتِ الٰہی سے جہاں اللہ تعالیٰ نے چاہا' دورہ کرتا رہا۔ اس وقت لوح و قلم' جنت ودوزخ' فرشتے' آسمان' زمین' سورج' چاند' جن' آدمی' کچھ نہ تھا'

پھر جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا' اس نور کے چار حصے فرمائے' پہلے سے قلم' دوسرے سے لوح' تیسرے سے عرش بنایا' پھر چوتھے کے چار حصے کئے' پہلے سے فرشتگانِ حاملانِ عرش' دوسرے سے کرسی۔ تیسرے سے باقی ملائکہ پیدا کئے' پھر چوتھے کے چار حصے فرمائے' پہلے سے آسمان' دوسرے سے زمین اور تیسرے سے بہشت' دوزخ بنائے اور پھر چوتھے کے چار حصے کئے' پہلے سے مؤمنین کی آنکھوں کا نور بنایا اور دوسرے سے ان کے دلوں کا نور بنایا جو معرفتِ الٰہی ہے اور تیسرے سے ان کا نورِ انس پیدا کیا اور وہ توحید ہے' جس کا خلاصہ ہے **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ**۔ (الحدیث)

یہ حدیث شریف کثیر التعداد جلیل القدر ائمہ دین مثل امام قسطلانی وامام ابن حجر مکی وعلامہ فاسی وعلامہ زرقانی وعلامہ دیار بکری وعلامہ عبد الغنی نابلسی و شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی رحمہم اللہ تعالیٰ نے اپنی کتب جلیلہ میں ذکر فرمائی ہے اور اس پر اعتماد کر کے اس سے مسائل مستنبط فرمائے ہیں'

الحاصل یہ حدیث "تلقی امت بالقبول" کا منصب جلیل پائے ہوئے ہے۔ لہٰذا یقیناً مقبول و معتمد ہے' اس لئے کہ تلقی علماء بالقبول وہ عظیم شی ہے کہ جس کے بعد ملاحظہ سند کی بھی حاجت نہیں رہتی۔

امام جلال الدین سیوطی نے "تعقبات" میں فرمایا ہے:

قدصرح غیر واحد بان من دلیل صحۃ الحدیث قول اھل العلم بہ وان لم یکن لہ اسناد یعتمد علی مثلہ۔

ترجمہ: علماء نے تصریح فرمائی ہے کہ اہل علم کی موافقت صحت حدیث کی دلیل ہوتی ہے' اگرچہ اس کے لیے کوئی سند قابل اعتماد نہ ہو۔ (فتاویٰ رضویہ ج۲)

مزید بر آں امام عبد الغنی نابلسی رضی اللہ عنہ "حدیقہ ندیہ" میں اس حدیث شریف کی تصحیح فرماتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں۔

قد خلق کل شیء من نورہ صلی اللہ علیہ وسلم کما وردبہ الحدیث الصحیح۔

ترجمہ: بے شک ہر چیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے بنی' جیسا کہ حدیث صحیح اس معنی میں وارد ہوئی۔

فوائد :

حضور علیہ السلام تمام عالم کے پدر معنوی ہیں!

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ تمام عالم کے پدر معنوی ہیں کہ سب کچھ انہیں ہی کے نور سے پیدا ہوا۔ اسی لئے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا نام پاک "ابوالارواح" ہے، امام اہل سنت فرماتے ہیں۔

ان کی نبوت ان کی ابوت ہے سب کو عام
ام البشر عروس انہیں کے پسر کی ہے

یعنی حضرت آدم علیہ السلام اگرچہ صورت میں حضور علیہ السلام کے باپ ہیں، مگر حقیقت میں وہ بھی حضور علیہ السلام کے بیٹے ہیں تو ام البشر حضرت حوا حضور علیہ السلام کے پسر کی عروس ہیں۔

حضورؐ کی یاد میں ابوالبشر کی صدا :

حضرت آدم علیہ السلام جب حضور ﷺ کو یاد کرتے تو یوں کہتے :

یا ابنی صورۃً وابی معنیً

ترجمہ : اے ظاہر میں میرے بیٹے اور حقیقت میں میرے باپ۔

ظاہر میں میرے پھول حقیقت میں میرے نخل
اس گل کی یاد میں یہ صدا ابو البشر کی ہے

(حدائق بخشش)

دوسرا فائدہ:

حضور علیہ السلام کے جسدِ انور کا سایہ نہیں:

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے جسد انور و اطہر کا سایہ نہیں، کیونکہ حدیث مرقومہ سے ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ نور ہیں اور نور کا سایہ نہیں ہوتا۔

جسمت نداشت سایہ والحق چنیں سزد
زیرا کہ بود جوہر پاکت ز نور حق

(عارف جامی)

تو ہے سایہ، نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

(اعلیٰ حضرت)

تیسرا فائدہ:

اس حدیث سے یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو اس نور سے پیدا فرمایا جو عین ذات الٰہی ہے، اس لئے کہ حدیث میں "من نورہ" فرمایا، جس کی ضمیر اللہ کی طرف راجع ہے کہ اسمِ ذات ہے اور "نور نبیک" میں اضافت بیانیہ ہے اور لفظ "نور" سے حضور علیہ السلام کی ذات مراد ہے۔

لہٰذا حدیث شریف کا یہ معنیٰ ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے نبی ﷺ کو اس نور سے پیدا فرمایا جو عین ذات الٰہی ہے۔

علامہ زرقانی رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کے ذیل میں فرماتے ہیں :

(من نورہ) ای من نور ھو ذاتہ (زرقانی جلد اول)

ترجمہ : اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو اس نور سے پیدا فرمایا جو عین ذات الٰہی ہے۔

شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

انبیاء بمخلوق انداز اسماء ذاتیہ و اولیاء از اسماء صفاتیہ و بقیہ کائنات از صفات فعلیہ و سید رسل مخلوق است از ذات حق و ظہور حق دروے بالذات است (مدارج النبوت جلد دوم)

ترجمہ : انبیاء اللہ تعالیٰ کے اسماء ذاتیہ سے پیدا ہوئے اور اولیاء اسماء صفاتیہ سے اور بقیہ کائنات صفات فعلیہ سے اور سید الرسل ﷺ ذات حق سے پیدا ہوئے اور ظہور حق آپ میں بالذات ہے۔

البتہ عین ذات الٰہی سے پیدا ہونے کے یہ معنی نہیں کہ معاذ اللہ ذات الٰہی رسول ﷺ کے لئے مادہ ہے' یا نعوذ باللہ رسول اللہ ﷺ کا نور اللہ تعالیٰ کا کوئی ٹکڑا یا جزء ہے' اللہ تعالیٰ حصے ٹکڑے یا کسی شئی میں حلول فرمانے سے پاک ہے۔
حضور علیہ السلام یا کسی مخلوق کو جزء یا عین ذات الٰہی ماننا کفر ہے۔
یہ کیفیت متشابہات سے ہے۔ نہ رب العزت جل وعلا نہ اس کے رسول اکرم ﷺ نے ہمیں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے نور مظہر سید انور ﷺ کو کیسے بنایا؟ نہ بے بتائے ہمیں خود اس کی پوری حقیقت معلوم ہو سکتی ہے اور یہی معنی متشابہات ہیں۔

۲۔ حدیث میسرہ :

عن میسرة الضبی قال قلت یا رسول اللّٰہ متٰی کنت نبیا قال وآدم بین الروح والجسد (مواھب اللدنیہ ج اول وابو نعیم فی الحلیۃ)

ترجمہ : حضرت میسرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور علیہ السلام سے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ کو نبوت کب ملی ؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ ابھی آدم علیہ السلام کے جسم میں جان نہیں ڈالی گئی تھی۔

۳۔حدیث عرباض بن ساریہ سلمیؓ

عن العرباض بن سارية عن النبی ﷺ قال انی عند الله لخاتم النبيين و ان آدم لمنجدل فی طینه (مواهب الدنیه جلد اول)

ترجمہ : حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ بیشک میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین ہو چکا تھا اور آدم علیہ السلام کا ابھی پتلا بھی نہیں بنا تھا۔

فائدہ :

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے عالم ارواح میں حضور اکرم ﷺ کو منصبِ ختمِ نبوت پر فائز فرمادیا تھا۔ البتہ اس کا ظہور آپ کے دنیا میں تشریف لانے کے بعد ہوا۔

۴۔ حدیثِ ابو ہریرہؓ :

عن ابی هريره انهم قالوا یا رسول الله متٰی وجبت لك النبوة قال وادم بين الروح والجسد (ترمذی۔ مواهب الدنیه جلد اول)

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام نے حضور علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کو نبوت کب ملی ؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے۔

۵۔ حدیث عمر بن خطابؓ :

عن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال یا رسول الله متٰی جعلت نبیا قال وادم بین الروح والجسد (زرقانی جلد اول)

ترجمہ : حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ کب نبی بنے ؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم کے درمیان تھے۔

مرقومہ بالا احادیث میں جو فرمایا گیا ہے کہ میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام کے جسم میں جان بھی نہیں ڈالی گئی تھی تو ان کا یہ معنی نہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کے علم میں نبی تھا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں تو سب نبی تھے۔ اس میں حضور علیہ السلام کی کیا خصوصیت ہے ؟

بلکہ معنی یہ ہیں کہ تخلیق آدم سے پہلے میں بالفعل خارج میں مرتبہ نبوت پر فائز تھا۔

شیخ محقق "مدارج النبوت" میں فرماتے ہیں :

روح آنحضرت ﷺ دران عالم مربی ارواح انبیاء و مفیض علوم الٰهیه بود بر ایشان چنانکه در نشأة دنیا مبعوث و مرسل بود بر سائر بنی آدم پس وی ﷺ نبی مرسل بود دارن عالم بالفعل درخارج نه درعلم الٰهی فقط تواند که اشارت نحن السابقون الاخرون بایں معنی باشد (مدارج النبوت جلد دوم)

ترجمہ : آنحضرت ﷺ کی روح اس عالم میں انبیاء کی ارواح کے لیئے مربی اور ان پر علوم الہیہ فیضان فرماتی تھی اور آپ ان کی جانب اسی طرح رسول تھے جیسے دنیا میں تمام بنی آدم کے لئے، پس حضور علیہ السلام اس عالم میں

بالفعل خارج میں نبی مرسل تھے' نہ صرف علم الٰہی میں' ہو سکتا ہے کہ "نحن السابقون الاولون" اسی کی طرف اشارہ ہو۔

۲۔ قال ﷺ اول ماخلق الله نوری و من نوری خلق کل شیء

(مطالع المسرات)

ترجمہ: حضور علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سب سے اول میرا نور پیدا فرمایا اور ہر شیء میرے نور سے بنائی۔

حضور علیہ السلام کے نور کی حضرت جبرائیل
نے بہتر ہزار مرتبہ زیارت کی ہے

عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ سأل انه علیه السلام جبرئیل علیه السلام فقال یا جبرئیل کم عمرك من السنین قال یا رسول الله لست ا علم غیران فی الحجاب الرابع نجما یطلع فی کل سبعین الف سنة مرة رایته اثنین و سعبین الف مرة فقال علیه السلام یا جبرئیل وعزة ربی انا ذالك الکوکب۔

(روح البیان جلد سوم ۔ انسان العیون جلد اول)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا۔ آپ کی عمر کتنے سال ہے؟ عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ اس کے سوا میں کچھ نہیں جانتا کہ چوتھے حجاب میں ہر ستر ہزار سال کے بعد ایک ستارہ طلوع ہوتا تھا جسے میں نے بہتر ہزار مرتبہ دیکھا ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ اے جبرائیل! میرے رب کی عزت و جلال کی قسم وہ ستارہ میں ہوں۔

آیات الٰہیہ واحادیث نبویہ کی روشنی میں رسول اللہ ﷺ کی خلقت مبارکہ کا بیان انتہائی اختصار کے ساتھ ہدیہ ناظرین ہوا۔ اس کے بعد حضور علیہ السلام کی ولادت باسعادت کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ولادت محمدی ﷺ

حضور علیہ السلام کے آباؤ امہات الیٰ آدم و حوا علیہما السلام کے زناء و فحاشی سے پاک ہونے پر اجماع امت ہے اور کثرت کے ساتھ احادیث صحیحہ اس باب میں وارد ہوئی ہیں۔

ا۔ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی ﷺ قال خرجت من نکاح و لم اخرج من سفاح من لدن آدم الیٰ ان ولدنی ابی وامی ولم یصبنی من نکاح اہل الجاھلیة شیء۔

(رواہ الطبرانی۔ مواھب اللدنیہ)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں۔ آدم علیہ السلام سے لے کر میرے والدین ماجدین تک کسی نے بے حیائی و فحاشی نہیں کی اور جاہلیت کی فحاشی نے مجھے مَس نہیں کیا۔

۲۔ عن ابن عباس انه قال لم یلتق ابوای قط علی سفاح لم یزل اللہ ینقلنی من الاصلاب الطیبه الی الارحام الطاھرة (الحدیث) (مواھب اللدنیہ)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ میرے آباء میں سے کسی نے فحاشی کا ارتکاب نہیں کیا۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پاک پشتوں سے پاکیزہ رحموں کی طرف منتقل فرمایا۔

۳۔ وقال النبی ﷺ خرجت من نکاح غیر سفاح۔

(زرقانی جلد اول)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا' میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں۔ بے حیائی سے نہیں پیدا ہوا۔

۴۔ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ ما ولدنی من سفاح الجاھلیة شیء ما ولدنی الا نکاح الاسلام۔

(رواہ البیہقی)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ مجھے جاہلیت کی فحاشی نے مَس نہیں کیا۔ میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں۔

۵۔ اخرج ابن سعد وابن عساکر عن عائشہ قالت قال رسول اللہ ﷺ خرجت من نکاح غیر سفاح (در منثور جلد سوم)

ترجمہ: ابن سعد اور ابن عساکر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت لائے ہیں۔ ام المؤمنین رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں۔ بدکاری سے نہیں پیدا ہوا۔

۶۔ اخرج البیہقی فی الدلائل و ابن عساکر عن انس قال خطب النبی ﷺ فقال انا محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ھاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فھر بن مالک بن النضربن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار و ما افترق الناس فرقتین الاجعلنی اللہ فی خیرھما فاخرجت بین ابوی فلم یصبنی شیء من عھد الجاھلیة و خرجت من نکاح ولم اخرج من سفاح من لدن ادم حی انتھیت الیٰ ابی وامی فانا خیر کم نفساً و خیر کم ابا۔ (در منثور جلد سوم)

ترجمہ: بیہقی اور ابن عساکر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ حضرت انس کہتے ہیں: کہ حضور ﷺ نے خطبہ دیا پس ارشاد فرمایا:

میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن

کلاب بن مرہ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار ہوں۔

اور لوگوں کے جب بھی دو گروہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اچھے گروہ میں کیا۔ پس مجھے دورِ جاہلیت کی کوئی فحاشی نہیں پہنچی اور میں نکاح سے پیدا ہوا ہوں اور بدکاری سے پیدا نہیں ہوا۔ حضرت آدم سے لے کر میرے والدین تک (یعنی زمانہ جاہلیت میں جو بے احتیاطی ہوا کرتی تھی میرے آباء و امہات اس سے منزہ رہے) پس میں ذاتی طور پر بھی سب سے اچھا ہوں اور خاندان میں بھی سب سے اچھا ہوں۔

۷۔ عن ابن عباس قال رسول الله ﷺ لم یزل الله ینقلنی من الاصلاب الطیبة الطاهرة مهذبالا ینشعب شعبتان الا کنت فی خیرهما

(دلائل النبوة)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ مجھے پاک' ستھری پشتوں میں نقل فرماتا رہا' صاف ستھرا' آراستہ' جب دو شاخیں پیدا ہوئیں میں ان میں بہتر شاخ میں تھا۔''

حضورؐ کے والدین ماجدین کا ایمان

متاخرین جمہور اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کے والدین ماجدین سے لے کر حضرت آدم و حوا علیہما السلام تک کل آباء و امہات مومن و موحد ہیں اور کسی کا کفر و شرک قطعاً ثابت نہیں۔

حضورؐ کے آباء و اجداد کے ایمان پر دلائل :

۱۔ وتقلبك في الساجدين ۔

اور وہ عزت مہر والا مومنین کی اصلاب و ارحام میں آپ کے دورے کو ملاحظہ فرماتا ہے۔

ترجمان القرآن سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھا اس آیہ کریمہ کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں :

تقلبه في الظهور حتى اخرجه نبياً

(الحاوی للفتاوی جلد دوم)

ترجمہ : عزت والا مہربان مومنین کی اصلاب و ارحام میں آپ کے دورے کو ملاحظہ فرماتا ہے۔ یہاں تک کہ آپ کو نبی پیدا فرمایا۔

اس آیہ کریمہ سے ثابت ہوا کہ حضور علیہ السلام کے تمام آباء و امہات حضرت آدم علیہ السلام تک سب کے سب مؤمن ہیں۔ فللہ الحمد

۲۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

انما المشركون نجس

ترجمہ : تمام کافر تو ناپاک ہی ہیں۔

اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے تمام کافروں کو ناپاک فرمایا ہے۔ لہذا کوئی کافر پاک و طیب نہیں ہو سکتا۔ ورنہ کذبِ باری لازم آئے گا' اور احادیث میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے اپنے تمام آباء و امہات کو پاک 'طیب فرمایا۔

قرآن کریم کے صریح ارشاد سے ظاہر ہے کہ کوئی کافر پاک نہیں' لہذا

ضروری ہے کہ حضور علیہ السلام کے تمام آباء کرام وامہات طاہرات مؤمن اہل توحید ہوں۔ تو اس آیہ مبارکہ سے بھی حضور علیہ السلام کے تمام اصول' آباء و اجداد کا ایمان ثابت ہوا۔

وہ احادیث ملاحظہ ہوں جن میں نبی کریم ﷺ نے اپنے آباء کرام کے طیب و طاہر ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔

۱۔ سید عالم ﷺ فرماتے ہیں:

لم یزل الله ینقلنی من الاصلاب الکریمة

والا رحام الطاهة حتی اخرجنی من بین ابوی

ترجمہ: ہمیشہ اللہ تعالیٰ مجھے کرم والی پشتوں اور طہارت والے شکموں میں نقل فرماتا رہا۔ یہاں تک کہ مجھے میرے والدین سے پیدا فرمایا۔

لم یزل الله ینقلنی من الاصلاب الطیبة الطاهرة مهذبا لا ینشعب شعبتان الاکنت فی خیرهما (دلائل النبوت)

ترجمہ: ہمیشہ اللہ تعالیٰ مجھے پاک ستھری پشتوں میں نقل فرماتا رہا' صاف آراستہ' جب دو شاخیں پیدا ہوئیں میں ان میں بہتر شاخ میں تھا۔

لم ازل انقل من اصلاب الطاهرین الیٰ ارحام الطاهرات

(رواہ ابو نعیم فی دلائل النبوة)

ترجمہ: میں ہمیشہ پاک مردوں کی پشتوں سے پاک عورتوں کے پیٹوں میں منتقل ہوتا رہا۔

۳۔ قال جل شانه و لله العزة و لرسوله و للموء منین

و لکن المنافقین لایعلمون ☆

ترجمہ : عزت تو اللہ و رسول اور مسلمانوں ہی کے لیئے ہے مگر منافقوں کو علم نہیں۔

اس آیہ شریفہ میں اللہ جل جلالہ نے عزت و کرامت کو ایمان والوں میں منحصر فرمادیا ہے اور کافر کتنا ہی قوم دار و مالدار ہو اسے ذلیل و لئیم ٹھہرایا۔ کسی عزت و کرامت والے کے لیئے ذلیل و لئیم کی اولاد ہونا باعثِ مدح نہیں ہو سکتا۔

احادیث کثیرہ صحیحہ سے ثابت ہے کہ حضور علیہ السلام نے اپنے فضائل کے بیان اور مقام رجز و مدح میں متعدد بار اپنے آبائے کرام و امہات کرائم کا ذکر فرمایا۔ لہذا ضروری ہے کہ حضور علیہ السلام کے آباء و امہات مومن و مسلم ہوں۔

وہ احادیث ملاحظہ ہوں جن میں سید عالم ﷺ نے مقام مدح و رجز میں اپنے آباء کرام و امہات کرائم کا ذکر فرمایا:

ا۔ غزوہ حنین کے دن جب مشیت الٰہیہ سے تھوڑی دیر کے لیئے کفار کو غلبہ ہوا۔ چند صحابہ رکاب اقدس میں باقی رہے۔ اللہ غالب کے رسول غالب پر شان جلال طاری تھی اور فرمارہے تھے :

انا النبی لا کذب انا ابن عبدالمطلب (بخاری مسلم، نسائی)

ترجمہ : میں اللہ کا نبی ہوں جھوٹ نہیں۔ میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔ حضور علیہ السلام قصد فرمارہے تھے کہ تنہا ہزاروں کے مجمع پر حملہ فرمائیں' حضرت عباس بن عبد المطلب اور حضرت ابو سفیان بن حارث رضی اللہ عنہم بغلہ شریفہ کی لگام مضبوطی سے کھینچے ہوئے ہیں کہ آگے نہ بڑھ جائے اور حضور علیہ السلام فرمارہے تھے :

انا النبی لا کذب انا ابن عبدالمطلب'

ترجمہ : میں اللہ کا سچا نبی ہوں۔ میں عبد المطلب کا پھول ہوں۔

جب کفار نہایت قریب آگئے بغلہ شریفہ سے نزول اجلال فرمایا۔ اس وقت بھی یہی فرمارہے تھے۔

انا النبی لا کذب انا ابن عبدالمطلبالھم انصر نصرك

(رواہ ابن ابی شیبہ)

ترجمہ : میں سچا نبی ہوں عبد المطلب کا بیٹا الٰہی اپنی مدد نازل فرما۔

پھر ایک مشت خاک دست اقدس میں لے کر کافروں کی طرف پھینکی اور فرمایا' "شاھت الوجوہ" بگڑ گئے چہرے۔

وہ مشت خاک ہزاروں کافروں میں سے ہر ایک کی آنکھ میں پہنچی' سب کے منہ پھر گئے۔ ان میں سے جو مشرف بہ اسلام ہوئے وہ فرماتے ہیں۔ جس وقت حضور اقدس ﷺ نے وہ کنکریاں ہماری طرف پھینکیں' ہمیں یہ نظر آیا کہ آسمان سے زمین تک تانبے کی دیوار قائم کردی گئی ہے اور اس سے پہاڑ ہم پر لٹکا دیے گئے ہیں اور سوائے بھاگنے کے ہمارے لیئے کوئی چارہ نہ رہا۔

۲۔ اسی غزوہ کے رجز میں ارشاد فرمایا :

انا ابن العواتك من بنی سلیم

ترجمہ : میں بنی سلیم کی ان بیبیوں کا بیٹا ہوں جن کا نام عاتکہ ہے۔

۳۔ ایک حدیث شریف میں ہے۔ بعض غزوات میں ارشاد فرمایا :

انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب انا ابن العواتك (رواہ ابن عساکر)

ترجمہ : میں نبی ہوں۔ جھوٹ نہیں' میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں' میں ان بیبیوں کا بیٹا ہوں جن کا نام عاتکہ ہے

علامہ مناوی صاحب تیسیر و امام مجدد الدین فیروز آبادی صاحب قاموس

وغیرھمانے بیان کیا ہے کہ ......

حضور علیہ السلام کی جدات میں نو عورتوں کا نام عاتکہ ہے، اور بعض نے کہا ہے کہ بارہ عورتیں عاتکہ نام کی تھیں۔ تین سلمیات یعنی قبیلہ بنی سلیم سے اور دو قرشیات اور دو عدوانیات اور ایک ایک کنانیہ، اسدیہ، ہذلیہ، قحطانیہ قضاعیہ۔

۴۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

انه لیس من اهلك انه عمل غیر صالح

ترجمہ : اے نوح وہ تیرے گھر والوں میں نہیں بے شک اس کے کام اچھے نہیں۔

اس آیۂ کریمہ میں احکم الحاکمین نے مسلم و مومن سے کافر کا نسب منقطع فرمادیا، اسی لیئے ایک کا ترکہ دوسرا نہیں پاتا اور حدیث شریف میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا :

نحن بنو النضر بن کنانة لا ننتفی عن ابینا

(ابن ماجہ ابو داو • الطیاسی)

ترجمہ : ہم نظر بن کنانہ کے بیٹے ہیں' ہم اپنے باپ سے اپنا نسب جدا نہیں کرتے۔

جب کفار سے بحکم احکم الحاکمین نسب منقطع ہو پھر معاذ اللہ جدا نہ کرنے کا کیا محل ؟ بجز اس کے کہ آباء کرام مومن ہوں۔

۵۔ الله اعلم حیث یجعل رسالته

ترجمہ : اللہ خوب جانتا جہاں رکھے اپنی پیغمبری

آیۂ کریمہ شاہد کہ رب العالمین معزز و محترم مقام وضع رسالت کے لئے انتخاب فرماتا ہے، اسی لئے رذیل قوموں میں رسالت نہ رکھی۔ پھر کفر و شرک ہر شی سے رذیل و حقیر اور کفار محل غضب و لعنت' لہذا یہ نور رسالت کے ودیعت کا محل جسے رضاء و رحمت درکار نہیں ہو سکتے۔ (شمول الاسلام)

۶۔ کافر و مشرک باپ دادوں کے انتساب پر فخر حرام ہے۔ صحیح حدیث میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :

من انتسب الی تسعة اباء کفار یرید بهم عزاو کرامة کان عاشرهم فی النار

(رواہ احمد)

ترجمہ : جو شخص عزت و کرامت چاہنے کو اپنی نو پشت کافر کا ذکر کرے کہ میں فلاں بن فلاں کا بیٹا ہوں ان کا دسواں جہنم میں یہ شخص ہوگا۔

اور احادیث کثیرہ صحیحہ سے ثابت کہ حضور ﷺ نے اپنے فضائل کے بیان میں بارہا اپنے آباء و امہات کا ذکر فرمایا :

حضور انور ﷺ فرماتے ہیں :

انا النبی لا کذب انا ابن عبدالمطلب

ترجمہ : میں سچا نبی ہوں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

نبی ارتکاب محرمات سے معصوم' لہذا لامحالہ ماننا پڑے گا کہ آپ کے اصول آباء کرام و امہات کرائم مومن و موحد ہیں۔ فللہ الحمد

۷ انا محمد بن عبدالله بن عبدالمطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرة بن کعب بن لوئی بن غالب بن فهر بن مالك بن النضربن کنانه بن خزیمه بن مدرکه بن الیاس بن نزار بن معد بن عدنان ما افترق الناس فرقتین الاجعلنی الله فی خیر هما فاخرجت من بین ابوی فلم یصبنی شیء من

عهد الجاهلية و خرجت من نكاح ولم اخرج من سفاح من لدن آدم حتى انتهيت الى ابى وامى فانا خير كم نفسا و خير كم ابا

(البيهقی شمول الاسلام)

ترجمہ : میں ہوں محمد بن عبداللہ بن المطلب بن ہاشم' یوں ہی اکیس پشت تک نسب مبارک بیان کر کے فرمایا۔ کبھی لوگ دو گروہ نہ ہوئے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بہتر گروہ میں کیا' تو میں اپنے ماں باپ سے ایسا پیدا ہوا کہ زمانہ جاہلیت کی کوئی بات مجھ تک نہ پہنچی اور میں خاص نکاح سے پیدا ہوا۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اپنے والدین تک تو میری ذات کریم تم سب سے افضل اور میرے باپ تم سب کے آباء سے بہتر۔

اس حدیث شریف میں ''شیء'' نکرہ تحت النفی ہونے کی وجہ سے عہد جاہلیت کی ہر برائی کی نسب اقدس سے نفی فرمائی گئی ہے اور ہر برائی میں کفر و شرک بھی داخل' لہذا اس کی بھی نسب اقدس سے نفی ہوئی اور حضور علیہ السلام کے جمیع اصول کا مومن و موحد ہونا ثابت ہوا۔ فللہ الحمد

☆☆☆☆☆
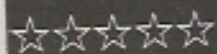
حضور علیہ السلام کے والدین ماجدین کے زندہ ہونے کے بعد ایمان لانے میں حکمت

ان مذکورہ دلائل سے روزِ روشن کی طرح ظاہر ہو گیا کہ حضور علیہ السلام کے جمیع آباء و امہات حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عبداللہ و آمنہ رضی اللہ عنھا تک جمیع مومن و موحد ہیں' لہذا وہ جو حدیث شریف میں آیا ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر والدین کریمین کو اللہ رب العزت نے حضور علیہ السلام کی تکریم کے لئے زندہ فرمایا اور زندہ ہونے کے بعد وہ آپ پر ایمان لائے تو یہ ایمان لانا معاذ اللہ اس لئے نہ تھا کہ وہ کفر پر مرے تھے بلکہ صرف اس لئے کہ حضور علیہ السلام پر ایمان لائیں اور صحابیت کی فضیلت سے مشرف ہو جائیں۔

حضرت آمنہ رضی اللہ عنھا نے اپنے ابن کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو دنیا سے انتقال کے وقت جو وصیت فرمائی وہ بھی اس امر کی روشن دلیل ہے کہ آپ توحید پر ہونے کے ساتھ ملت ابراہیمی پر بھی کامل ایمان رکھتی تھیں۔

اس وصیت مبارکہ کی راویہ ہیں سماعہ بنت ابی رھم کی والدہ۔ وہ فرماتی ہیں کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنھا کے انتقال کے وقت میں حاضر تھی۔ محمد ﷺ اس وقت کم سن تھے' عمر شریف پانچ سال کے قریب تھی' حضرت آمنہ رضی اللہ عنھا کے سرہانے تشریف فرما تھے' حضرت خاتون نے اپنے ابن کریم کی طرف دیکھا' پھر کہا:

بارك فيك من غلام — يا ابن الذى من حومة الحمام
نجا بعون الملك المنعام — فودى غداة الضرب بالسهام
بمائة من الابل السوام — وان صح ماابصرت فى المنام
فانت معبوث الى الاسلام — تبعث فى الحل و فى الحرام

تبعث فی التحقیق و السلام دین ابیك البر ابراهام
فالله انهاك عن الاصنام ان لا تو الیها مع القوام

(دلائل النبوت۔ الحاوی للفتاویٰ جلد دوم۔ شمول الاسلام)

ترجمہ: ای ستھرے لڑکے اللہ تجھ میں برکت رکھے 'اے بیٹے ان کے جنھوں نے موت کے گھیرے سے نجات پائی 'بڑے انعام والے بادشاہ اللہ عزوجل کی مدد سے 'جس صبح قرعہ ڈالا گیا' سو بلند اونٹ ان کے فدیہ میں قربان کیئے گئے 'اگر صحیح ہوا وہ جو میں نے خواب دیکھا ہے' تو تو سارے جہاں کی طرف پیغمبر بنایا جائے گا' اس اسلام کے ساتھ مبعوث کیا جائے گا جو تیرے نیکو کار باپ ابراہیم کا دین ہے۔ میں اللہ کی قسم دے کر تجھے بتوں سے منع کرتی ہوں کہ قوموں کے ساتھ ان کی دوستی نہ کرنا۔

مذکورہ اشعار کے بعد فرمایا:

کل حی میت و کل جدید بال و کل کبیر یفنی و انا میتة فذکری باق و قد ترکت خیراً و ولدت طهراثم ماتت (الحاوی للفتاویٰ جلد دوم)

ترجمہ: ہر زندہ کو مرنا ہے اور ہر نئے کو پرانا ہونا ہے اور کوئی کیسا ہی بڑا ہو ایک دن فنا ہونا ہے۔ میں مرتی ہوں اور میرا ذکر خیر ہمیشہ رہے گا۔ میں کیسی خیر عظیم چھوڑ چلی ہوں اور کیسا پاکیزہ مجھ سے پیدا ہوا۔ یہ کہا اور انتقال فرمایا:

سبحان اللہ ان کی یہ فراست ایمانی اور پیش گوئی نورانی کس قدر مبنی پر صداقت ہے، "کہ میں انتقال کرتی ہوں اور میرا ذکر خیر ہمیشہ باقی رہے گا"

عرب و عجم میں بڑی بڑی شاہزادیاں اور ہزاروں تاج والیاں خاک میں چلی گئیں جن کا نام تک کوئی نہیں جانتا مگر اس پاک طیبہ خاتون کے ذکر خیر سے مشارق و مغارب ارض میں محافل و مجالس انس اور قدس سے زمین و آسمان گونج رہے ہیں اور ہمیشہ ہمیشہ گونجتے رہیں گے۔

عبرتناک واقعہ :

ایک عالم حضور علیہ السلام کے والدین ماجدین رضی اللہ عنھما کے ایمان میں رات بھر متفکر رہے۔ اسی فکر میں چراغ پر جھک گئے اور بدن جل گیا۔ صبح ایک فوجی آیا اور کہا کہ آپ کی میرے ہاں دعوت ہے۔ وہ عالم جب اس فوجی کے گھر روانہ ہوئے تو راستہ میں ایک سبزی فروش ملے' دکان کے آگے باٹ ترازو لئے بیٹھے ہیں۔

انہوں نے اُٹھ کر اس عالم کے گھوڑے کی لگام پکڑ لی اور یہ اشعار پڑھے :

امنت ان ابا النبی وامه

احیا هما القدیر الباری

حتی لقد شهدا له برسالة

صدق فبذالك کرامة المختار

وبه الحدیث ومن یقول بضعفه

فهو الضعیف عن الحقیقه عار

ترجمہ : میں ایمان لایا کہ رسول اللہ ﷺ کے ماں باپ کو اس زندہ ابدی قادر مطلق خالق عالم جل جلالہ نے زندہ فرمایا' یہاں تک کہ ان دونوں نے حضور ﷺ کی رسالت کی گواہی دی۔ اے شخص اس کی تصدیق کر کہ یہ مصطفیٰ ﷺ کے اعزاز کے واسطے ہے اور اس باب میں حدیث وارد ہوئی جو اسے ضعیف کہے وہ خود ضعیف ہے اور علم حقیقت سے خالی ہے۔

یہ اشعار سنا کر اس عالم سے فرمایا۔ اے شیخ! انھیں لے اور نہ رات کو جاگ اور نہ اپنی جان کو فکر میں ڈال کہ تجھے چراغ جلادے اور جہاں جارہا ہے وہاں نہ جانا کہ لقمہ حرام کھانے میں نہ آئے۔

ان کے اس فرمانے سے وہ عالم بے خود ہو کر رہ گئے' پھر انہیں تلاش کیا۔ کوئی پتہ نہ پایا اور دوکان داروں سے پوچھا۔ سب بازار والے کہنے لگے یہاں تو کوئی شخص بیٹھتا ہی نہیں۔ وہ عالم اس ربانی ہادی غیب کی ہدایت سن کر اپنے مکان پر واپس آگئے اور فوجی کے یہاں تشریف نہ لے گئے۔ (شمول الاسلام وطحاوی)

اس مسئلہ میں انتہائی احتیاط اور لحاظ ادب ضروری ہے' کہیں ایسا نہ ہو کہ رسول اللہ ﷺ کے ایذا کا باعث بنے' جس کا نتیجہ جہنم کی آگ ہو سکتی ہے۔

علامہ ابن عابدین ''رد المحتار'' میں ارقام فرماتے ہیں :

لا ينبغي ذكر هذه المسئلة الامع مزيد الادب وليست من المسائل التى يضر جهلها اويسئل عنها فى القبر اوفى الموقف فحفظ اللسان عن التكلم فيها الابخير اولىٰ و اسلم☆ (رد المحتار جلد دوم)

ترجمہ : انتہائی ادب کے بغیر اس مسئلہ کا ذکر مناسب نہیں' یہ ان مسائل سے نہیں جن میں جہالت مضر ہے یا قبر یا حشر میں ان سے سوال ہو گا۔ پس اولیٰ و اسلم یہی ہے۔ بجز کلام خیر کے زبان کو اس سے روکا جائے۔

علامہ شہاب الدین السید محمود الالوسیؒ فرماتے ہیں :

انا اخشى الكفر على من يقول فيهما رضى الله تعالىٰ عنهما بضد ذلك

(روح المعانی جز ۱۹)

ترجمہ : اور مجھے خوف ہے اس کے کفر کا جو حضور علیہ السلام کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کفر کا قول کرتا ہے۔

فقہ اکبر کی نسبت امام اعظمؒ کی طرف محل نظر ہے :

رہا یہ امر کہ فقہ اکبر میں جو امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے :

ماتا على الكفر

یعنی حضور علیہ السلام کے والدین کریمین کی کفر پر موت واقع ہوئی۔

اس کا کیا محمل ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ محققین علماء کے نزدیک فقہ اکبر امام اعظم رضی اللہ عنہ کی کتاب ہی نہیں۔

فخر المتکلمین مولانا عبدالعزیز پرہاروی فرماتے ہیں:

ان نسبة الرسالة اليه محل نظر

فقہ اکبر کو امام اعظم کی کتاب کہنا محل نظر ہے:

جب فقہ اکبر آپ کی کتاب ہی نہیں تو اس قول مردود کی نسبت بھی آپ کی جانب درست نہیں۔

علی سبیل الفرض اگر فقہ اکبر آپ کی کتاب ہو تو یہاں حذف مضاف ہے' اس لیے کہ عربی زبان میں مضاف اکثر مقدر ہوتا ہے۔

علامہ پرہاروی فرماتے ہیں:

تقدير المضاف شائع حتى جاء في القرآن زهاء الف (نبراس شرح شرح عقائد)

ترجمہ: تقدیر مضاف عربی زبان میں عام ہے' یہاں تک کہ قرآن مجید میں تقریباً ہزار مقام پر مضاف مقدر ہے۔

تو اب عبارت ماتا علىٰ الكفر اى ماتا على زمن الكفريا ماتا على عهد الكفر کی تاویل میں ہوگی۔ یعنی موت حضور کی نبوت اور اسلام کے ظہور سے پہلے اس زمانے میں ہوئی جو کفر و جاہلیت کا زمانہ تھا۔ یہ نہیں کہ معاذ اللہ وہ حالتِ کفر میں مرے ہوں۔

فائدہ:

مولانا علی قاری نے حضور علیہ السلام کے والدین ماجدین کے کفر پر بہت زور دیا ہے۔ ابن حجر مکی' نے جو مولانا علی قاری کے استاذ ہیں' خواب میں دیکھا کہ علی

قاری مکان کی چھت سے گرے ہیں اور ان کا پاؤں ٹوٹ گیا ہے۔ اور غائبی آواز سنائی دی کہ ......

هذا جزاء اهانة والدی رسول الله ﷺ (نبراس شرح شرح عقائد)

ترجمہ: یہ رسول اللہ ﷺ کے والدین کریمین کی اہانت کی جزاء ہے۔

پھر ایسا ہی ہوا کہ بیداری میں علی قاری مکان سے گرے اور ان کا پاؤں ٹوٹ گیا۔

لیکن اس مسئلہ کے سوا باقی تمام مسائل میں وہ خوش عقیدہ تھے' اس لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں توبہ کی توفیق بخشی اور اس قول شنیع سے توبہ کر کے دنیا سے رخصت ہوئے' جیساکہ حاشیہ نبراس ص ۵۲۶ پر ہے:

نقل تو بته عن ذلك فی القول المستحسن

اکابر ائمہ دین کے ارشادات

۱۔ امام ابن حجر مکی:

"افضل القری لقراء ام القری" میں ارشاد فرماتے ہیں:

ان اباء النبی ﷺ غیر الانبیاء و امهاته الی ادم و حواء لیس فیهم کافر لایقال فی حقه انه مختار ولاکریم ولا طاهر بل نجس و قد صرحت الاحادیث بانهم مختار ون وان الآباء کرام والامهات طاهرات و ایضا قال الله تعالی و تقلبك فی الساجدین علی احد التفاسیر فیه ان المراد انتقل نوره من ساجد الی ساجد و حینئذ فهذ اصریح فی ان ابوی النبی ﷺ من اهل الجنة و هذا هوالحق (شمول الاسلام افضل القری)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ کے سلسلہ نسب شریف میں جتنے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیم ہیں

وہ تو انبیاء ہی ہیں۔ ان کے سوا حضور علیہ السلام کے جس قدر آباء و امہات ادم و حواء علیہ الصلوٰۃ والسلام تک ہیں ان میں کوئی کافر نہ تھا۔ اس لئے کہ کافر کو پسندیدہ یا کریم یا پاک نہیں کہا جا سکتا اور حضور ﷺ کے اباء و امہات کی نسبت حدیثوں میں تصریح فرمائی کہ وہ سب پسندیدہ بارگاہ الٰہی ہیں۔ آباء سب کرام' مائیں سب پاکیزہ۔

اور آیہ کریمہ " و تقلبك فی الساجدین " کی بھی ایک تفسیر یہی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا نور ایک ساجد سے دوسرے ساجد کی طرف منتقل ہوتا رہا تو اب اس سے صاف ثابت ہے کہ حضور کے والدین حضرت آمنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما اہل جنت ہیں۔

امام فخر الدین رازی کا مسلک :

۲۔ واختار الامام الرازی انھما ماتا علی ملة ابراھیم علیه السلام

ترجمہ : امام رازی کا قول مختار یہ ہے کہ والدین ماجدین دین ابراہیم علیہ السلام پر تھے' اور اسی پر انہیں موت آئی۔

امام رازی کا علمی مقام :

امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ کے بلند پایہ علمی مقام کو عارف رومی نے ان الفاظ سے بیان کیا ہے :

گر باستد لال کار دین بدے
فخر رازی راز دار دین بدے

یعنی اگر نبوت علم سے حاصل ہوتی تو فخر رازی دین کے راز دار اور نبی ہوتے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ امام رازی رحمہ اللہ تعالیٰ کی جلالت علمی ذکر کرتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں :

ناهيك به امامة و حلالة فانه امام اهل السنة فى زمانه و القائم بالرد على فرق المبتدعة فى و قته والناصر لمذهب الاشاعرة فى عصره وهوالعالم المبعوث على راس المائة السادسة ليحدد لهذه الامة امرد ينها

(الحاوى للفتاوىٰ جلد دوم)

ترجمہ : امام رازی کی امامت اور جلالت علمی کے لئے تجھے یہی کافی ہے کہ آپ اپنے زمانہ میں اہل سنت کے امام تھے۔ تمام فرق باطلہ کے رڈ اور اشاعرہ کے مذہب کے ناصر ہونے کے مرتبہ پر فائز تھے۔ آپ ہی وہ عالم ہیں جنہیں تجدید دین کے لئے چھٹی صدی کا مجدد بنا کر مبعوث کیا گیا۔

ایسے صنادید امت و مجددین ملت کا والدین شریفین کے ایمان کا قول فرمانا ضرور اس کی حقانیت کی دلیل ہے۔

۳۔ امام جلال الدین سیوطی کا ارشاد :

الحكم فى ابوى النبى ﷺ انهما نا جيان و ليسافى النار صرح بذلك جمع من العلماء

(مسالك الحنفاء فى والدى المصطفىٰ)

ترجمہ : نبی کریم ﷺ کے والدین کے متعلق حکم یہ ہے کہ وہ ناجی ہیں اور دوزخ میں نہیں جائیں گے۔

امام جلیل جلال الملۃ والدین رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ نے سید عالم ﷺ کے والدین کریمین کے اثبات میں رسائل ستہ تصنیف فرمائے ہیں اور دلائل قاہرہ سے حضور علیہ السلام کے تمام آباء کرام و امہات کرائم کا حضرت عبد اللہ و حضرت آمنہ رضی اللہ عنہما سے لے کر حضرت آدم علیہ السلام تک ایمان ثابت فرمایا ہے اور منکرین کے شبہات کا خوب قلع قمع فرمایا' جو اس مسئلہ کی تحقیق چاہے ان رسائل کو مطالعہ میں لائے۔

بیداری میں حضور علیہ السلام کی زیارت

آپ بیداری میں پچھتر مرتبہ زیارت جمال جہاں آراء حضور پر نور سید الانبیاء ﷺ سے بہرور ہوئے۔ بالمشافہ حضور اقدس ﷺ سے تحقیقات احادیث کی۔ جو طریقہ محدثین پر ضعیف ٹھہر چکی تھیں۔ تصحیح فرمائی۔ جس کا بیان عارف ربانی العلامہ عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ النورانی کی میزان الشریعۃ الکبریٰ میں ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد دوم)

رئیس الفقہاء علامہ ابن عابدین کا قول !

ان نبینا ﷺ قد اکرمہ اللہ تعالیٰ بحیاۃ ابویہ حتی امنابہ کمافی حدیث صححہ القرطبی و ابن ناصر الدین حافظ الشام وغیرھما (ردالمحتار جلد سوم)

ترجمہ : تحقیق اللہ تعالی نے ہمارے نبی کریم ﷺ کی تکریم فرمائی کہ آپ کے والدین کریمین کو زندہ فرمایا۔ یہاں تک کہ وہ آپ پر ایمان لائے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے۔ جس کی امام قرطبی وغیرہ نے تصحیح فرمائی ہے۔

برکۃ المصطفی فی الھند
شاہ عبدالحق محدث دہلوی کا ارشاد

اما متاخرین بس تحقیق اثبات کردہ اند اسلام والدین بلکہ تمام آباء و امہات آنحضرت ﷺ تا آدم علیہ السلام

(اشعۃ اللمعات جلد اول)

ترجمہ : تحقیق علماء متاخرین نے حضور علیہ السلام کے والدین کا اسلام ثابت کیا ہے۔ بلکہ حضور علیہ السلام کے تمام آباء و امہات کا ایمان حضرت آدم علیہ السلام تک ثابت فرمایا ہے۔

۵۔ علامہ عبدالعزیز پرہاروی کا ارشاد مبارک :

وروی باسانید ضعیفه ان النبی ﷺ دعاربه فاحیاه و آمنة ام رسول اللهﷺ وامنابه (نبراس شرح شرح عقائد)

ترجمہ : بہت سی اسانید ضعیفہ کے ساتھ مروی ہے کہ حضور نبی کرم ﷺ کی دعا سے رب العزت نے آپ کے والدین کو زندہ فرمایا اور آپ پر ایمان لائے۔

خیال رہے کہ حدیث ضعیف جب کثرت اسانید سے مروی ہو تو اس کا ضعف باقی نہیں رہتا۔ ائمہ حدیث نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ ارقام فرماتے ہیں :

فان الحدیث الضعیف یتقوی بکثرة طرقه (الحاوی للفتاوی جلد دوم)

ترجمہ : تحقیق حدیث ضعیف کثرت اسانید سے قوت پالیتی ہے ۔

۶۔ علامہ زمان سید پیر مہر علی شاہ صاحب کا قول مبارک :

محققین اہل فقہ و حدیث نے اسلام ابوین شریفین حضرت رسول الثقلین ﷺ کو احادیث سے ثابت کیا ہے بلکہ جمیع آباء و امہات حضرت سرور کائنات فخر موجودات ﷺ کا اسلام حضرت آدم علیہ السلام تک پایہ ثبوت کو پہنچایا ہے۔

(فتاویٰ مہریہ)

۷۔ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کا قول مبارک :

رب العزۃ عزوعلا سب سے زیادہ معزز و محترم۔ موضع وضع رسالت کے لئے انتخاب فرماتا ہے۔ لہذا کم قوموں رذیلوں میں نبوت نہ رکھی۔ پھر کفر و شرک سے زیادہ رذیل کیا شیء ہو گی ؟ وہ کیونکر اس قابل کہ اللہ عزوجل نور

رسالت اس میں ودیعت رکھے۔ کفار محل لعنت وغضب ہیں اور نور رسالت کے وضع کو محل رضا اور رحمت درکار۔ (شمول الاسلام)

مذکورہ ائمہ دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے علاوہ مسئلہ ایمان والدین کریمین میں حسب ذیل اعلام امت ہمارے مقتداء ہیں۔

۱ امام ابو حفص عمر بن احمد بن شاہین جن کی علوم دینیہ میں تین سو تصانیف ہیں۔ از انجملہ تفسیر ایک ہزار جز میں اور مسند حدیث ایک ہزار تین رجز میں۔

۲ شیخ المحدثین احمد بن خطیب علی البغدادی۔

۳ حافظ محدث ماہر وامام ابو القاسم علی بن حسن ابن عساکر۔

۴ امام اجل ابو القاسم عبد الرحمٰن بن عبد اللہ سہیلی صاحب الروض۔

۵ حافظ الحدیث امام محب الدین طبری کہ علماء فرماتے ہیں۔ بعد امام نووی ان کا مثل علم حدیث میں کوئی نہ ہوا۔

۶ امام علامہ ناصر الدین ابن المنیر صاحب شرف المصطفیٰ ﷺ

۷ امام حافظ الحدیث ابو الفتح محمد بن محمد سید الناس صاحب عیون الاثر

۸ علامہ صلاح صفدی

۹ حافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین دمشقی

۱۰ شیخ الاسلام حافظ الشان امام شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی

۱۱ امام حافظ الحدیث ابو بکر محمد بن عبد اللہ اشبیلی ابن العربی مالکی

۱۲ امام ابو الحسن علی بن محمد ماوردی بصری صاحب الحاوی الکبیر

۱۳ امام ابو عبد اللہ محمد بن خلف شارح صحیح مسلم

۱۴ امام عبد اللہ محمد بن احمد ابو بکر قرطبی صاحب تذکرہ

۱۵ امام علامہ شرف الدین مناوی

۱۶ امام حافظ شہاب الدین احمد بن حجر ہیتمی مکی صاحب افضل القری

۱۷ شیخ نور الدین علی بن الجزار مصری

صاحب رسالہ تحقیق آمال الراجین فی ان والدی المصطفی ﷺ بفضل اللہ فی الدارین من الناجین

١٨ علامہ ابو عبداللہ محمد بن ابی شریف الحسنی تلمسانی شارح شفا شریف

١٩ علامہ محقق سنوسی

٢٠ امام اجل عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی صاحب الیواقیت والجواہر

٢١ علامہ احمد بن محمد بن علی بن یوسف فاسی
صاحب مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات شریف

٢٢ خاتمۃ المحققین علامہ محمد بن عبدالباقی

٢٣ امام اجل فقیہ اکمل محمد بن محمد کردری بزازی صاحب المناقب

٢٤ زین الفقہ علامہ محقق زین الدین بن نجیم مصری صاحب الاشباہ والنظائر

٢٥ سید شریف علامہ حموی صاحب غمز العیون والبصائر

٢٦ علامہ حسین بن محمد بن حسن دیار ابکری صاحب الخمیس فی نفس نفیس ﷺ

٢٧ علامہ محقق شہاب الدین احمد خفاجی مصری صاحب نسیم الریاض

٢٨ علامہ طاہر فتنی صاحب مجمع بحار الانوار

٢٩ علامہ صاحب کنز الفوائد

٣٠ مولانا بحر العلوم ملک العلماء عبدالعلی صاحب فواتح الرحموت

٣١ علامہ سید احمد مصری طحطاوی محشی در مختار

٣٢ علامہ جمانی صاحب حجۃ اللہ علی العالمین

٣٣ علامہ سید محمود آلوسی صاحب تفسیر روح المعانی

وغیر ہم من العلماء الکبار و المحققین الاخیار علیھم رحمۃ الملک العزیز الغفار

(شمول الاسلام)

مذکورہ اعلام امت کی تصریحات سے تمام آباء و امہات اقدس کا مومن ناجی ہونا کالشمس والامس ظاہر وروشن ہوگیا۔

انہی اعلام امت کے متعلق امام سیوطی فرماتے ہیں:

جماعت کثیرہ اکابر ائمہ و اجلہ حفاظ حدیث جامعان انواع علوم و ناقدان روایات کا یہی مذہب ہے کہ والدین کریمین موحد ناجی ہیں۔ ان اعاظم ائمہ کے متعلق یہ گمان بھی نہیں ہو سکتا ان احادیث سے غافل تھے جن سے اس مسئلہ میں خلاف پر استدلال کیا جاتا ہے۔ معاذ اللہ ایسا نہیں بلکہ وہ ضرور ان پر واقف ہوئے اور تہہ تک پہنچے اور ان سے وہ پسندیدہ جواب دیئے جنہیں کوئی انصاف والا رد نہ کرے گا۔ اور نجات والدین شریفین پر دلائل قاطع قائم فرمائے، جیسے مضبوط جمے ہوئے پہاڑ کہ کسی کے ہلائے نہ ہل سکیں (الدرج المنیفہ فی الاباء الشریفہ)

چند دلائل اور فرمودات ائمہ دین مسئلہ ایمان والدین کریمین میں ذکر کر دیئے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس عاجز کے حفظ ایمان کا ذریعہ بنائیں۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو نور مصطفیٰ ﷺ کو ان کی پشت یا پیشانی میں رکھا اور نور پاک ایسا شدید چمک والا تھا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی سے روشن سورج کی طرح چمکتا تھا۔

علامہ زرقانی فرماتے ہیں:

صار نور محمد ﷺ یلمع من جبهته کالشمس المنشرقة

(زرقانی جلد اوّل)

ترجمہ: حضور علیہ السلام کا نور آدم علیہ السلام کی پیشانی سے روشن سورج کی طرح چمکتا تھا۔

پھر نبی کریم ﷺ کے نور کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر تمام اشیاء و جملہ مسمیات پیش فرما کر آپ کو ان کے اسماء و صفات و افعال و خواص و اصول علوم و صناعات سب کا علم بطریق الہام عطا فرمایا۔

(زرقانی جلد اول مدارج النبوت)

آپ کے نور کی برکت سے ہی اللہ تعالیٰ نے تمام ملائکہ کو حکم دیا کہ حضرت آدم کو سجدہ کریں۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے حضرت جبرائیل نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا۔ پھر حضرت میکائیل پھر حضرت اسرافیل پھر حضرت عزرائیل نے اس کے بعد دوسرے مقرب ملائکہ نے سجدہ کیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ یہ سجدہ جمعہ کے دن زوال کے وقت سے عصر تک جاری رہا۔

(زرقانی جلد اوّل مدارج النبوت جلد دوم)

فائدہ:

سجدہ دو قسم کا ہے!

☆ ایک سجدہ عبادت جو پرستش و عبادت کے لئے کیا جاتا ہے

☆ دوسرا سجدہ تحیت 'اس سے مسجود کی تعظیم منظور ہوتی ہے۔ نہ کہ عبادت

سجدہ عبادت اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے کسی اور کے لئے جائز نہیں۔ فرشتوں نے جو سجدہ حضرت آدم علیہ السلام کو کیا یہ سجدہ تحیت تھا۔ یہ سجدہ پہلی شریعتوں میں جائز تھا۔ ہماری شریعت میں منسوخ کیا گیا۔ اب کسی کے لئے جائز نہیں ہے۔ اس لئے کہ جب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے حضور انور ﷺ کو سجدہ کرنے کا ارادہ کیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مخلوق کو نہ چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے سواء کسی کو سجدہ کرے۔ (مدارک)

پھر جب حضرت آدم علیہ السلام حالت نیند میں تھے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی بائیں پسلی سے حضرت حوا کو پیدا فرمایا۔ جب حضرت آدم نے حضرت حوا کو

دیکھا اور ان کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا تو ملائکہ نے کہا۔ ای آدم ٹھہر جایئے۔ پہلے ان سے نکاح اور مہر ادا کیجئے۔ پھر اللہ جل جلالہ نے اپنی مقدس کلام کے ساتھ خطبہ ارشاد فرمایا اور حضرت حوا کو آدم علیہ السلام کی زوجیت میں کر دیا تو حضرت آدم علیہ السلام نے رب کے حضور عرض کیا:

یا رب و ماذا اعطیھا قال یا آدم صل علی حبیبی محمد بن عبداللہ عشرین مرۃ فصلی (زرقانی جلد اول)

ترجمہ: ای رب میں حوا کو مہر کیا دوں؟ فرمایا ای آدم میرے محبوب محمد بن عبداللہ ﷺ پر بیس بار درود بھیجیں تو حضرت آدم نے حضور علیہ السلام پر بیس بار درود بھیجا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب آدم علیہ السلام سے اجتہادی خطاء سرزد ہوئی تو آپ نے رب کے حضور عرض کیا:

یا رب اسالک بحق محمد الا ما غفرت لی

ترجمہ: ای رب میں تجھ سے محمد ﷺ کے طفیل اپنی مغفرت چاہتا ہوں۔
پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ای آدم تو نے محمد ﷺ کو کیسے پہچان لیا؟ حالانکہ میں نے ابھی تک دنیا میں ان کا ظہور نہیں کیا۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا۔ یا رب جب تو نے مجھے اپنے ید قدرت سے پیدا فرمایا اور مجھ میں روح ڈالی۔ میں نے اپنا سر اٹھا کر دیکھا کہ عرش پر مکتوب تھا۔

لا الہ الااللہ محمد رسول اللہ۔

تو میں نے جان لیا کہ جن کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ مکتوب فرمایا یہ تجھے ساری مخلوق سے زیادہ محبوب ہیں۔

فقال تعالیٰ صدقت یا آدم انہ لا حب الخلق الی واذا سالتنی بحقہ غفرت لک ولو لا محمد لما خلقتک۔ (دلائل النبوۃ زرقانی جلد اول وغیرھما)

ترجمہ : پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ای آدم تو نے سچ کہا۔ بے شک محمد ﷺ مجھے تمام مخلوق سے زیادہ محبوب ہیں۔ جب ان کے توسل سے تو نے مجھ سے بخشش کا سوال کیا ہے میں نے تیری مغفرت کر دی۔ اگر محمد نہ ہوتے تو میں تجھے پیدا نہ کرتا۔

خیال رہے کہ یہ حدیث شریف اجلہ محدثین مثل طبرانی، حاکم، زرقانی و بیہقی وغیرہ نے اپنی کتب جلیلہ میں ذکر فرمائی ہے۔ جو اس کی صحت اور مقبول ہونے کی روشن دلیل ہے۔

محدث بیہقی نے یہ حدیث دلائل النبوت میں درج فرمائی ہے۔ جس کے متعلق حافظ الذہبی نے فرمایا ہے :

علیک بہ فانہ کلہ خیر وھدیٰ

ترجمہ : دلائل النبوت کو لازم پکڑ بے شک یہ کل خیر اور ہدایت ہے

فوائد :

اس حدیث شریف سے درج ذیل فوائد حاصل ہوئے :

۱۔ مقبولان بارگاہ کے وسیلہ سے دعا حق فلاں کہہ کر مانگنا جائز اور حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے۔ اس طریقہ دعا کو شرک و بدعت کہنا سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کی انتہائی سوء ادبی کے علاوہ جہالت و ضلالت ہے۔ اس لئے کہ نبی کی بعثت ہی شرک و بدعت کے قلع قمع کے لئے ہوتی ہے نہ کہ اس لئے کہ وہ خود معاذ اللہ شرک و بدعت کا ارتکاب کرے۔

۲ ۔ محبوب خدا ﷺ کے توسل سے دعا عند اللہ بہت ہی محبوب ہے۔ اس لیئے کہ آدم علیہ السلام نے زمین پر آنے کے بعد تین سو برس تک حیاء سے آسمان کی طرف سر اٹھا کر نہ دیکھا اور اس قدر روئے کہ آپ کے آنسو تمام اہل زمین کے

آنسوؤں سے بڑھ گئے۔ لیکن جوں ہی محبوب خدا ﷺ کے توسل سے دعا کی۔ فوراً شرف قبولیت سے نوازی گئی اور رب العزت نے آپ کی مغفرت فرمادی۔

اگر نام محمد رانیا وردے شفیع آدم
نہ آدم یا فتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا
نہ ایوب از بلاء راحت نہ یوسف حشمت و شوکت
نہ عیسٰی آن مسیحا دم نہ موسیٰ آن ید بیضا

(عارف جامی رحمہ اللہ تعالیٰ)

۳۔ نبی کے علوم وہبی ولدنی ہوتے ہیں۔ رب العزت خود اس کے قلب میں علوم کا القاء و الہام فرماتا ہے۔ نبی علوم کی تحصیل میں کسی مخلوق کا محتاج نہیں۔ اس لئے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے پیدا ہوتے ہی عرش کی تحریر پڑھ لی۔ کسی مخلوق سے تحصیل علم کے بغیر۔

۴ ۔ نبی قریب و بعید کو یکساں دیکھتا ہے۔ عام مخلوق کی طرح نبی کی رؤیت میں قرب و بعد کا فرق نہیں۔ کیونکہ ابھی حدیث میں مذکور ہوا ہے کہ آدم علیہ السلام نے جب سر اٹھا کر دیکھا تو عرش اور اس کے مکتوب کو دیکھ لیا حالانکہ عرش عالم وجود کی انتہاء اور ہزاروں سال کی مسافت پر ہے۔

۵۔ دونوں جہاں حضور سید عالم ﷺ کی خاطر بنائے گئے ہیں کیونکہ اس حدیث شریف میں ہے۔

لولا محمد لما خلقتك

اور بعض روایات میں یوں ہے کہ آدم علیہ السلام سے فرمایا:

لولا محمد ما خلقتك و لا ارضا و لا سماء

ترجمہ: اگر محمد نہ ہوتے تو میں نہ تمہیں بناتا نہ زمین کو نہ آسمان کو۔

حضور علیہ السلام سے ارشاد فرمایا:

لولاك ما خلقت الدنیا

ترجمہ: اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو میں دنیا کو نہ پیدا کرتا۔

ثابت ہوا کہ اللہ جل جلالہ نے تمام جہاں کو حضور علیہ السلام کے واسطے پیدا فرمایا ہے۔ حضور نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی رحمہ اللہ نے ان احادیث کا منظوم ترجمہ یوں فرمایا ہے۔

زمیں و زماں تمہارے لئے
مکیں و مکاں تمہارے لئے
چنیں و چناں تمہارے لئے
بنے دو جہاں تمہارے لئے
دہن میں زباں تمہارے لئے
بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے
اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے
فرشتے خدم رسول حشم تمام امم غلام کرم
وجود و عدم حدوث و قدم جہاں میں عیاں تمہارے لئے

حدیث سلمان فارسی:

حدیث سلمان فارسی رضی اللہ عنہ میں ہے کہ جبرئیل علیہ السلام حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

ان ربك يقول ان كنت اتخذت ابراهيم خليلا فقد اتخذ تك حبيبا وما خلقت خلقاً اكرم على منك و لقد خلقت الدنيا و اهلها لاعر فهم كرامتك و منزلتك عندى ولولاك ماخلقت الدنيا (زرقانی جلد اول ابن عساکر)

ترجمہ : بے شک آپ کا رب ارشاد فرماتا ہے۔ اگر میں نے ابراہیم کو خلیل بنایا تو آپ کو اپنا حبیب بنایا ہے میں نے ایسی کوئی مخلوق نہیں پیدا کی جو مجھے آپ سے زیادہ معزز و مکرم ہو۔ دنیا اور اہلِ دنیا کو میں نے اس لئے پیدا کیا تاکہ آپ کی جو قدر منزلت میری بارگاہ میں ہے۔ اس سے انہیں شناسا کروں۔

امام محمد شرف الدین بوصیری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

وكيف تدعو الى الدنيا ضرورة من

لولاه لم تخرج الدنيا من العدم

پھر حضرت آدم علیہ السلام سے رسول اللہ ﷺ کا نور حضرت شیث علیہ السلام کی طرف منتقل ہو گیا۔

''شیث'' عبرانی زبان کا لفظ ہے۔ عربی میں اس کا معنی ہے۔ ''عطیۃ اللہ'' یعنی اللہ تعالیٰ کی عطا۔ یہ نام آپ کا اس لئے رکھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے ھابیل کے قتل کے پانچ سال بعد حضرت شیث، حضرت آدم و حواء علیہما السلام کو عطا فرمائے۔ آپ شکل و صورت میں مکمل طور پر ہابیل سے مشابہت رکھتے تھے۔ (زرقانی جلد اوّل)

حضرت شیث، آدم علیہ السلام کی اولاد میں سب سے حسین و جمیل تھے۔ اور آدم علیہ السلام کو تمام اولاد سے محبوب تھے۔ علامہ زرقانی آپ کے اوصاف جمیلہ کا ذکر کرتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں :

وكان اجمل اولاده و اشبههم به و احبهم اليه و افضلهم و علمه الله الساعات والعبادة فى كل ساعة منها و انزل عليه خميسن صحيفة وزوجه الله اخته التى ولدت بعده وكانت جميلة كامها حواء و خطب جبرئيل و شهدت الملائكة و كان آدم وليها و رزقه الله تعالىٰ اولادا فى حياة ابيه و عمر تسعمائة و اثنتى عشرة سنة و قيل عشيرين و مات لمضى الف و اثنتين و اربعين سنة من هبوط آدم و دفن فى غار ابى قبيس (زرقانی جلد اول)

ترجمہ: شیث ' آدم علیہ السلام کی سب اولاد سے زیادہ حسین ' آدم علیہ السلام کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھنے والے اور تمام اولاد سے آدم علیہ السلام کو زیادہ محبوب تھے۔ تمام اولاد آدم سے آپ افضل تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام ساعات اور ان میں عبادت کا علم عطا فرمایا تھا۔ آپ پر پچاس صحیفے نازل ہوئے۔ آپ کے بعد جو آپ کی بہن پیدا ہوئی ' اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان سے آپ کا نکاح ہوا۔ یہ اپنی والدہ حضرت حواء کی مانند بہت ہی حسین تھیں۔ جبرئیل علیہ السلام نے خطبہ دیا اور ملائکہ بھی حاضر ہوئے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی زندگی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت شیث کو اولاد عنایت فرمائی۔ آپ نے نو سو بارہ سال عمر پائی اور ایک قول نو سو بیس کا بھی ہے۔ آپ کی وفات آدم علیہ اسلام کے زمین پر اترنے کے ایک ہزار بیالیس سال بعد ہوئی۔ آپ کی قبر ابو قبیس پہاڑ کے غار میں ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام نے وفات کے وقت حضرت شیث علیہ السلام کو وصیت کی کہ یہ نور ارحام طیبہ میں منتقل کیا جائے۔ حضرت شیث نے بھی اپنے وصال کے وقت یہی وصیت اپنے بیٹے حضرت انوش کو فرمائی۔

''انوش'' کے معنی ہیں صادق۔ حضور علیہ السلام کا نور حضرت شیث علیہ السلام سے آپ کی طرف منتقل ہوا۔ حضرت شیث علیہ السلام کے وصال کے بعد انوش ہی آپ کے خلف ہوئے۔ آپ دراز قد اور حسین و جمیل تھے۔ ساڑھے نو سو سال آپ نے عمر پائی ہے۔ (زرقانی جلد اول)

مذکورہ وصیت کے ساتھ یہ نور مبین اصلاب طاہرہ اور ارحام طیبہ میں منتقل ہوتا رہا۔ جیسا کہ ابو نعیم کی روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے مرفوعا مروی ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کہ میرے تمام آباء واجداد سفاح سے پاک ہیں۔

یعنی میرے والدین شریفین سے لے کر آدم و حواء علیہما السلام تک کوئی ایسا

نہیں ہوا جس نے کسی قسم کی بے حیائی کا کام کیا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہمیشہ اصلاب طیبہ سے ارحام مطہرہ کی طرف منتقل فرمایا۔ (زرقانی جلد اول)

جب نور محمدی حضرت ہاشم میں منتقل ہوا تو اس نور کی شدید چمک حضرت ہاشم کے چہرہ سے نمودار ہوتی تھی۔ علامہ زرقانی اسی نور کا ذکر کرتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں:

وکان نور رسول الله صلی الله علیه و سلم فی وجهه یتو قد شعاعه یتلالا ضیاؤه ولا یراه حبر الا قبل یده ولا یمر بشیء الا سجد الیه و تغد والیه قبائل العرب وفود الاحبار یحملون بناتهم یعرضون علیه ان یتزوج بهن حتیٰ بعث الیه هرقل ملك الروم ان لی ابنة لم تلد النساء احمل منها ولا ابهی وجها فا قدم علی حتی از وجکها فقد بلغنی جودك و انما اراد دبذلك نور المصطفیٰ الموصوف عندهم فی الانجیل فابی هاشم (زرقانی جلد اول)

ترجمہ: اور رسول اللہ ﷺ کا نور ہاشم کے چہرہ میں روشن تھا اور اس کی شدید چمک تھی۔ یہود کا ہر عالم آپ کو دیکھ کر آپ کی دست بوسی کرتا اور جس شیء پر آپ کا گذر ہوتا وہ آپ کو سجدہ کرتی اور عرب کے قبائل اور احبار یہود کے وفود اپنی لڑکیاں آپ پر پیش کر کے نکاح کی درخواست کرتے تھے۔

یہاں تک کہ ہرقل روم نے حضرت ہاشم کو یہ پیغام بھیجا کہ میری ایک لڑکی ہے جس سے زیادہ حسین اور خوبصورت چہرہ والی کوئی لڑکی نہیں۔ آپ یہاں تشریف لائیں تاکہ میں اس کا نکاح آپ سے کر دوں۔ اس لیئے کہ میں نے آپ کے جود و کرم کی شہرت سنی ہے۔

حالانکہ پیغام نکاح سے ہرقل کا مقصود وہ نور مصطفیٰ تھا۔ انجیل میں جس کا بیان تھا۔ حضرت ہاشم نے ہرقل کی اس خواہش کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

حضرت ہاشم کا نام عمر ہے۔ ہاشم لقب پڑنے کی وجہ یہ ہے کہ ایک دفعہ مکہ مکرمہ

میں قحط پڑ گیا۔آپ تجارت کے لئے فلسطین گئے۔واپسی پر سب اونٹوں پر آٹا لاد لائے۔ پھر اونٹ ذبح کر کے دعوت عام کی۔ گوشت اور شوربے میں روٹیاں توڑ کر ڈالی گئیں۔ ''ہشم'' ٹکڑے ٹکڑے کر دینے کو کہتے ہیں۔اس کے بعد ہاشم لقب سے مشہور ہوئے۔ پھر ہر سال حج کے موسم میں حجاج کرام کی عام دعوت کرتے اور یہی کھانا جسے لغت عرب میں ''ثرید'' کہتے ہیں۔ پیش کرتے آپ کا پچاس سال کی عمر میں وصال ہوا۔ایک قول کے مطابق پچیس سال کی عمر میں فوت ہو گئے۔

(زرقانی، جلد اول)

جب رسول اللہ ﷺ کا نور مبارک عبدالمطلب میں منتقل ہوا تو آپ کے بدن مبارک سے خوشبو آتی تھی۔

كان عبدالمطلب يفوح منه رائحة المسك الا ذفرو كان نور رسول الله ﷺ يضيء في غرته و كانت قريش اذا اصابها قحط شديد تاخذ بيد عبدالمطلب فتخرج به الى جبل ثبير فيتقربون به الى الله و يسئلونه ان يسقيهم الغيث فكان يسقيهم ببركة نور رسول الله ﷺ غيثا عظيما

(مواهب اللدنيه)

ترجمہ : حضرت عبدالمطلب کے جسم سے مشک کی خوشبو آتی تھی اور رسول اللہ ﷺ کا نور ان کی پیشانی میں چمکتا رہا اور جب مکہ میں قحط ہوتا تو لوگ عبدالمطلب کا ہاتھ پکڑ کر ثبیر پہاڑ کی طرف جاتے تھے اور ان کے ذریعے قرب خداوندی ڈھونڈتے اور بارش کے لئے دعائیں کرتے تھے۔اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو نور محمدی ﷺ کے طفیل قبول فرماتا اور کثرت سے رحمت کی بارش برستی۔

عن كعب الاحبار ان نور النبي ﷺ لما صار الى عبدالمطلب وادرك نام يوما في الحجر فانتبه مكحولا مدهونا قد كسي حلة البهاء والجمال فبقي متحير الابدري من فعل به ذلك فاخذا بوه بيده ثم انطلق به الى

كهنة قريش فاخبرهم بذلك فقالوا له اعلم ان اله السموات قد اذن لهذا الغلام ان يتزوج فزوجه قيلة فولدت له الحارث ثم ماتت فزوجه بعدها هند بنت عمر (مواهب اللدنيه)

ترجمہ: کعب احبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا نور مبارک جب عبدالمطلب میں منتقل ہوا اور وہ جوان ہو گئے تو ایک دن حطیم کعبہ میں سوئے، آنکھ کھلی تو دیکھا کہ آنکھ میں سرمہ لگا ہوا ہے اور سر میں تیل پڑا ہوا ہے اور حسن و جمال کا لباس زیب تن ہے۔ وہ نہایت حیران ہوئے کہ نہیں معلوم یہ سب کچھ کیسے ہوا؟ ان کے والد ان کا ہاتھ پکڑ کر کاہنوں کے پاس لے گئے اور تمام واقعہ بیان کیا انہوں نے کہا کہ اس واقعہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس نوجواں کو نکاح کرنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے پہلے قیلہ سے نکاح کیا جس سے حارث پیدا ہوئے۔ اس کی وفات کے بعد ہند بنت عمر سے نکاح کیا۔

لما قدم ابرهة من قبل اصحمه النجاشي لهدم بيت الحرام و بلغ عبدالمطلب ذلك فقال يا قريش لا يصل الى هدم البيت لان لهذا البيت ربا يحميه و يحفظه ثم جاء ابرهه فاستاق ابل قريش و غنمها و كان لعبد المطلب فيها اربعمائة ناقة فركب عبدالمطلب في قريش حتى طلع جبل ثبير فاستدارت دارة غرة رسول الله ﷺ على جبهة كالهلال و اشتد شعاعها على البيت الحرام مثل السراج فلما نظر عبدالمطلب ذلك قال يا معشر قريش ارجعوا فقد كفيتم هذا الامر فو الله ما استدارهذا النور منيٰ الا ان يكون الظفر لنا فرجعوا (موهب اللدنيه)

ترجمہ: اصحمہ نجاشی کی جانب سے جب ابرھہ بیت اللہ شریف کو معاذ اللہ منہدم کرنے کے لئے آیا تو حضرت عبدالمطلب نے قریش سے فرمایا۔ یہ بیت اللہ کو منہدم نہیں کر پائے گا۔ اس لئے کہ اس کا محافظ اس کا رب ہے۔ ابرہہ کا قاصد قریش کے اونٹ اور بکریاں ہانک کر لے گیا۔ ان میں حضرت عبدالمطلب کی بھی چار سو اونٹنیاں تھیں۔ عبدالمطلب سوار ہو کر قریش کے چند آدمیوں کے

ساتھ ثبیر پہاڑ پر چڑھ گئے تو اس وقت رسول اللہ ﷺ کا نور مبارک جناب عبد المطلب کی پیشانی میں بشکل ہلال نمودار ہو کر اس قدر قوت سے چمکا کہ شعائیں خانہ کعبہ پر سورج کی شعاؤں کی طرح پڑیں۔ عبد المطلب نے اپنی پیشانی کے نور کو خانہ کعبہ پر چمکتا ہوا دیکھ کر قریش سے کہا کہ واپس چلو اس امر میں تمہاری کفائت ہو گئی۔ خدا کی قسم جب بھی یہ نور مجھ سے ایسے چمکے تو یقیناً ہماری کامیابی ہوتی ہے۔ قریش آپ سے یہ خبر پا کر واپس ہو گئے۔

ابرہہ نے لشکر کی خبر دینے کے لئے اپنی قوم کا ایک آدمی بھیجا۔ وہ مکہ معظمہ میں داخل ہوا اور اس نے جب حضرت عبد المطلب کے چہرہ کو دیکھا تو فوراً جھک گیا اور اس کی زبان لرزنے لگی اور وہ بیہوش ہو کر گر گیا اور اس سے ایسی آواز آتی تھی جیسے ذبح کے وقت بیل کے منہ سے آواز نکلتی ہے۔ جب ہوش میں آیا تو عبد المطلب کے سامنے سجدہ کرتا ہوا گر پڑا اور کہنے لگا۔

اشهد انك سيد قريش حقا

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ یقیناً سردار قریش ہیں۔

ابرہہ کا ایک بڑا سفید رنگ کا ہاتھی تھا۔ باقی سب ہاتھی سدھائے ہوئے ہونے کی وجہ سے ابرہہ کو سجدہ کیا کرتے تھے اور اس بڑے ہاتھی نے (باوجود سدھائے ہونے کے بھی) ابرھہ کو کبھی سجدہ نہ کیا۔ جب حضرت عبد المطلب ابرھہ بادشاہ کے پاس تشریف لائے تو اس نے سائس کو حکم دیا کہ اس بڑے سفید رنگ والے ہاتھی کو حاضر کرے۔ جب ہاتھی حاضر ہوا اور اس نے حضرت عبد المطلب کے چہرہ پر نظر کی تو ان کے سامنے ادب سے اس طرح جھک گیا جیسے اونٹ جھکتا ہے۔ پھر سجدہ کرتا ہوا گر پڑا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے قوت گویائی عطا فرمائی۔ ہاتھی نے کہا:

السلام على النور الذى فى ظهرك يا عبدالمطلب

(مواهب اللدنيه)

ترجمہ: سلام ہو اس نور پر جو تمہاری پیٹھ میں ہے اے عبد المطلب۔

سبحان اللہ! حبیب خدا ﷺ کی کتنی عظیم شان ہے۔ جانور بھی جن کے نور مبارک کو سلامی کرتے ہیں اور سلامی کے لئے انھیں بارگاہ ایزدی سے قوت گویائی دی جاتی ہے۔

علامہ علی بن برہان الدین حلبی حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی صفات حمیدہ کاذکر کرتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں:

کان ممن حرم الخمر علی نفسه فی الجاهلیة و کان مجاب الدعوة و کان یقال له الفیاض لجوده و مطعم طیر السماء لانه کان یرفع من مائدته للطیر والوحوش فی رؤس الجبال (انسان العیون جلد اول)

ترجمہ: حضرت عبدالمطلب نے دورِ جاہلیت میں اپنے نفس پر خمر حرام کر لیا اور مستجاب الدعا تھے۔ سخاوت کی وجہ سے آپ کو فیاض کہا جاتا۔ ''مطعم طیر السماء'' کے لقب سے بھی یاد کئے جاتے۔ اس لئے کہ آپ کے خواں سے طیور و وحوش کو پہاڑوں کی چوٹیوں پر روزی پہنچتی تھی۔

یہی علامہ مزید ارقام فرماتے ہیں:

وتو ثرعنه سنن جاء القرآن با کثرها و جاء ت السنة بها منها الوفاء بالنذر و منع نکاح المحارم و قطع ید السارق والنهی عن قتل الموءدة و تحریم الخمر والزناء وان لا یطوف بالبیت عریان

ترجمہ: حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے ایسی سنن منقول ہیں جن سے اکثر کے ساتھ قرآن اور سنت میں حکم ہوا ہے۔ بعض آپ کی سنن یہ ہیں' نذر کا ایفاء۔ محارم کے ساتھ نکاح سے ممانعت' لڑکی کو زندہ درگور کرنے سے ممانعت' چور کا ہاتھ کاٹنا' خمر کی حرمت' زنا کی حرمت' ننگا بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

حضور علیہ السلام کے والد ماجد کا اسم گرامی عبداللہ ہے اور عبداللہ کا معنی ہے۔

"الخاضع الذلیل لہ تعالیٰ" یعنی اللہ تعالیٰ کے حضور انتہائی عاجزی کرنے والا اور حدیث شریف میں ہے :

احب الاسماء الی اللہ عبداللہ و عبدالرحمٰن

ترجمہ : اللہ کے نزدیک محبوب ترین نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔

عبداللہ حضور نبی کریم ﷺ کے اسماء شریفہ سے بھی ہے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس اسم سے موسوم فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وانہ لما قام عبداللہ

آیہ مبارکہ میں مذکور عبداللہ سے رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی مراد ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ انتہائی حسین و جمیل تھے۔ سیرت حلبیہ میں ہے :

وکان احسن راجل فی قریش خلقا و خلقا وکان نور النبی ﷺ بینا فی وجهه

(انسان العیون جلد اول)

ترجمہ : حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ قریش میں اخلاق اور شکل و صورت میں سب سے حسین تھے اور نبی کریم ﷺ کا نور آپ کے چہرہ میں نمودار تھا۔

علامہ علی بن برہان الدین مزید ارقام فرماتے ہیں :

انہ کان اکمل بنی ابیہ و احسنھم واعفھم واحبھم الی قریش

(انسان العیون جلد اول)

ترجمہ : بے شک حضرت عبداللہ جناب عبدالمطلب کے تمام بیٹوں سے زیادہ باکمال حسین عفیف اور قریش کو سب سے زیادہ محبوب تھے۔

قریش کی عورتیں حضرت عبداللہ کے حسن و جمال پر عاشق اور آپ کے وصال کی طالب تھیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے آپ کی عفت و عصمت کا پردہ محفوظ رکھا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی عفت نفس کا ایک واقعہ ابو نعیم وابن عساکر وغیرہما نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ

فاطمہ بنت مُر نے آپ کے چہرہ میں نور نبوت دیکھ کر آپ سے اظہار محبت کیا اور اپنی جانب متوجہ کرنے کے لئے اونٹوں کا عطیہ بھی انہیں دینا چاہا۔ لیکن حضرت عبداللہ نے اس کے جواب میں یہ فرمایا:

اما الحرام فالممات دونہ

والحل لا حل فاستبینہ

فکیف بالا مر الذی تبغینہ

یحمی الکریم عرضہ و دینہ

(زرقانی جلد اول)

ترجمہ: فعل حرام کے ارتکاب سے مرنا بہتر ہے اور حلال کو میں پسند کرتا ہوں مگر حلال موجود نہیں تاکہ اس کے مطابق میں عمل کروں۔ پس جس امر کی تو طالب ہے وہ نہیں ہو سکتا۔ شریف انسان اپنے نفس اور دین کی حفاظت کرتا ہے۔

ایک عورت جو علم کہانت میں مہارت تامہ رکھتی تھی اور متمول بھی تھی اس نے بھی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو مال کثیر کے عوض اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کی لیکن آپ نے اپنا دامن عفت اس سے بھی محفوظ کر لیا۔ جب رسول اللہ ﷺ کا نور شکم مادر میں جلوہ افروز ہو گیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا گذر اسی عورت کے پاس سے ہوا تو اس نے آپ کو دیکھ کر اپنا منہ پھیر لیا۔ آپ نے اس سے اعراض کی وجہ دریافت کی تو وہ بولی۔

مجھے آپ سے کوئی غرض نہیں تھی۔ میں تو اس نور کی طالب تھی جو آپ کی پیشانی میں چمک رہا تھا۔ لیکن میں اس کے حصول سے محروم رہ گئی۔

(مدارج النبوت جلد دوم)

اس کا منظوم ترجمہ یوں کیا گیا ہے ۔

جس کے نور سے تیری چمکتی تھی یہ پیشانی
اسی کی تھی میں طالب اور اسی کی تھی میں دیوانی

مگر میں رہ گئی محروم قسمت میری پھوٹی ہے
سنا ہے کہ وہ نعمت آمنہ نے تجھ سے لوٹی ہے

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ''ذبیح'' کے لقب سے بھی معروف ہیں :

اسم ذبیح سے موسوم ہونے کی یہ وجہ ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے انتقال کے بعد کعبہ معظمہ کی تولیت اور مکہ مکرمہ کی حکومت جرہم قبیلہ کے پاس چلی گئی۔ اس قبیلہ نے حرم شریف کی انتہائی بے ادبی کی۔ مکہ مکرمہ کے سکان اور کعبۃ اللہ کے زائرین پر ظلم و ستم ڈھانے شروع کر دیئے۔ لوگ جو تحائف کعبہ معظمہ کے لئے بھیجتے ان پر بھی یہ قابض ہو جاتے۔

عرب کے قبائل اس قبیلہ کو نیست و نابود کرنے کے لیئے جمع ہوئے۔ جرہم میں تمام قبائل کے ساتھ جنگ کی طاقت نہیں تھی۔ اس لئے انہوں نے راہ فرار اختیار کی اور یمن کی طرف بھاگ گئے اور جاتے وقت ''غزال الکعبہ'' یعنی سنہری ہرن جو اسفندیار فارسی نے کعبۃ اللہ کے لیئے ہدیہ کیا تھا اور حجر اسود اور کچھ اسلحہ جو خانہ کعبہ میں تھا۔ چاہ زمزم میں ڈال کر اوپر مٹی ڈال دی اور زمین ہموار کر دی۔ اس طرح چاہ زمزم ناپدید ہو گیا اس طرح پانچ صد سال چاہ زمزم پوشیدہ رہا۔

جب حکومت مکہ کی نوبت حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ تک پہنچی اور مشیت ایزدی نے زمزم کا ظہور چاہا تو خواب میں حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالی کو حکم ہوا کہ چاہ زمزم کھودیں اور مقام زمزم کی علامات بھی خواب میں آپ کو بتا دی گئیں۔ جناب عبد المطلب نے جب کنواں کھودنا چاہا تو قریش مانع ہوئے اس لئے کہ موضع زمزم پر ان کے دوبت اساف اور نائلہ تھے۔ اور قریش یہ نہیں چاہتے تھے کہ ان دونوں کے درمیان کنواں کھود کر فاصلہ کر دیا جائے۔ اس وقت حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے صرف ایک صاجزادے حارث تھے۔ آپ قریش پر غالب رہے اور زمزم کا کنواں کھودنے میں مشغول ہوگئے۔ ابھی زمین کا کچھ ہی حصہ کھودا تو اسلحہ اور غزال الکعبہ نمودار ہوگئے۔ اس سے آپ کی عزت اور فخر میں اضافہ ہوا۔

آپ نے نذر مانی کہ اگر اللہ تعالی نے مجھے دس بیٹے عنایت فرمائے اور وہ سب جوان ہو کر میرے معاون ہوئے تو ان میں سے ایک بیٹے کی میں قربانی کروں گا۔ اللہ تعالی نے انہیں دس بیٹے عنائت فرمادیے۔ جن کے نام درج ذیل ہیں :

حارث، زبیر، حجل، ضرار، المقوم، ابولھب، عباس، حمزہ ابو طالب، عبد اللہ

ان بیٹوں سے اللہ تعالی نے عبد المطلب کی آنکھیں ٹھنڈی کیں۔ ایک رات جناب عبد المطلب کعبہ معظمہ کے پاس سوئے۔ خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کہ عبد المطلب اس بیت (کعبہ معظمہ) کے رب کے لیئے جو نذر مانی تھی وہ پوری کیجیئے۔ عبد المطلب گھبرائے ہوئے اُٹھے اور حکم دیا کہ فوراً ایک مینڈا ذبح کر کے فقراء و مساکین کو کھلا دیا جائے۔ چنانچہ ایسے ہی کیا گیا۔

پھر اگلی رات سوئے تو خواب میں دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ اس سے بڑی قربانی کیجئے۔ بیدار ہو کر گائے کی قربانی کی اور گوشت مساکین کو کھلایا۔

پھر اگلی رات سوئے خواب میں ندا آئی کہ اس سے بڑی قربانی کیجئے۔ عید ار ہو کر اونٹ قربان کیا اور مساکین کو کھلا دیا۔

پھر سوئے تو خواب میں ندا ہوئی کہ اس بڑی چیز کی قربانی کیجئے۔ فرمایا۔ اس سے بڑی کیا چیز ہے؟ ندا دینے والے نے کہا کہ ایک بیٹے کی قربانی کیجئے۔ جس کی آپ نے نذر مانی تھی۔

یہ سن کر آپ غمگین ہوئے اور اپنے تمام بیٹوں کو جمع کیا اور انہیں وفاء نذر کی دعوت دی۔ سب نے کہا ہم آپ کی اطاعت کریں گے۔ آپ ہم میں سے جس کو چاہیں ذبح کر دیں۔ آپ نے فرمایا کہ قرعہ اندازی کر لو۔

قرعہ اندازی کی گئی تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا نام نکلا جو حضرت عبد المطلب کے محبوب ترین بیٹے تھے۔ قرعہ نکلنے کے بعد حضرت عبد المطلب نے اپنے بیٹے عبد اللہ کا ہاتھ پکڑا۔ چھری لی اور ذبح کے لیئے چل دیئے۔ جب ذبح کرنا چاہا تو سادات قریش جمع ہو کر آگئے اور عبد المطلب سے کہنے لگے، آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ میں نے اللہ کے لئے نذر مانی تھی وہ پوری کرنا چاہتا ہوں۔

سرداران قریش کہنے لگے ہم آپ کو ایسا نہ کرنے دیں گے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے حضور عذر کر کے سبکدوش ہو جائیں۔ اگر آپ ایسا کر بیٹھے تو ہمیشہ کے لئے بیٹا ذبح کرنے کی رسم جاری و ساری ہو جائے گی۔ سادات قریش نے جناب عبد المطلب سے کہا۔ چلیئے فلاں کاہنہ کے پاس چلیں جس کا نام قطبہ ہے (بعض نے کہا کہ اس کا نام سجاح تھا) شاید وہ آپ کو ایسی بات بتائے جس میں آپ کے لئے کشادگی ہو۔

یہ سب لوگ کاہنہ کے پاس پہنچے اور حضرت عبد المطلب نے اسے تمام واقعہ بتایا۔ اس کاہنہ نے کہا تم میں خون بہا کتنا ہوتا ہے؟ کہا گیا دس اونٹ۔ اس کاہنہ نے کہا۔ آپ سب لوگ واپس چلے جائیں اور دس اونٹ اور عبد اللہ کے

درمیان قرعہ اندازی کریں۔ اگر قرعہ اندازی عبداللہ کے نام آئے تو دس اونٹ بڑھا کر پھر قرعہ اندازی کریں۔ جب تک قرعہ عبداللہ کے نام نکلتا رہے تو دس اونٹ بڑھاتے جائیں اور قرعہ اندازی کرتے جائیں یہاں تک اونٹوں کے نام قرعہ نکلے۔ جب ایسا ہو جائے تو ان اونٹوں کو عبداللہ کی جائے ذبح کر دیا جائے تو وہ قربانی گویا عبداللہ کی قربانی ہوئی۔ ایسا کرنے سے رب کی رضا اور عبداللہ کی نجات حاصل ہو جائے گی۔

چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ قرعہ عبداللہ کے نام نکلتا رہا اور دس دس اونٹ بڑھاتے چلے گئے یہاں تک کہ جب اونٹ سو تک پہنچے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی جائے قرعہ اونٹوں کے نام نکلا تو سو اونٹوں کی قربانی کر دی گئی۔ یہ قربانی اونٹوں کی نہیں بلکہ حضرت عبداللہ، رسول اللہ ﷺ کے والد ماجد کی قرار پائی۔ اسی لیئے حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے:

"انا ابن الذبیحین" (المواھب اللدنیہ مدارج النبوت جلد دوم)

ترجمہ: میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں۔
یعنی حضرت اسماعیل اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا

غیبی مدد:

ایک دن حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ شکار کے لیئے تشریف لے گئے۔ یہود کی ایک بڑی جماعت جو مسلح تھی جناب عبداللہ کو قتل کرنے کے لیئے شام کی جانب سے نمودار ہوئی۔ وھب بن مناف حضرت آمنہ رضی اللہ عنہ کے والد بھی اسی صحراء میں تھے۔ غیب سے ایک جماعت، جو گھوڑوں پر سوار تھی، ظاہر ہوئی اور یہود کو مار بھگایا۔ وھب بن مناف یہ حال مشاہدہ کرنے کے بعد گھر آئے اور بیوی سے کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی بیٹی آمنہ کا عبداللہ بن عبدالمطلب سے نکاح کر دوں۔

پھر بعض احباب کے واسطہ سے یہ پیغام جناب عبدالمطلب کو دیا۔ جناب عبدالمطلب کی بھی یہ خواہش تھی کہ کسی ایسی عورت کے ساتھ جو حسب و نسب اور عفت اور شرافت میں دیگر عورتوں سے ممتاز ہو عبداللہ کا نکاح کر دیا جائے۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا صفات مذکورہ سے متصف تھیں اس لئے ان کے والد کی درخواست کو قبول کرتے ہوئے ان کا نکاح حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کر دیا

(مدارج النبوت جلد دوم)

﴿نسب شریف﴾

وفی الدلائل لابی نعیم عن عائشة عنه ﷺ عن جبرئیل قال قلبت مشارق الارض و مغاوبها فلم ار رجلا افضل من محمد ﷺ ولم ارمن بنی اب افضل من بنی هاشم و کذا اخرجه الطبرانی فی الاوسط قال الحافظ ابن الحجر لوائع الصحة لائحة علی صفحات هذا المتن (المواهب اللدنیه)

ترجمہ: دلائل ابو نعیم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ سے نقل فرماتی ہیں اور حضور علیہ السلام جبرئیل سے حکایت فرماتے ہیں۔ جبرئیل کہتے ہیں کہ میں تمام مشرق و مغرب میں پھرا تو میں نے کوئی شخص محمد ﷺ سے افضل نہیں دیکھا اور نہ خاندان بنی ہاشم سے افضل دیکھا۔ اسی طرح طبرانی نے اوسط میں بیان کیا ہے۔ شیخ الاسلام حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ آثار صحت کے اس حدیث پر نمایاں ہیں۔

جبرئیل علیہ السلام کے اس قول کا منظوم ترجمہ یوں کیا گیا ہے:

آفاقها گردیده ام
مهر بتان ورزیده ام
بسیار خوبان دیده ام
لیکن تو چیزے دیگری

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رحمہ اللہ تعالیٰ نے قول جبرئیل کی ترجمانی یوں فرمائی ہے ۔

یہی بولے سدرہ والے چمن جہاں کے تھالے

سبھی میں نے چھان ڈالے ترے پایہ کا نہ پایا

تجھے یک نے یک بنایا

ترمذی میں بروایت حضرت عباس رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ :

میں محمد ہوں عبد اللہ کا بیٹا اور عبد المطلب کا پوتا۔ اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے اچھے گروہ میں کیا یعنی انسان بنایا۔ انسان میں دو فرقے پیدا کئے۔ عرب و عجم۔ مجھے اچھے فرقے یعنی عرب میں کیا۔ پھر عرب میں کئی قبیلے بنائے اور مجھ کو سب سے افضل قبیلے میں پیدا کیا۔ یعنی قریش۔ قریش میں کئی خاندان بنائے اور مجھ کو سب سے بہتر خاندان میں پیدا فرمایا یعنی بنی ہاشم۔ پس میں ذاتی طور پر بھی سب سے افضل و اعلیٰ ہوں اور خاندان میں بھی سب سے اعلیٰ ہوں۔

عن و اثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ان اللہ اصطفیٰ قریشا من کنانہ و اصطفیٰ من قریش بنی ھاشم و اصطفانی من بنی ھاشم (انسان العیون جلد اول)

ترجمہ : واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے کنانہ سے قریش کو چنا اور قریش سے بنی ہاشم کو برگزیدہ فرمایا اور بنی ہاشم سے مجھے چن لیا۔

ما افترق فرقتان منذ خلق اللہ آدم الا کنت فی خیرھما

(الخصائص الکبریٰ جلد اول)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ آپ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ عربوں میں افضل مضر ہیں اور مضر میں بہتر بنو عبد مناف ہیں اور بنو عبد مناف میں افضل بنی ہاشم ہیں اور بنو ہاشم میں افضل بنو عبدالمطلب ہیں۔ اللہ کی قسم تخلیق آدم کے بعد جب بھی دو گروہ ہوئے تو میں ان دو گروہوں میں سے افضل گروہ میں تھا۔

احادیث شریفہ کی روشنی میں خاندان نبوت کی افضلیت کا بیان ہوا اور حق یہ ہے کہ حضور نبی کرم ﷺ سے جس کسی کو ادنیٰ سی محبت و نسبت ہے۔ اس کی فضیلت اندازے اور قیاس سے زیادہ ہے۔ اس آقائے نامدار سرکار دولت مدار ﷺ کے ساتھ اتنی نسبت کہ کوئی شخص عرب میں سکونت رکھتا ہو اس درجہ کی ہے۔ کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے :

من غش العرب لم یدخل فی شفاعتی ولم تنلہ مودتی (ترمذی)

ترجمہ : کہ جس نے عربوں سے بغض رکھا، میری شفاعت میں داخل نہ ہو گا اور اس کو میری محبت میسر نہ آئے گی۔

عن سلمان قال قال رسول اللہ ﷺ لاتبغضنی فتفارق دینک قلت یا رسول اللہ ﷺ کیف ابغضک و بک ھدانا اللہ قال "تبغض العرب فتبغضنی (ترمذی)

ترجمہ : حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا :

مجھ سے دشمنی نہ رکھ تو اپنے دین سے جدا ہو جائے گا۔ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول میں آپ سے کیونکر دشمنی کر سکتا ہوں۔ حالانکہ آپ کی بدولت

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت دی ہے۔آپ نے فرمایا' عرب کو دشمن رکھے گا تو دشمن رکھے گا مجھ کو۔

عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ احبوا العرب لثلث لانی عربی و القرآن عربی و کلام اهل الجنة عربی (بیهقی۔ مشکوۃ)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔آپ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اہل عرب کو تین وجہ سے دوست رکھو۔ ایک تو اس لیئے کہ میں عربی ہوں۔ دوسرا یہ کہ قرآن عربی ہے۔ تیسرا اس لئے کہ اہل جنت کی زبان بھی عربی ہے۔

عن ابن عمر رضی الله عنهما قال قال رسول الله ﷺ من احب العرب فبحبی احبهم و من ابغض العرب فبغضی اغضبهم (انسان العیون)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

جو اہل عرب سے محبت رکھتا ہے وہ میری محبت کے سبب انہیں محبوب رکھتا ہے۔ جو اہل عرب کو دشمن رکھتا ہے وہ میری دشمنی کے سبب ان سے عداوت رکھتا ہے۔

عن علی رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ لایبغض العرب الامنافق (سیرت حلبیه)

ترجمہ : حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اہل عرب سے صرف منافق ہی دشمنی رکھے گا۔

ایک اور حدیث شریف میں ارشاد فرمایا :

جو میری عزت اور انصار اور اہل عرب کا حق نہ پہچانے وہ تین سبب میں سے

ایک کی وجہ سے ہے:

۱۔ یا تو منافق ہے ۲۔ یا ولد الزنا ۳۔ یا حیض کا نطفہ ہے (رواہ الدیلمی)

یا ساکنی اکناف طیبۃ کلکم
الی القلب من اجل الحبیب حبیب

صرف اتنی نسبت کہ ایک شخص عرب کا باشندہ ہو اس کو اس مقام پر پہنچا دیتی ہے کہ اس کی محبت واجب اور اس سے دشمنی حضور علیہ السلام کی شفاعت و محبت سے محروم کر دیتی ہے۔ تو خاندان نبوت کے وہ پاکیزہ نفوس جن کو حضور علیہ السلام کی بارگاہ عالی میں قرب و نزدیکی اور اختصاص حاصل ہے ان کے مراتب کیسے بلند و بالا ہوں گے؟ اس سے آپ خاندانِ نبوت کے فضائل و مراتب کا اندازہ کیجئے۔

وھب والد مادر رسول اللہ ﷺ کی ایک پھوپھی تھی جس کا نام سودۃ تھا اور یہ کہانت میں ماہر تھی۔ اس نے ایک دفعہ بنی زھرۃ سے کہا کہ تم میں ایک لڑکی پیدا ہو گی جو نذیرہ ہو گی یا اس کے ہاں ولد پیدا ہو گا جو نذیر ہو گا۔ لہٰذا اپنی بچیوں کو مجھے دکھاؤ۔ بنو زھرۃ قبیلہ نے اپنی بیٹیاں اسے پیش کیں۔ کچھ لڑکیوں کے متعلق اس نے پیشن گوئی کی جو بعد میں درست ثابت ہوئی۔ جب جناب آمنہ رضی اللہ عنہا کو اس نے دیکھا تو کہا:

ھذہ النذیرۃ او تلد نذیرا لہ شان و برھان منیر

ترجمہ: یہ نذیرہ ہے یا اس کے ہاں نذیر پیدا ہو گا۔ جس کی بڑی شان ہو گی اور اس کے لئے روشن برہان ہو گی۔

علامہ علی بن برہان الدین حلبی اس روایت کے ذکر کے بعد ارشاد فرماتے ہیں۔

اسی واقعہ کی وجہ سے جناب عبدالمطلب نے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا انتخاب حضرت عبداللہ کے لئے فرمایا۔ (انسان العیون جلد اول)

حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے وقت حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ قریش میں آپ سب سے حسین و جمیل تھے اور رسول اللہ ﷺ کا نور آپ کی پیشانی سے چمکتے ہوئے ستارا کی طرح دکھلائی دیتا تھا۔

(انسان العیون جلد اول)

لما تزوج آمنة لم یبق امرأة من قریش و بنی مخزوم و عبد شمس و عبد مناف الامرضت ای اسفا علی عدم تزوجها به (انسان العیون جلد اول)

ترجمہ : جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا عقد نکاح جناب آمنہ سے ہوا تو قریش اور بنی مخزوم و عبد شمس و عبد مناف کی عورتیں اس افسوس سے بیمار پڑ گئیں کہ ان کا نکاح حضرت عبداللہ سے نہیں ہو سکا۔
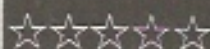
مدت حمل میں عجائبات کا ظہور

المواھب اللدنیہ میں ہے جب اللہ تعالیٰ نے یکم رجب جمعہ کی رات کو بطن آمنہ رضی اللہ عنہا میں حضور نبی کریم ﷺ کی تخلیق کا ارادہ فرمایا تو خازن جنت رضوان کو حکم دیا کہ جنت الفردوس کے دروازے کھول دیں اور آسمانوں اور زمینوں میں ندا کی گئی کہ نبی ہادی کا نور مخزون آج شکم آمنہ میں جلوہ گر ہوگا اور آپ لوگوں کی طرف بشیر و نذیر ہو کر نکلیں گے۔ (المواھب اللدنیہ جلد اول)

و فی روایة کعب الاحبار انه نوری تلك اللیلة فی السماء و صفاحها والارض و بقاعها ان النور المكنون الذی منه رسول الله ﷺ فی بطن امه فیا طوبی لها ثم یا طوبی و اصبحت یو مئذ اصنام الدنیا منكوسة و كانت قریش فی جدب شدید وضیق عظیم فا حضرت الارض و حملت الاشجار واتاهم الرفد من كل جانب فسمیت تلك السنة التی حمل فیها بر سول الله ﷺ سنة الفتح و الا بتهاج (المواهب اللدنیه جلد اول)

ترجمہ : اور کعب اخبار کی روایت میں ہے۔ جس رات رسول اللہ ﷺ کا نور شکم مادر میں منتقل ہوا آسمانوں اور ان کی اطراف زمین اور اس کے جزائر میں ندا کی گئی کہ بیشک نور مخفی جس سے رسول اللہ ﷺ کے جسد اقدس کی بنا ہوگی۔ بطن مادر میں منتقل ہو گیا ہے۔ پس مادر رسول اللہ ﷺ کے لیئے جنت پھر ان کے لئے جنت اس دن دنیا کے بت سر کے بل گر پڑے اور قریش شدید قحط اور بڑی تنگی میں تھے تو جب حضور شکم مادر میں تشریف لائے تو زمین سرسبز ہو گئی اور درخت بارآور ہوئے اور قریش کو ہر جانب سے خیر کثیر پہنچنے لگی۔ رسول اللہ ﷺ کے شکم مادر میں جلوہ افروز ہونے کے سال کا نام "سنة الفتح والا بتهاج" رکھا گیا۔ یعنی کشادگی اور خوشی کا سال۔

عن ابن عباس رضی الله عنهما قال كان من دلالة حمل آمنة برسول الله ﷺ ان كل دابة لقریش نطقت تلك اللیلة وقالت حمل بر سول الله ﷺ و

رب الكعبة هوا مام الدنيا و سراج اهلها و لم يبق سرير الملك من ملوك الدنيا الا اصبح منكو سا و فرت و حوش المشرق الى وحوش المغرب بالبشارات و كذلك اهل البحار يبشر بعضهم بعضا وله فى كل شهر من شهور حمله ندا فى الارض وندا فى السماء ان ابشروا فقدآن ان يظهر ابو القاسم ﷺ ميمونا مباركا (دلائل النبوت الموهب اللدنيه جلد اول)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے رحم مادر میں تشریف فرما ہونے کے دلائل میں سے یہ بھی ہے کہ قریش کے ہر چارپایہ نے حمل کی رات نطق کیا اور کہا کہ رب کعبہ کی قسم رسول اللہ ﷺ رحم مادر میں جلوہ افروز ہوئے۔ وہ دنیا والوں کے لئے مقتداء اور چراغ ہیں اور دنیا کے ہر بادشاہ کا تخت منکوس ہو گیا اور مشرق کے حیوانات مغرب کے حیوانات کو بشارت دینے گئے۔ ایسے ہی دریاؤں میں رہنے والے بعض بعض کو خوشخبریاں سناتے، حضور علیہ السلام کے رحم مادر میں جلوہ افروز ہوئے کے دوران ہر ماہ آسمان و زمین میں یہ ندا ہوتی کہ تمہیں بشارت ہو۔ ابو القاسم مبارک میموں ﷺ کے ظہور کا وقت قریب ہے۔

اخرج احمد و البزار و الطبرانى والحاكم و البيهقى عن العرباض بن سارية ان رسول الله ﷺ قال انى عبدالله و خاتم النبيين و ان ادم لمنجدل فى طينته و ساخبر كم عن ذلك انا دعوة ابى ابراهم و بشارة عيسىٰ و رويا امى التى .أت وكذلك امهات الانبياء يرين و ان ام رسول الله ﷺ رأت حين و ضعته نوراً اضائت له قصو را الشام قال الحافظ صححه ابن حبان والحاكم وله طرق كثيرة الىٰ هذا اشار العباس بن عبدالمطلب فى شعره حيث قال۔

وانت لما ولدت اشرقت الارض
ورضاءت بنورك الافق

فنحن فى ذلك الضياء والنور
وسبيل الرشاد نخترق

(ماثبت من السنة)

ترجمہ: امام احمد، بزار، طبرانی، حاکم اور بیہقی حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے حدیث لائے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میں اللہ کا بندہ۔ نبیوں کا ختم کرنے والا تھا۔ جب کہ حضرت آدم ابھی اپنے خمیر میں تھے اور بہت جلد تمہیں اس کی خبر دوں گا۔ میں اپنے والد حضرت ابراہیم کی دعا اور حضرت عیسیٰ کی بشارت اور اپنی والدہ ماجدہ کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے دیکھا۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام کی مائیں دیکھا کرتی ہیں۔ بیشک رسول اللہ ﷺ کی والدہ نے بوقت ولادت ایک ایسے نور کو دیکھا جس سے شام کے محل انہیں نظر آگئے۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو ابن حبان اور حاکم نے صحیح بتایا ہے۔ اور اس کی اور بھی بہت سی سندیں ہیں اور اسی کی طرف حضرت عباس بن عبد المطلب نے اپنے شعر میں اشارہ کیا ہے چنانچہ فرماتے ہیں۔

آپ جب پیدا ہوئے تو زمین روشن ہو گئی اور آپ کے نور سے آسماں کے کنارے چمکنے لگے تو ہم اسی روشنی اور نور میں ہدایت کا راستہ چلتے ہیں

عن ابی زکریا یحییٰ بن عائذ بقی ﷺ فی بطن امه تسعة اشهر کملا لا تشکو وجعا ولا مغصا ولا ریحا ولا ما یعرض لذوات الحمل من النساء وکانت تقول والله مارائیت من حمل هوا خف منه ولا اعظم درجة منه

(المواهب الدنیه ماثبت من السنة)

ترجمہ: ابو زکریا بن عائذ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی والدہ ماجدہ کے شکم میں کامل نو مہینے رہے۔ نہ تو ان کو درد مروڑ اور ریح کی شکایت ہوئی اور نہ ان عوارضات کی جو حاملہ عورتوں کو ہوتی ہے اور فرمایا کرتیں میں نے کوئی حمل نہ تو اس سے زیادہ ہلکا دیکھا اور نہ اس سے زیادہ عظیم کرامت والا۔

مدارج النبوت میں ہے!

و نیز گفته آمنه که محمد در شکم من بود که دیدم در واقعه که

نوری ازمن جد آنگشت کہ جملہ عالم بآن
نور منور گشت و دیدم کو شکہاے بصری
(مدارج النبوت جلد دوم)

ترجمہ : حضرت آمنہ مادر رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جب محمد ﷺ میرے شکم میں تھے میں نے فی الواقعہ دیکھا کہ مجھ سے ایک نور جدا ہوا جس سے تمام جہاں منور ہو گیا اور میں نے بصریٰ کے محلات دیکھ لئے۔

حضرت عبداللہؓ کی وفات

رسول اللہ ﷺ ابھی شکم مادر ہی میں تھے کہ جناب عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا۔ وصال کے وقت آپ کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ آپ کا وصال مدینہ منورہ میں ہوا۔ مقام تابعۃ یا ابواء میں مدفون ہوئے۔ آپ کی وفات پر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے مرثیہ میں یہ اشعار کہے ۔

عفا جانب البطحاء من ال هاشم
وجاور لحداخار جا فی الغماغم

ترجمہ : وادی بطحا آل ہاشم سے خالی ہو گئی۔ انہوں نے کفن پوش ہو کر اپنی آل سے دور لحد میں سکونت اختیار کر لی۔

دعته المنا یا دعوة فاجابها
وما ترکت فی الناس مثل ابن هاشم

ترجمہ : انہیں موت نے بلایا جسے انہوں نے مان لیا۔ ان کی موت نے ان جیسا کوئی فرزند لوگوں میں نہیں چھوڑا۔

عشية راحو يحملون سريره
تعاوره اصحابه فی التزاحم

ترجمہ : جس شام کو لوگ ان کا جنازہ لے کے چلے تو ہجوم کی وجہ سے ان کے ساتھیوں کا چلنا مشکل ہو گیا۔

فان تك غالته المنون و ريبها
فقد كان معطاء و كثيرا لتراحم

ترجمہ: اگرچہ موت اور اس کے اسباب نے انہیں ہم سے چھین لیا ہے۔ لیکن ان کی موت پر سب غمگین ہیں۔ اس لیئے کہ وہ بہت زیادہ سخی اور بہت نرم دل تھے۔ (المواھب اللدنیہ)

حضرت عبداللہ کے انتقال پر فرشتوں کی رب کے حضور عرض

رسول اللہ ﷺ کے والد ماجد کے انتقال پر فرشتوں نے رب کے حضور عرض کیا

صارنبیك بلا اب فبقی من غیر حافظ و مرب فقال الله انا ولیه و حافظه و حامیه و ربه و عونه و رازقه و کافیه فصلوا علیه و تبرکوا باسمه

(زرقانی جلد اول)

ترجمہ: ای رب آپ کے نبی یتیم ہو گئے ہیں۔ اب ان کا کوئی حافظ و مربی نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میں ان کا محافظ' ولی' مربی' مددگار' رازق و کفایت کرنے والا ہوں۔ ان پر درود بھیجو اور ان کے اسم گرامی سے برکت حاصل کرو۔

رسول اللہ ﷺ کے یتیم ہونے میں حکمت:

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ حضور علیہ السلام کے یتیم ہونے میں کیا حکمت ہے: تو آپ نے فرمایا:

لئلا یکون علیه حق لمخلوق

تاکہ کسی مخلوق کا آپ پر کوئی احسان اور حق نہ ہو۔

رہا یہ سوال کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا آپ کی ولادت کے بعد زندہ رہیں تو ان کا

حق پرورش آپ پر ثابت ہو گیا۔ تو علامہ زرقانی نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ

تعلق الحقوق انما هو بعد البلوغ

کہ حقوق کا تعلق انسان سے بعد از بلوغ ہوتا ہے۔ آپ ﷺ کے سن بلوغ کو پہنچنے سے قبل ہی حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا تھا۔ لہذا ان کے حقوق بھی ثابت نہ ہوئے۔

در یکتا :

حضور علیہ السلام اپنے والدین کے در یکتا ہیں۔ آپ ﷺ کے سواء ان کی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

علامہ حلبی ارقام فرماتے ہیں :

وفی الخصائص الصغرىٰ للجلال السیوطی و لم یلد ابواہ غیرہ ﷺ (سیرت حلبیہ)

علامہ جلال الدین السیوطی کی الخصائص الصغریٰ میں ہے کہ......

حضور علیہ السلام کے والدین ماجدین کی آپ کے سواء کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

لامہ حلبی مزید ارقام فرماتے ہیں :

قال الواقدی المعروف عندنا و عند اهل العلم ان آمنة و عبدالله لم یلدا غیر رسول الله ﷺ و نقل سبط ابن جوزی ان عبدالله لم یتزوج قط غیر آمنة ولم تتزوج آمنة قط غیره (انسان العیون)

ترجمہ : واقدی نے کہا ہے کہ علماء میں یہ معروف و مشہور ہے کہ حضرت آمنہ و حضرت عبداللہ رضی اللہ عنھا کی رسول اللہ ﷺ کے سواء کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ محدث ابن جوزی کے نواسے ناقل ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت آمنہ کے سواء کسی خاتون سے نکاح نہیں کیا اور نہ ہی حضرت آمنہ کی شادی حضرت عبداللہ کے سواء کسی اور سے ہوئی۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ایک لونڈی ام ایمن پانچ اونٹ اور بکریوں کا ایک ریوڑ ترکہ میں چھوڑا۔ ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حضرت ایمن کو آزاد فرما دیا تھا۔

حضرت ام ایمن کا اسم گرامی برکۃ ہے اور ام ایمن کنیت ہے رسول اللہ ﷺ آپ کی بھی تربیت میں رہے ہیں اور آپ اجلہ صحابیات سے ہیں۔

سیرت حلبیہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے پانی نوش فرمایا۔ ام ایمن بھی اس وقت حاضر تھیں۔ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ مجھے بھی پانی پلا دیں۔ میں نے ام ایمن سے کہا۔ کیا آپ حضور علیہ السلام سے پانی طلب کرتی ہیں؟ تو ام ایمن نے کہا۔ "ماخدمته اکثر" میری خدمات حضور علیہ السلام کے لیئے اس سے بہت زیادہ ہیں۔

حضور علیہ السلام نے یہ سن کر فرمایا......

"صدقت فسقاها" ام ایمن نے سچ کہا۔

پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے ام ایمن کو پانی عطا فرمایا۔ (سیرت حلبیہ جلد اول)

ام ایمن کے لیئے آسمان سے پانی کا ڈول اترا:

یہی ام ایمن رضی اللہ عنہا شدید موسم گرما میں جب مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرما رہی تھیں تو سفر ہجرت میں سخت پیاس محسوس کی۔ کوئی اور ساتھ نہیں تھا۔ آسمان سے ایک سفید رسی سے باندھا ہوا پانی کا ڈول ان کے لئے اترا۔ ام ایمن نے اس سے سیر ہو کر پانی پیا۔ اس کے بعد زندگی بھر انہیں پیاس نہ لگی سخت گرمی میں روزے رکھا کرتیں لیکن پیاس نہیں محسوس ہوتی تھی۔ (سیرت حلبیہ جلد اول)

تاریخ ولادت

رسول اللہ ﷺ کی تاریخ ولادت میں اختلاف ہے

علامہ حلبی رقم طراز ہیں :

وقد وقع الاختلاف فی وقت ولادته ﷺ ای هل كان ليلا اونهارا وعلى الثانى فی ای وقت من ذلك النهار و فی شهره و فی عامته (سیرۃ حلبیہ جلد اول)

ترجمہ : رسول اللہ ﷺ کی ولادت کے وقت میں اختلاف ہے کہ آپ کی ولادت رات کو ہوئی یا دن کو۔ اگر دن کو ہوئی تو دن کے کون سے حصہ میں ہوئی۔ مہینہ اور سال میں بھی اختلاف ہے۔ یہاں راجح اور محققین علماء کے ارشادات ہدیہ ناظرین کئے جائیں گے۔

۱۔ علامہ ابن خلدون تاریخ ابن خلدون میں فرماتے ہیں :

ولد رسول الله ﷺ عام الفيل لاثنتى عشرة ليلة خلت من ربيع الاول۔

ترجمہ : رسول اللہ ﷺ کی ولادت عام الفیل میں بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔

۲۔ علامہ ابن ہشام رقم طراز ہیں :

ولد رسول الله ﷺ يوم الاثنين لاثنتى عشرة ليلة خلت من شهر ربيع الاول عام الفيل

(السيرة النبوية لابن هشام جلد اول)

ترجمہ : رسول اللہ ﷺ کی ولادت پیر کے دن بارہ ربیع الاول کو عام الفیل میں ہوئی۔

۳۔ علامہ ابن جریر طبری ارقام فرماتے ہیں :

ولد رسول الله ﷺ يوم الاثنين عام الفيل لاثنتى عشرة ليله من شهر ربيع الاول

(تاريخ طبری جلد اول)

ترجمہ : رسول اللہ ﷺ کی ولادت پیر کے دن عام الفیل میں بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔

۴۔ محدث ابن جوزی فرماتے ہیں :

ولد رسول الله ﷺ يوم الاثنين لعشر خلون من ربيع الاول عام الفيل وقيل لليلتين خلتا منه قال ابن اسحٰق ولد رسول الله ﷺ يوم الاثنين لا ثنتى عشرة ليلة مضت من شهر ربيع الاول (الوفاء لابن جوزی)

ترجمہ : رسول اللہ ﷺ کی ولادت مبارکہ پیر کے دن دس ربیع الاول کو عام الفیل میں ہوئی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دو ربیع الاول تھی۔ ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ حضور علیہ السلام کی ولادت بروز پیر بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔

۵۔ ابو الفتح محمد بن محمد بن عبداللہ الاندلسی "عیون الاثر" میں فرماتے ہیں :

ولد سيدنا و نبينا محمد رسول الله ﷺ يوم الاثنين لاثنتى عشره مضت من شهر ربيع الاول عام الفيل:

ترجمہ : ہمارے سردار اور ہمارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ پیر کے دن بارہ ربیع الاول کو عام الفیل میں پیدا ہوئے۔

۶۔ شیخ شیوخ علماء ہند مولانا عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں :

و قيل لاثنى عشر وهوالمشهور و عليه عمل اهل مكة فى زيارتهم موضع مولده ﷺ فى هذه الوقت (ماثبت من السنة)

ترجمہ : اور ایک قول یہ ہے کہ بارہ ربیع الاول کو آپ کی ولادت ہوئی۔ یہی مشہور ہے اور اسی پر اہل مکہ کا عمل ہے اور اسی تاریخ کو وہ حضور علیہ السلام کی جائے ولادت کی زیارت کرتے ہیں۔

یہی شیخ محقق "مدارج النبوت جلد دوم" میں ارشاد فرماتے ہیں :

بدانکه جمهور اهل سیر و تواریخ بر آنند که تولدان حضرت ﷺ درعام الفیل بودبعد از چهل روز یا پنجاه و پنج روز و این قول اصح اقوال است و مشهور آن است که در ربیع الاول بود و بعضے

علماء دعویٰ اتفاق بریں قول نموده دواز دہم ربیع الاول بود و بعضے گفته اند که بدو شبے که گذشته بودند ازوے و بعضی ہشت شبے که گذشته بود و اختیار بسیارے از علمائے براینست و نزد بعضے ده نیز آمده و قول اول اشہر و اکثر است و عمل اہل مکه بریں است و زیارت کردن ایشان موضع ولادت شریف را د ریں شب و خواندن مولود وآنچه از آداب و اوضاع انست درشب دواز دہم و در روز دوشنبه بوده

(مدارج النبوت جلد دوم)

ترجمہ : جان تو کہ حضور علیہ السلام کی ولادت عام الفیل میں واقعہ اصحاب فیل کے چالیس یا پچپن روز بعد ہوئی۔ یہ قول تمام اقوال سے اصح ہے اور مشہور ہے کہ ماہ ربیع الاول تھا اور بعض علماء نے بارہ ربیع الاول ہونے پر اتفاق کا دعویٰ کیا ہے اور بعض نے دو ربیع الاول کا قول کیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ربیع الاول کی آٹھ تاریخ تھی۔ بہت سے علماء اس کے قائل ہیں۔ بعض نے دس کا قول بھی کیا ہے اور قول اول (بارہ ربیع الاول) اشہر اور اکثر علماء کا قول ہے۔ اور اہل مکہ مکرمہ بارہ ربیع الاول کو جائے ولادت شریفہ کی زیارت اور محفل میلاد اور اس کے آداب بجالاتے ہیں۔ اور ولادت پیر کے دن ہوئی۔

۷۔ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی فرماتے ہیں :

شرع مطہر میں مشہور بین الجمہور ہونے کے لئے وقعت عظیم ہے اور مشہور عندالجمہور بارہ ربیع الاول ہے اور علم ہیئات و زیجات کے حساب سے روز ولادت شریف آٹھ ربیع الاول ہے۔ کما حققناہ فی فتاوانا یہ جو شبلی وغیرہ نے نو ربیع الاول لکھی کسی حساب سے صحیح نہیں۔ تعامل مسلمین حرمین شریفین و مصر و شام بلاد اسلام و ہندوستان میں بارہ ہی پر ہے اور اس پر عمل کیا جائے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد نہم مطبوعہ کراچی)

وقتِ ولادت

علامہ قسطلانی ''المواہب اللدنیہ'' میں ارقام فرماتے ہیں:

قیل کان مولدہ علیہ السلام عند طلوع الغفر و ھو ثلاثۃ انجم صغار ینز لھا القمر وھو مولد النبیین (المواہب اللدنیہ جلد اول)

ترجمہ: کہا گیا ہے کہ حضور علیہ السلام کی ولادت ''طلوع غفر'' کے وقت ہوئی اور ''غفر'' تین چھوٹے ستارے ہیں اور چاند کی منزل ہیں اور نبیوں کی پیدائش کا یہی وقت ہے۔

برکۃ المصطفیٰ فی الھند شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:

اکثر اخبار در وقت ولادت شریف بہ طلوع فجر آمدہ و در شب نیز آمدہ و ہمیں وقت طلوع فجر رابجہت قرب شب نیز میتواں اعتبار کرد (مدارج النبوت جلد اول)

ترجمہ: اکثر اخبار میں ولادت شریف کا وقت طلوع فجر آیا ہے اور رات کا ذکر بھی آیا اسی طلوع فجر کے وقت کو رات کے قریب ہونے کی وجہ سے شب بھی اعتبار کیا جا سکتا ہے۔

مذکورہ اعلام امت کے ارشادات سے ظاہر ہو گیا کہ حضور ﷺ کی ولادت شریف پیر کی رات بارہ ربیع الاول کو عام الفیل میں ہوئی۔

اسعد ساعات:

بعضی از منجمین مہرہ ایں فن ساعت مولود آنحضرت را اسعد ساعات داشتہ (مدارج النبوت جلد دوم)

ترجمہ: علم نجوم کے بعض ماہرین نے حضور علیہ السلام کی ولادت شریف کی ساعت کو تمام ساعات سے زیادہ سعادت مند قرار دیا ہے۔

مدارج النبوت کے حاشیہ میں مولانا امیر علی لکھتے ہیں :

ہمیں صحیح است۔

یعنی ساعت ولادت شریف کے اسعد ساعات کا قول ہی صحیح ہے۔

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند

اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

شبِ میلاد کی فضیلت

علامہ احمد الصاوی المالکی فرماتے ہیں :

واعلم ان افضل الليالى ليلة المولد ثم ليلة القدر ثم ليلة الاسراء فعرفة فالجمعة فنصف شعبان فالعيد و افضل الايام يوم عرفة ثم يو م نصف شعبان ثم الجمعة و الليل افضل من النهار (الصاوى على الجلالين جلد چهارم)

ترجمہ : جان تو! تمام راتوں سے افضل میلاد شریف کی رات ہے۔ پھر لیلۃ القدر، پھر لیلۃ المعراج، پھر عرفہ کی رات، پھر جمعہ کی رات، پھر شب قدر، پھر عید کی رات اور تمام ایام سے افضل یوم عرفہ، یعنی ذوالحجہ کی نو تاریخ کا دن ہے۔ پھر پندرہ شعبان کا دن، پھر جمعہ کا دن اور رات کو دن پر فضیلت ہے۔

علامہ آلوسی ارقام فرماتے ہیں :

نقل الطحطاوى عليه الرحمة فى حواشى الدرالمختار عن بعض الشافعية ان افضل الليا لى ليلة مولده عليه السلام ثم ليلة القدر ثم ليلة الاسراء و المعراج ثم ليلة عرفة ثم ليلة الجمعة ثم ليلة النصف من الشعبان ثم ليلة العيد۔

(روح المعانی جز ۳۰)

ترجمہ : امام طحطاوی نے حواشی درمختار میں بعض ائمہ شافعیہ سے نقل فرمایا کہ

تمام راتوں سے افضل حضور علیہ السلام کی ولادت شریف کی رات ہے۔ پھر لیلۃ القدر، پھر معراج شریف کی رات، پھر عرفہ کی رات، پھر جمعہ کی رات، پھر شب قدر، پھر عید کی رات۔

سلیمان بن عمر الشافعی الشہیر بالجمل رقم طراز ہیں:

قال الشیخ الرحمانی فی حاشیته علی التحریر افضل اللیالی لیلة المولد ثم لیلة القدر ثم لیلة الاسراء فعرفة فالجمعة فنصف شعبان فالعید

(جمل علی الجلالین جز رابع)

ترجمہ: شیخ رحمانی نے حاشیہ التحریر میں فرمایا ہے کہ تمام راتوں سے افضل میلاد شریف کی رات ہے۔ پھر لیلۃ القدر، پھر معراج کی رات، پھر عرفہ کی رات، پھر جمعہ کی رات، پھر شب قدر، پھر عید کی رات۔

شیخ شیوخ علماءِ ہند شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:

فتلك اللیلة افضل من لیلة القدر بلا شبهة لان لیلة المولد لیلة ظهور ﷺ و لیلة القدر معطاة له و ما شرف بظهور الذات المشرف من اجله اشرف مما شرف بسبب ما اعطاه ولان لیلة القدر شرف بنزول الملائکة فیها و لیلة المولود شرف بظهوره ﷺ ولان لیلة القدر وقع التفضل فیها علی امة محمد ﷺ و لیلة المولد الشریف وقع التفضل فیهاعلی سائر الموجودات فهو الذی بعثه الله رحمة اللعٰلمین و عمت به نعمته علی جمیع الخلائق من اهل السمٰوات والارضین۔

(ماثبت من السنة)

ترجمہ: شب میلاد شریف لیلۃ القدر سے بلاشبہ افضل ہے۔ اس لئے کہ میلاد کی رات خود حضور ﷺ کے ظہور کی رات ہے اور لیلۃ القدر حضور علیہ السلام کو عطاء فرمائی گئی ہے اور ظاہر ہے کہ جس رات کو ذات مقدسہ کے ظہور سے شرف ملا وہ اس رات سے ضرور افضل قرار پائے گی جو حضور علیہ السلام کو دیے جانے ﷺ سے شرف والی ہوئی۔

نیز لیلۃ القدر نزول ملائکہ کی وجہ سے مشرف ہوئی اور لیلۃ المیلاد حضور علیہ السلام کے ظہور مبارک سے شرف یاب ہوئی اور اس لئے بھی کہ لیلۃ القدر میں حضور علیہ السلام کی امت پر فضل واحسان ہے اور لیلۃ المیلاد میں تمام جہاں پر اللہ تعالیٰ نے فضل واحسان فرمایا۔ کیونکہ حضور علیہ السلام رحمۃ للعالمین ہیں، جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتیں تمام خلائق اھل سماوات والارضین پر عام ہوگئیں۔

علامہ قسطلانی فرماتے ہیں:

لیلۃ مولدہ علیہ السلام افضل من لیلۃ القدر من وجوہ ثلاثۃ احدھاان لیلۃ المولد لیلۃ ظھورہ ﷺ و لیلۃ القدر معطاۃ لہ و ما شرف بظھور ذات المشرف من اجلہ اشرف مما شرف بسبب ما اعطیہ ولا نزاع فی ذلک فکانت لیلۃ المولد افضل من لیلۃ القدر

الثانی ان لیلۃ القدر شرفت بنزول الملائکۃ فیھا و لیلۃ المولد شرفت بظھورہ ﷺ ومن شرفت بہ لیلۃ المولد افضل ممن شرفت بھم لیلۃ القدرعلی الاصح المرتضی فتکون لیلۃ المولد افضل۔

الثالث ان لیلۃ القدر و ضع فیھا التفضیل علی امۃ محمد ﷺ و لیلۃ المولد الشریف وقع التفضل فیھا علی سائر الموجودات فھو الذی بعث اللہ عزو جل رحمۃ للعالمین فعمت بہ النعمۃ علی جمیع الخلائق فکانت لیلۃ المولد اعم نفعا فکانت افضل (المواھب اللدنیہ جلد اول)

ترجمہ: حضور علیہ السلام کی ولادت شریف کی رات تین وجوہ سے لیلۃ القدر سے افضل ہے۔

وجہ اول یہ ہے کہ شب میلاد شریف حضور علیہ السلام کے ظہور کی رات ہے۔ اور لیلۃ القدر حضور ﷺ کو عطاء کی گئی ہے اور جس کو ذات مشرفہ کے ظہور سے شرف ملا اس سے افضل ہے۔ جو آپ کو دیے جانے کی وجہ سے شرف والی ہوئی۔

وجہ ثانی یہ ہے کہ لیلۃ القدر نزول ملائکہ سے مشرف ہوئی اور شبِ میلاد شریف کو فضیلت حضور علیہ السلام کے ظہور سے ملی اور جن سے شبِ میلاد کو شرافت و بزرگی ملی وہ افضل ہیں ان ملائکہ سے جن سے لیلۃ القدر کو فضیلت حاصل، تو شب میلاد شریف لیلۃ القدر سے افضل قرار پائے گی۔

وجہ ثالث یہ ہے کہ لیلۃ القدر میں صرف حضور ﷺ کی امت پر فضل و احسان کیا گیا ہے اور شبِ میلاد شریف میں تمام موجودات پر فضل و احسان ہوا۔ کیونکہ حضور علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا تو لیلۃ المیلاد عموم نفع کی وجہ سے لیلۃ القدر سے افضل قرار پائے گی۔

علامہ علی بن برہان الدین حلبی رقم طراز ہیں:

وقد اقسم اللہ بلیلۃ مولدہ ﷺ قولہ تعالی والضحی واللیل (سیرت حلبیہ جلد اول)

ترجمہ: اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے اپنے قول "والضحیٰ واللیل" کے ساتھ حضور علیہ السلام کی شب میلاد شریف کی قسم کھائی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور جو عزت و عظمت و بزرگی حضور علیہ السلام کو حاصل ہے وہ رب العزت نے کسی اور کو عطا نہیں فرمائی۔ اس لئے کہ باری تعالیٰ نے کلام مجید میں واللیل کے ساتھ آپ کی شب میلاد شریف کی قسم فرمائی۔

لا اقسم بھذا البلد وانت حل ھذا البلد

سے آپ کے شہر کی قسم فرمائی۔

وقیلہ یا رب ان ھؤلاء قوم لا یومنون

ترجمہ: مجھے رسول کے اس کہنے کی قسم ہے کہ اے میرے رب یہ لوگ ایمان

نہیں لاتے ...... سے آپ کی کلام کی قسم کھائی۔

ولعمرك انهم لفي سكرتهم يعمهون

ترجمہ : اے محبوب مجھے تیری جان کی قسم یہ کافر نشے میں اندھے ہو رہے ہیں ...... کے ساتھ آپ کی عمر کی قسم کھائی۔

امام اہلِ سنت نے ان آیات کی منظوم ترجمانی یوں فرمائی ہے ؂

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلام مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

پیر کا دن :

پیر کا دن بڑی فضیلت والا دن ہے۔ حضور علیہ السلام کے بہت سے کمالات کا ظہور اسی دن ہوا ہے۔ حضور علیہ السلام اس کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب آپ سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو آپ نے فرمایا:

ذالك يوم ولدت فيه و يوم بعثت فيه وا نزل على فيه (المواهب اللدنيه جلد اول)

ترجمہ ؛ اس پیر کے دن میری ولادت ہوئی اور اسی دن میری نبوت کا ظہور ہوا اور اسی دن نزول قرآن کا آغاز ہوا۔

عن ابن عباس قال ولد ﷺ يوم الاثنين واستنبى يوم الاثنين و خرج مهاجرا من مكة الى المدينة يوم الاثنين و دخل المدينة يوم الاثنين ورفع الحجر يوم الاثنين (المواهب اللدنيه جلد اول)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کی ولادت شریف پیر کے دن ہوئی اور نبوت کا ظہور پیر کے دن ہوا اور مکہ مکرمہ

سے مدینہ منورہ ہجرت پیر کے دن فرمائی اور مدینہ طیبہ میں دخول پیر کے دن فرمایا اور حجر اسود کو اپنے مقام پر آپ نے پیر کے دن رکھا۔

حجر اسود کو اپنے مقام پر رکھنے کی تفصیل یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک پچیس سال تھی' اس وقت قریش نے کعبہ شریف کی تعمیر نو کی' جب حجر اسود کو اپنے مقام پر رکھنے کا وقت آیا تو قریش میں سخت اختلاف پیدا ہو گیا۔ ہر قبیلہ کی خواہش تھی کہ حجر اسود کو اس کے مقام پر وہ رکھے۔ قریب تھا کہ ان میں شدید قسم کی خون ریزی ہو جائے' پھر ان میں جو اہل رای تھے وہ مشاورت کے لیئے مسجد حرام شریف میں جمع ہو گئے۔ اس وقت ابو امیہ بن مغیرہ قریش میں سب سے عمر رسیدہ تھا۔ اس نے یہ رائے دی کہ مسجد حرام میں اب جو شخص سب سے پہلے داخل ہو اس سے فیصلہ لے لیا جائے۔ اس رائے پر اتفاق ہو گیا تو سب سے پہلے مسجد میں حضور علیہ السلام داخل ہوئے تو قریش آپ کو دیکھ کر کہنے لگے۔

هذا الامين رضينا

ترجمہ: یہ امین ہیں ہم ان کے فیصلہ پر راضی ہیں۔

پھر تمام واقعہ انہوں نے حضور علیہ السلام کے گوش گذار کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا......

ایک چادر لائی جائے آپ کے ارشاد کے مطابق چادر لائی گئی تو نبی کریم ﷺ نے حجر اسود کو اٹھا کر اس چادر پر رکھ دیا اور ارشاد فرمایا کہ ہر قبیلہ کا آدمی چادر کا کنارہ پکڑے۔ پھر چادر اُٹھائی گئی۔ جب حجر اسود رکھنے کے مقام تک بلند ہوئی تو حضور علیہ السلام نے اپنے ہاتھ مبارک سے حجر اسود کو دیوار کعبہ شریف پر رکھ دیا۔ (زرقانی جلد اول)

فتح مکہ بھی پیر کے دن ہوئی۔

اليوم اكملت لكم دينكم و اتممت عليكم نعمتى و رضيت لكم الاسلام دينا

اس آیہ مبارکہ کا نزول بھی پیر کے دن ہوا۔

سیرت حلبیہ جلد اول میں ہے :

عن ابن عباس رضی اللہ عنهما ولد يوم الاثنين فی ربیع الاول و انزلت عليه النبوة يوم الاثنين في ربيع الاول وهاجرالی المدينة يو م الاثنين في ربيع الاول و انزلت عليه البقرة يوم الاثنين في ربيع الاول وتو فی يوم الاثنين فی ربيع الاول (سیرت حلبیہ جلد اول)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام کی ولادت پیر کے دن ربیع الاول میں ہوئی اور ظہور نبوت بھی پیر کے دن ربیع الاول میں ہوا۔ مدینہ شریف کی طرف ہجرت بھی پیر کے دن ربیع الاول میں ہوئی اور سورۃ البقرۃ پیر کے دن ربیع الاول میں نازل ہوئی اور وصال پیر کے دن ربیع الاول میں ہوا۔

امام المحدثین علامہ ابن جوزی "مولد العروس" میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک روایت لائے ہیں جس میں مذکورہ امور کے علاوہ یہ بھی مذکور ہے کہ حضور علیہ السلام نے ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح بھی پیر کے دن فرمایا۔

اگر یہ کہا جائے کہ اس میں کیا حکمت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت مبارک پیر کے دن ربیع الاول شریف میں ہوئی۔ لیلۃ القدر یا شب قدر ایسے ہی جمعۃ المبارک یا رمضان المبارک جو انتہائی متبرک و معظم ماہ ہے یا باقی اشہر حرام میں کیوں نہیں ہوئی؟ جو کہ اوقات فضیلت ہیں۔ یوں ہی بیت اللہ شریف میں آپ کی ولادت کیوں نہیں ہوئی؟ جو بہت متبرک و معظم مقام ہے؟

علامہ قسطلانی نے اس کا یہ جواب ارشاد فرمایا ہے :

لانه عليه السلام لا يتشرف بالزمان و انما الزمان يتشرف به كالا ساكن فلو ولد فی شهر من الشهور المذكورة لتوهم انه تشرف به فجعل الله تعالیٰ مولده عليه السلام فی غيرها ليظهر عناية به و كرامته عليه

(المواهب اللدنيه جلد اول)

ترجمہ : یعنی حضور علیہ السلام مذکورہ اوقات فضیلت واماکن شریفہ میں اس لئے پیدا نہیں ہوئے کہ حضور علیہ السلام کی ذات زمان اور مکان سے مشرف نہیں ہوئی بلکہ زمان ومکان آپ کی ذات سے شرف پاتے ہیں۔ اگر حضور علیہ السلام کی ولادت مذکورہ اوقات میں ہوتی تو یہ وہم ہو سکتا تھا کہ آپ کی فضیلت وشرف ان اوقات سے ہے تو اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کی ولادت مبارک ان اوقات میں نہیں فرمائی تاکہ اللہ تعالیٰ کی عنایت وکرامت کا آپ پر ظہور ہو۔

واقعہ اصحاب فیل :

اصحاب فیل کا واقعہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت کا پیش خیمہ ہے۔ اسی لئے ائمہ دین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور علیہ السلام کی ولاوت شریف کے احوال میں اس کا ذکر فرمایا ہے۔ علامہ حلبی فرماتے ہیں :

وفی المواهب انه ﷺ ولد بعد بعام الفیل لان قصة الفیل کانت توطئة لنبو ته و مقدمة لظهوره و بعثه (سیرت حلبیہ جلد اول)

ترجمہ : المواھب اللدنیہ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریف واقعہ فیل کے بعد ہوئی۔ اس لئے کہ واقعہ فیل حضور علیہ السلام کی نبوت کے ظہور اور بعثت کے لئے تمہید ہے۔

اصحاب فیل کا مختصر واقعہ یوں ہے کہ جب ابرھہ بن الصباح نجاشی بادشاہ کی جانب سے یمن کا حاکم مقرر ہوا تو اس نے دیکھا کہ حج کے مہینوں میں لوگ مکہ مکرمہ کی طرف سفر کی تیاریوں میں مصروف ہیں تو اس نے اس کی وجہ دریافت کی۔ اسے بتایا گیا کہ یہ لوگ بیت اللہ کا حج کرنے کے لیئے مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تو اس نے کہا مسیح کی قسم! میں کعبہ سے بہتر یہاں ایک عبادت خانہ تعمیر کروں گا۔ پھر اس نے صنعا میں ایک بہت بڑا گرجا تعمیر کیا اور اس کا نام "قلیس" رکھا۔

اس وقت اس جیسی کوئی عظیم الشان عمارت نہ تھی۔ اس کی تعمیر سرخ سفید اور سیاہ سنگ مرمر اور سونے سے منقش پتھروں سے کی گئی اور اسے سونا چاندی اور جواہرات سے مزین و منقش کیا گیا۔ ملکہ بلقیس کا محل اس گرجا سے تین میل کی مسافت پر تھا۔ اسی کے قیمتی پتھر اس کی تعمیر میں استعمال ہوئے اس گرجا میں سونا اور چاندی کی صلیبیں عاج اور آبنوس کے منبر رکھے گئے۔

اس گرجا کی تعمیر سے اس کی غرض یہ تھی کہ لوگوں کو عبادت کے لیے اس کی طرف متوجہ کرکے بیت اللہ کی عظمت ختم کر دی جائے چنانچہ جب اس کی تعمیر مکمل ہو گئی تو ابرہہ نے ایک مکتوب نجاشی کو لکھا کہ میں نے ایک عظیم گرجا تعمیر کیا ہے میں چاہتا ہوں کہ عربوں کو حج کے لئے اس کی طرف متوجہ کروں اور مکہ میں حج کے لئے جانے سے لوگوں کو منع کر دوں۔

جب عربوں کو اس کی خبر ہوئی تو کنانہ قبیلہ کا ایک شخص طیش میں آیا اور "قلیس" کنیسہ میں پہنچ کر اسے غلاظت سے آلودہ کر دیا۔ پھر اپنے وطن واپس آ گیا۔ جب ابرہہ کو اس کی خبر ہوئی تو اسے سخت غصہ آیا اور اسے اس کا بھی علم ہو گیا کہ کنیسہ کو جس نے غلاظت سے آلودہ کیا ہے وہ مکہ کا باشندہ ہے ابرہہ نے قسم کھائی کہ وہ مکہ پہنچ کر کعبہ کو ضرور منہدم کرے گا۔

پھر ساٹھ ہزار کا لشکر لے کر ابرہہ مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوا، راستہ میں جو اس کے مقابل ہوا اسے مغلوب کرتا ہوا طائف میں پہنچا۔

ابرہہ نے اپنے لشکر کے کچھ آدمی بھیجے جو قریش کے مویشی پکڑ لے گئے' ان میں حضرت عبدالمطلب کے دو سو اونٹ بھی تھے' تو حضرت عبدالمطلب قریش کے چند

آدمیوں کے ساتھ ثبیر پہاڑ پر چڑھ گئے' اس وقت رسول اللہ ﷺ کا نور مبارک حضرت عبدالمطلب کی پیشانی میں بشکل ہلال نمودار ہو کر اس قدر قوت سے چمکا کہ اس کی شعائیں کعبہ شریف پر پڑیں۔ حضرت عبدالمطلب نے اپنی پیشانی کی شعائیں خانہ کعبہ پر دیکھ کر قریش سے فرمایا کہ واپس چلو۔ میری پیشانی کا نور جو اس طرح چمکا ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہم لوگ غالب ہوں گے۔

ابرہہ نے لشکر کی خبر دینے کے لئے اپنی قوم کا ایک آدمی بھیجا۔ جب وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوا اور اس نے جناب عبدالمطلب کا چہرہ دیکھا تو فوراً جھک گیا اور اس کی زبان لرزنے لگی اور وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ اس کے منہ سے ایسی آواز نکلنے لگی جیسے ذبح کے وقت بیل کی ہوتی ہے۔ جب ہوش میں آیا تو عبدالمطلب کے سامنے سجدہ کرتا ہوا گر پڑا اور کہنے لگا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ یقیناً سید قریش ہیں۔

ابرہہ کا ایک بہت بڑا سفید رنگ کا ہاتھی تھا۔ باقی سب ہاتھی سدھائے ہونے کی وجہ سے اسے سجدہ کیا کرتے تھے اور اس بڑے ہاتھی نے باوجود سدھائے ہوئے ہونے کے کبھی ابرہہ کو سجدہ نہ کیا۔ جب عبدالمطلب ابرھہ کے پاس تشریف لائے تو اس نے سائس کو حکم دیا کہ اس بڑے سفید رنگ والے ہاتھی کو لائے۔ جب ہاتھی حاضر ہوا اور اس نے جناب عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے چہرہ پر نظر کی تو آپ کے سامنے ادب سے اس طرح بیٹھ گیا۔ جیسے اونٹ بیٹھتا ہے۔ پھر سجدہ کرتا ہوا گر پڑا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے قوت گویائی دی۔ ہاتھی نے کہا......

السلام علی النور الذی فی ظهرك یا عبدالمطلب ۔

ترجمہ: سلام ہو اس نور پر جو آپ کی پشت میں ہے ای عبدالمطلب

ایک شبہ کا ازالہ :

رہا یہ شبہ کہ اس وقت رسول اللہ ﷺ کا نور مبارک آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کی طرف منتقل ہو چکا تھا۔ اس لیئے کہ واقعہ فیل کے کچھ دن بعد رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو ہاتھی نے حضور علیہ السلام کا نور مبارک کیسے جناب عبد المطلب کی پشت میں دیکھا؟

تو اس کا جواب علامہ زرقانی نے یہ ارشاد فرمایا ہے :

بان اللہ تعالیٰ احدث فی عبدالمطلب نور یحاکی ذلك النور المستقر فی آمنة ۔ (زرقانی جلد اول)

ترجمہ : بے شک اللہ تعالیٰ نے جناب عبد المطلب میں ایسا نور پیدا فرمادیا جو حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا میں مستقر نور کی مانند تھا۔

نور مصطفیٰ ﷺ کے مشابہ نور کو دیکھ کر ہی ہاتھی جناب عبد المطلب کے سامنے سجدہ میں گر پڑا اور آپ کو سلام عرض کیا۔

ابرہہ نے حضرت عبد المطلب کی انتہائی تعظیم کی آپ کو اپنے پاس بٹھایا اور مطلب دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا میرا مطلب یہ ہے کہ میرے اونٹ واپس کیے جائیں۔ ابرھہ نے کہا کہ مجھے بہت تعجب ہے کہ میں کعبہ کو ڈھانے آیا ہوں اور وہ آپ کے آباء واجداد کا معظم و محترم مقام ہے۔ آپ نے اس کے لئے کچھ نہیں کہا اور اپنے اونٹوں کے لیے کہا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں اپنے اونٹوں ہی کا مالک ہوں۔ اس لیئے ان کے لیئے کہتا ہوں اور کعبہ کا جو مالک ہے۔ وہ خود اس کی حفاظت فرمائے گا۔

ابرہہ نے آپ کو اونٹ واپس کر دیئے عبد المطلب نے قریش کو حال سنایا اور انھیں مشورہ دیا کہ وہ پہاڑوں میں پناہ گزیں ہو جائیں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ حضرت

عبدالمطلب نے دروازہ کعبہ پر پہنچ کر بارگاہ الٰہی میں کعبہ کی حفاظت کے لئے دعا کی۔ دعا سے فارغ ہو کر اپنی قوم کی طرف چلے گئے۔ ابرہہ نے صبح کے وقت اپنے لشکر کو کعبہ ڈھانے کے لئے تیار کیا۔ محمود ہاتھی نہ اٹھا اور کعبہ کی طرف نہ چلا۔ جس طرف چلاتے چلتا تھا۔ خانہ کعبہ کی طرف اس کا رخ کرتے تو بیٹھ جاتا اور بالکل حرکت نہ کرتا۔

وہ لشکری اسی کشمکش میں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر سمندر کی جانب سے چھوٹے چھوٹے پرندے بھیجے۔ ہر ایک کے ساتھ تین کنکریاں تھیں۔ ایک ایک چونچ میں اور دو دو پنجوں میں تھیں۔ یہ کنکریاں مسور کے دانوں کے برابر تھیں۔ ان پرندوں نے یہ کنکریاں ابرہہ کے لشکر پر گرائیں۔

ہر کنکر پر اس شخص کا نام مکتوب تھا۔ جس نے اس سے ہلاک ہوتا تھا۔ کنکریاں ان کے سر پر پڑتیں۔ پاخانہ کے مقام سے خارج ہو کر اگر وہ شخص سوار ہوتا تو سواری کو چیرتی ہوئی زمین کے اندر چلی جاتیں۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس پر وہ کنکری پڑتی وہ چیچک میں مبتلاء ہو جاتا۔

حدیث شریف میں ہے کہ اس سال پہلی بار چیچک اور خسرہ کی بیماری سر زمین عرب میں دیکھی گئی۔ (روح البیان جلد دہم)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما نے فرمایا ہے کہ میں نے وہ کنکریاں ایک قفیز کی مقدار حضرت ام ہانی رضی اللہ عنھا کے پاس دیکھی ہیں۔ ان پر سرخ خطوط تھے۔

(روح البیان)

ابرہہ کی موت اسے کنکر رسید ہونے کے فوراً بعد نہیں ہوئی بلکہ عذاب میں زیادتی کے لئے وہ زندہ رہا اور چیچک میں مبتلاء ہو گیا۔ اس کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ساقط ہونے لگا۔ اس کے بدن سے پیپ اور خون بہتا تھا۔ جب وہ صنعا پہنچا تو اس کا دل پھٹ گیا اور وہ جہنم رسید ہوا۔ (المواہب اللدنیہ زرقانی مدارج النبوت سیرت حلبیہ)

ابرہہ کے کچھ لشکری عذاب سے محفوظ رہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

لقد رائیت قائد الفیل و سائسہ اعمیین مقعدین یستطعان الناس بمکۃ

(زرقانی جلد اول)

ترجمہ : تحقیق میں نے ابرہہ کے ہاتھی کے قائد اور سائس کو دیکھا جو اندھے اور اپاہج ہو چکے تھے۔ مکہ مکرمہ کے راستہ میں لوگوں سے کھانے کا سوال کرتے تھے۔

حضرت عثمانؓ کیسے غنی ہوئے :

علامہ برہان الدین حلبی ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے غنا کا سبب یہ ہے کہ جب ابرہہ اور اس کی قوم ہلاک ہوئی تو سب سے پہلے ان کے خیموں میں عفان حضرت عثمان کے والد اور عبد المطلب وابو مسعود الثقفی داخل ہوئے اور وہاں سے بہت سا مال ان کے ہاتھ آیا جو انہوں نے زمین میں مدفون کر دیا اور یہ تینوں قوم قریش میں سب سے غنی اور کثیر المال ہو گئے۔ جب عفان فوت ہوئے تو ان کا وہ مال کثیر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ کو ترکہ میں ملا اور اس مال سے آپ غنی ہو گئے۔

(سیرت حلبیہ جلد اول)

حضورؐ کی ولادت کے وقت خوارق کا ظہور :

حضور علیہ السلام کی ولادت کے وقت بہت سے خوارق و عجائبات نمودار ہوئے۔ جو حدیثوں اور سیر کی کتابوں میں تفصیل کے ساتھ مذکور ہیں۔ یہاں ان میں سے بعض کا ذکر ہوگا۔ جو سیر کی مستند کتب میں مذکور ہیں :

علامہ قسطلانی فرماتے ہیں :

من حدیث جماعۃ منھم عطاء وابن عباس ان آمنہ بنت وھب قالت لما فصل منی، تعنی النبی ﷺ خرج معہ نور اضاء لہ مابین المشرق و المغرب

ثم وقع الی الارض معتمد اعلی یدیه ثم اخذ قبضة من التراب فقبضها و رفع راسه الی السماء (المواهب الدنیہ، جلد اول)

ترجمہ : یہ حدیث ایک جماعت سے مروی ہے جس میں عطاء اور ابن عباس بھی ہیں کہ بے شک حضرت آمنہ مادر رسول اللہ ﷺ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پیدا ہوئے تو آپ کے ساتھ ایک نور نکلا' جس سے مشرق و مغرب روشن ہو گئے 'پھر آپ زمین پر اپنے ہاتھوں کا سہارا لے کر آئے' پھر آپ نے ایک مشت مٹی اُٹھائی اور اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا۔

فائدہ :

علامہ زرقانی فرماتے ہیں کہ ......

مشت مٹی رسول اللہ ﷺ کے معجزات سے ہے۔ ہجرت کی رات رسول اللہ ﷺ ایک مشت مٹی کفار کی طرف پھینکی تو وہ آپ کو دیکھ نہ سکے حالانکہ حضور علیہ السلام ان کے سامنے سے گذرے تھے۔

یوں ہی غزوہ بدر اور احد و حنین میں رسول اللہ ﷺ نے کفار کی جانب مشت بھر مٹی پھینکی' جس سے انہیں شکست ہوئی۔

ولادت کے وقت حضورؐ کے کان میں رضوان کی سرگوشی :

عن ابن عباس رضی الله عنهما انه قال لماولد رسول الله ﷺ قال فی اذنه رضوان خازن الجنان ابشر یا محمد فما بقی لنبی علم الاقد اعطیته فانت اکثرهم علما و اشجعهم قلبا۔ (المواهب اللدنیه و زرقانی)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ پیدا ہوئے تو جنت کے منتظم رضوان نے آپ کے کان میں یہ بات کہی اے

محمد ﷺ آپ کے لئے بشارت ہے کہ ہر نبی کا علم آپ کو عطا کر دیا گیا ہے۔ پس آپ علم و شجاعت میں تمام انبیاء سے بڑھ کر ہیں۔

وروی الخطیب بسنده ان آمنة قالت لما وضعته علیه السلام رائیت سحابة عظیمة بها نور اسمع فیها صهیل الخیل و خفقان الاجنحة و کلام الرجال حتی غشیته و غیب عنی فسمعت منا دیا ینادی طوفوابمحمد مشارق الارض و مغاربها و ادخلوه البحار لیعرفوه باسمه و نعته و صورته فی جمیع الارض و اعرضوه علی کل روحانی من الجن و الانس و الملائکة و الطیور و الو حوش و اعطوه خلق آدم و معرفة شیث و شجاعة نوح و خلة ابراهیم و لسان اسماعیل و رضاء اسحٰق و فصاحة الصالح و حکمة لوط و بشریٰ یعقوب و شدة موسیٰ و صبر ایوب و طاعة یونس و جهاد یوشع و صوت داؤ د و حب دانیال و عصمة یحییٰ و زهد عیسٰی و اغمسوه فی اخلاق النبیین قالت ثم انجلی عنی فاذا قد قبض علی حریر حضراء مطویة طیاشدید اینبع من تلك الحریرماء و اذ القائل یقول بخ قبض محمد علی الدنیا کلها لم یبق خلق من اهلها الادخل طائعافی قبضته قالت ثم نظرت الیه ﷺ فاذاهو کا لقمر لیلة البدر ریحه یسطع کالمسك الاذفر و اذا بثلاثة نفرفی ید احد ابریق من فضة و فی ید الاخر طشت من زمرد اخضر و فی ید الثالث حریرة بیضاء فنشرها و اخرج منها خاتما تحار ابصار الناظرین دونه فغسله من ذلك الابریق سبع مرات ثم ختم بین کتفیه بالخاتم ولفه فی الحریرة ثم و احتمله فادخله بین اجنحته ساعة ثم رده الی (زرقانی جلد اول، مدارج النبوت جلد دوم)

ترجمہ: احمد بن علی خطیب بغدادی نے اپنی سند سے روایت کیا ہے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب حضور علیہ السلام پیدا ہوئے تو میں نے ایک عظیم نورانی ابر دیکھا۔ اس سے گھوڑوں اور پریوں کی حرکت کی آواز میں سنتی تھی۔ یہاں تک کہ اس نے آپ کو ڈھانپ لیا اور آپ مجھ سے غائب ہو گئے۔ پھر میں نے ایک منادی کو سنا وہ کہہ رہا تھا کہ محمد ﷺ کو زمین کے مشارق اور مغارب کی

سیر کراؤاور آپ کو دریاؤں میں لے جاؤ تاکہ سب اہل زمین آپ کو آپ کے اسم مبارک، آپ کی نعت و صفت سے پہچان لیں اور آپ کو تمام روحانیت جن، انسان، ملائکہ، طیور وحوش پر ظاہر کرو اور آپ کو دو حضرت آدم علیہ السلام کی صورت اور معرفت شیث و شجاعت نوح اور خلت ابراہیم وزبان اسماعیل ورضاء اسحاق و فصاحت صالح اور حکمت لوط و بشارت یعقوب و شدت موسیٰ و صبر ایوب، طاعت یونس، جہاد یوشع، آواز داؤد، حب دانیال، وقار الیاس، وعصمت یحییٰ، زہد عیسی اور انہیں تمام پیغمبروں کے اخلاق کے دریاؤں میں غوطہ دو۔

حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ پھر وہ ابر مجھ سے دور ہو گیا اور حضور علیہ السلام ایک سبز ریشم کے ٹکڑے میں لپٹے ہوئے تھے اور اس سے پانی ٹپک رہا تھا اور کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا۔ واہ واہ محمد ﷺ نے تمام دنیا پر قبضہ فرمالیا ہے اور دنیا کی کوئی مخلوق باقی نہیں مگر وہ آپ کے مطیع و مقبوض ہوگی۔

حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ پھر میں نے حضور علیہ السلام کی طرف دیکھا تو گو یا آپ چودھویں کا چاند ہیں، اور مشک اذفر کی خوشبو آپ سے مہک رہی تھی۔ پھر تین شخص نمودار ہوئے۔ ایک کے ہاتھ میں چاندی کا کوزہ تھا۔ دوسرے کے ہاتھ میں سبز زمرد کا طشت تھا اور تیسرے کے ہاتھ میں سفید ریشم تھا۔ تو اس نے اسی ریشمی کپڑے سے ایک مہر نکالی، اس کی نورانیت کی وجہ سے اسے آنکھیں دیکھ نہیں سکتی تھیں۔ پھر اس نے حضور ﷺ کو سات بار اس ابریق سے غسل دیا۔ پھر وہ مہر آپ کے دوشانوں کے درمیان لگائی، پھر ریشم میں حضور علیہ السلام کو لپیٹ کر اٹھایا اور اپنے پروں میں چھپالیا۔ پھر حضور علیہ السلام کو میری طرف لوٹا دیا۔

عن عثمان بن ابی العاص عن امه و اسمها فاطمة بنت عبدالله قالت لما حضرت ولادة رسول الله ﷺ رأيت البيت حين وقع قدا متلاء نورا ورأيت النجوم تدنو حتىٰ ظنت انها ستقطع على

(المواهب اللدنيه، بيهقى)

ترجمہ: عثمان بن ابو العاص نے اپنی والدہ سے روایت کیا ہے وہ کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریف کا وقت آیا، میں نے دیکھا، جس حجرہ شریفہ میں آپ پیدا ہوئے وہ نور سے بھر گیا۔ اور میں نے دیکھا کہ ستارے میرے قریب آرہے تھیں یہاں تک کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ وہ مجھ پر گر پڑیں گے۔

عن ابن عباس قال كانت آمنه تحدث وتقول اتانی ات حين مربی من حملی ستة اشهر فی المنام و قال لی يا آمنه انك قد حملت بخير العالمين فاذاولدته فسميه محمد ا وا كتمی شانك قالت ثم اخذنی مايا خذ النساء و لم يعلم بی احد لاذكر ولا انثی وانی لو حيدة فی المنزل و عبدالمطلب فی طوافه فسمعت و جبة عظيمة و امر اعظيما هانی ثم رأيت كان جناح طائر ابيض قد مسح علی فوٴ ادی فذهب عنی الرعب و كل و جع احد ثم التفت فاذا انا بشربة بيضافتنا و لتها فاصا بنی نور عال ثم رأيت نسوة كالنحل طوالا كانهن من بنات عبدمناف يحدقن فبينما اتعجب وانا اقول و اغوثاه من اين علمن بی قال فی غير هذه الرواية فقلن لی نحن آسية امرأة فرعون و مريم ابنة عمران و هولاء من الحور العين و اشتد بی الامروانی اسمع الوجبة فی كل ساعة اعظم وا هول مماتقدم فبينما انا كذلك اذ بد يباج ابيض قد مد بين السماء والارض واذا لقائل يقول خذوه عن اعين الناس قالت و رأيت رجالا قد و قفو افی الهواء بايديهم اباريق من فضة ثم نظرت فاذا انا بقطعة من الطير قداقلبت حتی غطت حجرتی مناقيرها من الزمرذواجنحتها من الياقوت فكشف الله تعالیٰ عن بصری فرأيت مشارق الارض و مغار بها و رأيت ثلاثة اعلام مضروبات علما بالمشرق و علما بالمغرب و علما علی ظهرالكعبة۔

فاخذنی المخاض فوضعت محمد ﷺ فنظرت اليه فاذا هو ساجد قد رفع اصبعيه الیٰ السماء كا لمتضرع المبتهل ثم رأيت سحابة بيضا قد اقبلت من السماء حتی غشيته فغبته عنی ثم سمعت منا ديا ينادی طوفوابه مشارق الارض و معاربها و ادخلوه البحار ليعرفوه باسمه و نعته و صورته و يعلمون

انه سمی فیها الماحی لایبقی شیء من الشرك الاخفی فی زمنه ثم انجلت عنه فی اسرع وقت (المواہب اللدنیہ، مدارج النبوت)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ نے کہا حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ کسی آنے والے نے آکر خواب اس وقت مجھ سے کہا جب کہ حمل کو چھ ماہ گذر چکے تھے کہ آمنہ آپ کے شکم میں خیر العالمین ہیں۔ جب وہ پیدا ہوں تو ان کا نام محمد رکھنا اور اپنا حال پوشیدہ رکھنا۔

فرماتی ہیں کہ جب میری وہ حالت ہوئی جو عورتوں کو ہوتی کسی کو میرا علم نہیں تھا اور میں گھر تنہا تھی اور عبدالمطلب بیت اللہ شریف کا طواف فرما رہے تھے۔ پھر میں نے ایک عظیم آواز سنی جس نے مجھے خوف میں ڈال دیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ ایک سفید پرندہ اپنا بازو میرے دل پر پھیر رہا ہے تو میرا خوف اور درد اس سے زائل ہو گیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ میرے قریب سفید شربت ہے۔ میں نے اسے نوش کر لیا۔ پھر میں نے ایک بلند نور دیکھا۔ پھر میں نے اپنے قریب دراز قد عورتیں کھجور کے درخت کی مانند دیکھیں۔ گویا وہ عبد مناف کی بیٹیاں ہیں اور مجھے دیکھ رہی ہیں۔ مجھے تعجب ہوا کہ انہیں میرے حال کا کیسے علم ہو گیا؟ ایک نے مجھے کہا کہ میں آسیہ فرعون کی بیوی ہوں اور دوسری نے کہا میں مریم بنت عمران ہوں اور یہ دوسری حور عین ہیں۔

پھر یہ امر مجھ پر سخت ہو گیا اور میں ہر گھڑی ایک عظیم اور ہولناک آواز سنتی جو پہلی آواز سے زیادہ عظیم اور ہولناک ہوتی' اسی دوران میں نے دیکھا کہ سفید ریشم زمین اور آسمان کے درمیان پھیلا دیا گیا ہے اور میں نے ملائکہ مردوں کی شکلوں میں دیکھے جو زمین و آسمان کے درمیان ایستادہ ہیں اور ان کے ہاتھوں میں چاندی کے کوزے ہیں۔

پھر میں نے پرندوں کی ایک جماعت آتے دیکھی حتیٰ کہ انھوں نے حجرہ کو ڈھانپ لیا' ان کی چونچیں زمرد کی اور بازو یاقوت کے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے میری آنکھوں سے پردے اٹھا دیے تو میں نے مشارق و مغارب زمین کو دیکھ لیا اور میں نے

تین جھنڈے گڑے ہوئے دیکھے' ایک جھنڈا مشرق میں اور ایک جھنڈا مغرب میں اور ایک جھنڈا کعبہ کی چھت پر۔

پھر مجھے دردزہ ہوا اور حضور علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو میں نے آپ کی طرف نظر کی تو آپ کو سجدہ میں دیکھا ار نحالیکہ آپ اپنی دونوں انگشت شہادت آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے تھے' جس طرح کوئی عاجز زار وزار روتا ہے۔ پھر میں نے ایک سفید ابر دیکھا جو آسمان کی طرف سے آیا۔ یہاں تک کہ اس نے آپ کو ڈھانپ لیا اور آپ کو مجھ سے غائب کر دیا۔ پھر میں نے ایک منادی کو سنا جو کہتا تھا کہ آپ کو زمین کے مشارق و مغارب کی سیر کراؤ اور آپ کو تمام دریاؤں میں لے جاؤ تاکہ وہ آپ کا اسم مبارک آپ کی نعت وصف اور آپ کی صورت کو پہچانیں اور جان لیں کہ آپ کا اسم مبارک ماحی ہے اور اب شرک میں سے کچھ باقی نہیں رہے گا۔ مگر آپ کے زمانہ میں محو ہو جائے گا۔

حضورؐ کی ولادت کے وقت حضرت آسیہ و حضرت مریم کے حضور کی حکمت

رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریف کے وقت حضرت آسیہ و مریم رضی اللہ عنھا کی خصوصیت سے حاضری میں یہ حکمت ہے کہ یہ دونوں جنت میں رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات سے ہوں گی۔

علامہ حلبی فرماتے ہیں

ولعل حکمة شهود آسية و مريم لولادته كونهما تصيران زوجتين له ﷺ فى الجنة مع كلثوم اخت موسىٰ (سیرت حلبیہ جلد اول)

ترجمہ: حضور علیہ السلام کی ولادت کے وقت حضرت آسیہ اور مریم رضی اللہ عنھا کے حضور کی یہ حکمت ہو سکتی ہے کہ یہ دونوں جنت میں حضرت کلثوم موسیٰ علیہ السلام کی بہن سمیت رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات سے ہوں گی

یہی علامہ علی بن برہان الدین الحلبی مزید ارقام فرماتے ہیں:

وفى الجامع الصغير۔ ان الله تعالىٰ زوجنى فى الجنة مريم بنت عمران و امراة فرعون و اخت موسى

ترجمہ : الجامع الصغیر میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تحقیق اللہ تعالیٰ نے مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بیوی اور موسیٰ علیہ السلام کی بہن کو جنت میں میری ازواج سے کر دیا ہے۔

علامہ زرقانی رقم طراز ہیں :

ولعل حكمة شهود هن كثرة الحورله فى الجنة كما ان مريم و آسية من نسائه فى الجنة كما و ردفى الحديث۔ (زرقانی جلد اول)

ترجمہ : ولادت کے وقت حوروں کی حاضری میں یہ حکمت ہو سکتی ہے کہ جنت میں آپ ﷺ کے لئے حوریں کثرت سے ہوں گی جیسا کہ حضرت مریم اور آسیہ آپ کی جنتی ازواج مطہرات سے ہیں۔ جس طرح کہ اس سلسلہ میں حدیث شریف وارد ہوئی ہے۔

عن عائشة قالت كان يهودى سكن مكة فلما كانت الليلة التى ولد فيها رسول الله ﷺ قال يا معشر قريش هل ولد فيكم مولود قالوا لانعلم قال و انظر و افانه ولد فى هذه الليلة نبى هذه الامة بين كتفيه علامة فانصر فوا فسالوا فقيل لهم ولد لعبد الله بن عبدالمطلب غلام فذهب اليهودى معهم الى امه فاخرجته لهم فلما رأى اليهودى العلامة خر مغشيا عليه وقال ذهبت النبوة من بنى اسرائيل يامعشر قريش اما والله يسطون بكم مسطوة يخرج خبرها من المشرق و المغرب (ماثبت من السنة ، انسان العيون، المواهب اللدنيہ)

ترجمہ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودی مکہ میں رہائش پذیر تھا۔ جب وہ رات آئی جس میں حضور ﷺ پیدا ہوئے تو اس یہودی نے کہا۔ جماعت قریش کیا تم میں کوئی بچہ پیدا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا ہمیں خبر نہیں۔ یہودی نے کہا تلاش کرو۔ کیونکہ اس رات میں اس امت کا نبی جس کے دونوں کندھوں کے درمیان نشان نبوت ہے پیدا ہو گیا ہے۔

چنانچہ قریش گئے اور دریافت کیا ان سے کسی نے کہا کہ عبداللہ بن عبدالمطلب کے فرزند ہوا ہے۔ پھر وہ یہودی قریش کے ساتھ آپ کی والدہ کے پاس پہنچا۔ انہوں

نے آپ کی زیارت کرا دی۔ جب یہودی نے نشان نبوت دیکھا تو غش کھا کر گر پڑا اور کہا اے جماعت قریش بنی اسرائیل سے نبوت نکل گئی۔ اب تم کو بڑا ہی غلبہ حاصل ہو گا اور ان کی خبر مشرق سے مغرب تک پھیل جائے گی۔

شاعر مصطفیٰ حضرت حسان بن ثابت کی روایت :

عن حسان بن ثابت قال انی لغلام ابن سبع سنین او ثمان سمعت اذا یھودی یصرخ یا معشر یھود فاجتمعوا الیه و انا اسمع قالوا یا ویلك مالك قال طلع نجم احمد الذی ولدبه فی هذه اللیلة (المواهب اللدنیه)

ترجمہ : حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میری عمر سات یا آٹھ سال کی تھی۔ میں نے سنا کہ مدینہ طیبہ میں ایک یہودی چلا کر کہہ رہا ہے۔ اے گروہ یہود! تو یہود اس کے پاس جمع ہو گئے۔ میں نے بھی ان کی کلام سننے کا قصد کر لیا تو وہ اسے کہنے لگے۔ تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا احمد کا ستارا آج شب طلوع کر چکا ہے، جس کے طلوع کے وقت ان کی ولادت ہوتی ہے۔

علامہ زرقانی ان روایات کو رقم فرمانے کے بعد فرماتے ہیں :

ان البشارة بالنبی ﷺ جاء ت من کل طریق و علی لسان کل فریق من کاهن او منجم محق او مبطل انسی او جنی (زرقانی جلد اول)

ترجمہ : تحقیق حضور نبی کریم ﷺ کی آمد کی بشارت ہر طریق و ہر فریق سے ہوئی۔ کاھن، منجم، حق پانے والے، باطل پہ قائم ہونے والے، انس و جن سب نے آپ کی آمد کی بشارت دی۔

عبدالرحمٰن بن عوف کی روایت :

اخرج ابو نعیم عن عبدالرحمٰن بن عوف عن امه الشفاء قالت لما ولدت آمنة رسول الله ﷺ وقع علی یدی فاستھل فسمعت قائلا یقول

رحمك الله قالت الشفاء فاضاء لی مابین المشرق و المغرب حتی نظرت الی بعض قصور الروم قالت ثم البسته واضجعته فلم انشب ان غشیتنی ظلمة و رعب و قشعریرة ثم غیب عنی فسمعت قائلا یقول این ذهبت به قال الی المشرق قالت فلم یزل الحدیث منی علی بال حتی بعثه الله فکنت فی اول الناس اسلاما۔

(المواهب اللدنیه، جلد اول)

ترجمہ : ابو نعیم عبدالرحمٰن بن عوف سے حدیث لائے۔ انہوں نے اپنی والدہ الشفا سے روایت کی۔ الشفاء فرماتی ہیں کہ جب حضرت آمنہ کے ہاں رسول اللہ ﷺ کی ولادت ہوئی تو آپ میرے ہاتھ پر واقع ہوئے اور آواز کی۔ میں نے سنا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے "یرحمك الله" اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ پھر مشرق و مغرب میں جو ہے روشن ہو گیا۔ یہاں تک کہ میں نے روم کے محلات دیکھ لیے۔ پھر میں نے حضور ﷺ کو لباس پہنا کر سلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد مجھ پر تاریکی و خوف اور لرزہ طاری ہو گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ مجھ سے غائب ہو گئے۔ پھر میں نے سنا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ تو انہیں کہاں لے گیا؟ تو اس نے جواب میں کہا، مشرق کی طرف۔ حضرت شفاء فرماتی ہیں کہ یہ بات ہمیشہ میرے دل میں رہی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا اور میں سابقین اسلام سے ہو گئی۔

ولادت شریف کی خوشی میں کعبہ جھومنے لگا:

ولیلة ولادته ﷺ تزلزلت الکعبة و لم تسکن ثلاثة ایام و لیا لهن وکان ذلك اول علامه رأت قریش من مولد النبی ﷺ (انسان العیون، جلد اول)

ترجمہ : رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریف کی رات کعبہ جھومنے لگا اور تین دن رات جھومتا رہا۔ حضور علیہ السلام کی ولادت شریف کی یہ پہلی نشانی قریش نے دیکھی۔

ولادت مبارک کے وقت دنیا بھر کے بت سر کے بل گر پڑے:

وعندولادته علیه السلام تنکست الاصنام ای اصنام الدنیا و تقدم ایضاً انها تنکست عند الحمل به و تقدم انه لامانع من تعدد ذلك (انسان العیون جلد اول)

ترجمہ: حضور علیہ السلام کی ولادت کے وقت دنیا بھر کے بت سر کے بل گر پڑے۔ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ جب حضور علیہ السلام رحم مادر میں جلوہ افروز ہوئے اس وقت بھی بت سر کے بل گر پڑے تھے۔ یہ بھی پہلے ذکر کیا جا چکا ہے۔ تعدد سے کوئی مانع نہیں۔

وعن عبدالمطلب قال کنت فی الکعبه فرأیت الاصنام سقطت من اماکنها و خرت سجدا و سمعت صوتا من جدار الکعبة یقول ولد المصطفیٰ المختار الذی تهلك بیده الکفار و یطهر من عبادة الاصنام یامر عبادة الملك العلام (انسان العیون، جلد اول)

ترجمہ: حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا میں کعبہ میں تھا۔ میں نے دیکھا کہ تمام بت اپنی جگہوں سے گر پڑے ہیں اور سجدہ میں ہیں اور دیوارِ کعبہ سے میں نے یہ آواز سنی کہ مصطفیٰ مختار ﷺ کی ولادت ہوئی۔ جن کے ہاتھ کفار کی ہلاکت ہوگی۔ بتوں کی عبادت سے منع فرمائیں گے اور بہت علم والے بادشاہ کی عبادت کا حکم فرمائیں گے۔

وذکر ان نفرا من قریش منهم ورقة بن نوفل و زید بن عمر بن نفیل و عبدالله بن جحش کانوا یجتمعون الی صنم فدخلوا علیه لیلة ولد رسول الله ﷺ فراوه منکسا علی وجهه فانکروا ذلك فاخذوه فردوه الیٰ حاله فانقلب انقلابا عنیفافردوه فانقلب کذلك الثالثة فقالوا ان هذاالامرحدث ثم انشد بعضهم ابیاتا یخاطب بها الصنم و یتعجب من امره و یسأله فیها عن سبب تنکسه فسمع هاتفا من جوف الصنم بصوت جهیر ای مرتفع یقول!

تودی لمولود اضاءت بنوره
جمیع فجاج الارض بالشرق و الغرب (الابیات)

ترجمہ : قریش کی ایک جماعت جس میں ورقہ بن نوفل، زید بن عمر بن نفیل و عبداللہ بن جحش بھی تھے۔ ایک بت کے پاس جمع ہوا کرتی تھی۔ حضور علیہ السلام کی ولادت شریف کی شب جب یہ جماعت اس بت کے پاس گئی تو دیکھا بت سر کے بل گرا ہوا ہے تو انہوں نے اسے اٹھا کر سیدھا کر دیا۔ پھر وہ شدت کے ساتھ فوراً سر کے بل گر پڑا انہوں پھر نے اسے سیدھا کیا۔ تیسری بار پھر وہ سر کے بل گر گیا۔ تو وہ آپس میں کہنے لگے کہ آج کوئی نیا واقعہ رونما ہو گیا ہے۔

پھر اس جماعت سے بعض نے کچھ اشعار کہے۔ جن میں اس بت کو مخاطب کیا گیا اور اس کے گرنے پر تعجب اور گرنے کی وجہ اس سے دریافت کی گئی۔ تو اس بت کے شکم سے اونچی آواز سنائی دی کہ کوئی کہہ رہا ہے۔

میرا گرنا اس مولود کی ولادت کی وجہ سے ہے۔ جن کے نور سے زمین کی تمام راہیں مشرق و مغرب تک روشن ہو گئی ہیں۔

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان روایات کی منظوم ترجمانی یوں فرمائی ہے۔

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھر تھر کر گر گیا

اخرج ابو نعیم عن عمر و بن قتیبة قال سمعت ابی و کان من اوعیة العلم قال لما حضرت ولادة آمنة قال اللہ لملائکة افتحوا ابواب السماء کلها و ابو اب الجنان کلها و امر اللہ الملائکة بالحضور فنزلت تبشر بعضها بعضا و تطاولت جبال الدنیا و ارتفعت البحار و تبا شر اهلها فلم یبق ملك الاحضر و احذ الشیطان فغل سبعین غلا والقی منکوسا فی لجة البحر الخضراء و غلت الشیاطین و المردة والبست الشمس یومئذ نوراً عظیما و اقیم علی راسها سبعون الف حوراء فی الهوا ینتظرون ولا دة محمد ﷺ و کان قداذن اللہ تعالیٰ تلك السنه لنساء الدنیا ان یحملن ذکورا کرامة لمحمد ﷺ

ترجمہ : ابو نعیم یہ روایت عمر بن قتیبہ سے لائے آپ نے فرمایا۔ میں نے اپنے والد سے سنا اور وہ حافظین علم سے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ جب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریف کا وقت ہوا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم فرمایا کہ آسمانوں کے تمام دروازے کھول دو اور جنات کے سب دروازے کھول دو اور تمام ملائکہ کو حاضری کا حکم ہوا تو فرشتے بعض بعض کو بشارتیں دیتے ہوئے اترے اور پہاڑ دراز ہونے لگے اور دریا فخر کرنے لگے اور سمندر میں رہنے والے ایک دوسرے کو بشارتیں دیتے تھے۔ تمام ملائکہ نے حاضری دی۔

اور شیطان کو ستر زنجیروں میں باندھ کر سمندر میں سر کے بل ڈال دیا گیا اور شیاطین زنجیروں میں جکڑ دیئے گئے اور سورج کے نور میں عظیم زیادتی کی گئی اور ستر ہزار حوریں فضا میں حضور علیہ السلام کی ولادت شریف کی منتظر تھیں ولادت شریف کے سال اللہ تعالیٰ نے تمام عورتوں کو نرینہ اولاد عطا فرمائی۔ یہ سب امور حضور علیہ السلام کی کرامت و بزرگی کے لئے کیے گئے۔

کسریٰ کے محل میں زلزلہ :

حضور علیہ السلام کی ولادت شریف کے عجائبات میں سے یہ بھی مروی ہے کہ شب میلاد کو کسریٰ کے محل میں زلزلہ آیا اور اس کے چودہ کنگرے گر پڑے۔

علامہ قسطلانی فرماتے ہیں :

ومن عجائب ولادته ماروی من ارتجاس ایوان کسریٰ و سقوط اربع عشرة شرفة من شرفاته

علامہ خرپوتی ارقام فرماتے ہیں :

روی ان بنی ساسان بنی ذلك الایوان فی تسعین سنة و طلاه بماء الزهب و نقشه لزبر جدو اللولوء بکل جوهر عظیم القیمة فلما کانت لیلة ولا دته اهتزو انصدع ذلك فسقط اربع عشر شرافات من شرفاته و مابقی الاثمان

شرافات و فی سقوط الاربع عشرة شرافة اشارة الٰی انه یملك منهم بعده ملوکا بعدد الشرافات الباقیت (خرپوتی شرح قصیدہ بردہ شریف)

ترجمہ : مروی ہے کہ بنو ساسان نے یہ محل نوے سال میں تعمیر کیا اور سونا سے اس کی لپائی کی۔ زبرجد اور بیش قیمت موتیوں سے اسے منقش کیا۔ حضور علیہ السلام کی میلاد شریف کو اس میں زلزلہ رونما ہوا اور اس کے چودہ کنگرے گر پڑے اور آٹھ باقی رہ گئے۔ چودہ کنگروں کے گرنے میں اس طرف اشارہ تھا کہ باقی ماندہ کنگروں کی تعداد کے مطابق اس کے بعد ان میں بادشاہ ہوں گے۔

زرقانی شریف میں ہے:

وقد اراد الخلیفة الرشید هدمه لمابلغه ان تحته مالا عظیما فعجز عن هدمه و انما اراد الله ان یکون ذلك آیة باقیة علی وجه الدهر لنبیه ﷺ (زرقانی جلد اول)

ترجمہ : خلیفہ ہارون الرشید کو جب یہ معلوم ہوا کہ کسریٰ کے محل کے نیچے بہت سامال مدفون ہے تو اس نے اسے گرانے کا قصد کیا۔ اسے گرانے سے عاجز رہا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی یہ نشانی زمانہ میں باقی رہے۔

علامہ بوصیری قصیدہ بردہ میں فرماتے ہیں:

وتدعی ایوان کسریٰ ولولا

آیه منك ماتداعی البناء

ترجمہ : زلزلہ سے کسریٰ کے محل کی بنیادیں ہل گئیں اگر وہ آپ کی نبوت کی علامت نہ ہوتا تو زلزلہ سے اس کی بنیادیں نہ ہلتیں۔

بحیرہ طبریہ خشک ہو گیا:

حضور علیہ السلام کی ولادت مبارکہ کے عجائبات سے یہ بھی ہے کہ بحیرہ طبریہ خشک ہو گیا۔ بعض روایات میں ہے کہ شب ولادت شریف کو بحیرہ ساوہ خشک ہوا۔

علامہ زرقانی نے ان دونوں قولوں میں یوں تطبیق فرمائی ہے کہ بحیرہ ساوہ اور بحیرہ طبریہ دونوں ایک ہی ہیں۔ یعنی ایک ہی بحیرہ کے یہ دو مختلف نام ہیں۔

علامہ خرتوتی فرماتے ہیں کہ......

یہ بحیرہ قم اور ہمدان کے درمیان تھا۔ اس کا پانی انتہائی لطیف تھا۔ کسی دریا کا پانی نفاست و لطافت میں اس جیسا نہ تھا۔ اس کے گردو نواح میں بہت سے صوامع اور بازار تھے، جس میں کفر کی اشاعت ہوتی۔

جس شب ماحی کفر حضور علیہ السلام کی ولادت شریف ہوئی تو یہ خشک ہو گیا اور اس کے پانی کا ایک قطرہ بھی باقی نہ رہا۔

فارس کی آگ بجھ گئی:

میلاد شریف کی شب کو اہل فارس کی وہ آگ بجھ گئی۔ جس کی وہ عبادت کرتے تھے۔

علامہ زرقانی ارقام فرماتے ہیں:

وخمدت نار فارس ولم تخمد قبل ذلك بالف عام (زرقانی جلد اول)

اور فارس کی وہ آگ جو ایک ہزار سال سے جل رہی تھی بجھ گئی۔

شبِ میلاد شریف شیطان بلند آواز سے رویا:

علامہ برہان الدین حلبی فرماتے ہیں:

وفی تفسیر ابن مخلد الذی قال فی حقه ابن حزم ماصنف مثله اصلا ان ابلیس رن ای صوت بحزن و کآبته اربع رنات رنة حین لعن و رنة حین اهبط و رنة حین ولد رسول الله ﷺ ورنة حین انزلت علیه ﷺ فاتحة الکتاب

(سیرت حلبیہ جلد اول)

ترجمہ: ابن مخلد کی تفسیر جس کے متعلق ابن حزم نے کہا ہے کہ اس کی مثل کوئی تفسیر تصنیف نہیں ہوئی۔ اس تفسیر میں ہے کہ ابلیس چار مرتبہ بلند آواز سے رویا ہے۔ پہلی بار جب لعنتی ہوا۔ دوسری بار جب زمین پر اتارا گیا۔ تیسری مرتبہ جب رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریفہ ہوئی اور چوتھی بار جب رسول اللہ ﷺ پر سورۃ فاتحہ نازل کی گئی۔

شب میلاد حضرت جبرائیل نے حکم الٰہی شیطان کو لاتوں سے پیٹا:

عن عکرمة رضی اللہ عنه قال لما ولد النبی ﷺ اشرقت الارض نورا وقال ابلیس لقد ولد اللیلة ولد یفسد علینا امرنا فقال له جنوده فلو ذهبت الیه فخبلته فلما دنا من النبی ﷺ بعث اللہ جبرائیل فرکضه برجله رکضة و قع بعدن

(الخصائص الکبری جلد اول، السیرت الحلبیه جلد اول)

ترجمہ: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ پیدا ہوئے زمین نور سے روشن ہو گئی۔ ابلیس نے کہا آج رات ایک مولود پیدا ہوا ہے جو ہمارے کام کو خراب کر دے گا۔

ابلیس کے لشکر نے کہا کہ کاش تو اس کے پاس جا کر اس کی عقل میں خرابی واقع کر دے۔ جب شیطان نبی کریم ﷺ کے قریب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا۔

جبرائیل علیہ السلام نے ابلیس ملعون کو اتنے زور سے لات ماری کہ وہ ملک عدن میں جا گرا۔

مذکورہ ائمہ دین کے فرمودات سے درج ذیل امور ثابت ہوئے:

۱۔ رسول اللہ ﷺ کی ولادت مقدسہ کے موقع پر اظہار ناخوشی کرنا شیطانی فعل ہے۔

۲۔ نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت پر ناخوشی عنداللہ انتہائی قبیح فعل

ہے۔ اس لئے کہ شیطان ہمہ وقت ارتکاب معاصی میں مبتلاء رہتا ہے لیکن بحکم الٰہی جبرئیل علیہ السلام نے اس کو لات سے ولادت مقدسہ پر اظہار ناخوشی کرنے پر ہی مارا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ولادت شریفہ پر اظہار ناخوشی اللہ جلالہ کے ہاں انتہائی قبیح اور ناپسندیدہ فعل ہے۔

۳۔ ولادت شریفہ کے موقع پر جو اظہار ناخوشی کرے اسے لاتوں سے مارنا حضرت جبرائیل علیہ السلام کی سنت ہے۔

مقامِ عبرت :

بعض لوگ ربیع الاول شریف میں میلاد شریف کی محفل منعقد کرنے اور حضور علیہ السلام کی ولادت مقدسہ کی خوشی میں خیرات وصدقات واظہار فرحت وسرور کو بدعت کہتے ہیں۔

ان کا یہ خیال قطعاً باطل ومردود ہے اور انہیں ابلیس ملعون کے واقعہ سے عبرت حاصل کرنی چاہئے۔

موبذان کا خواب :

کسریٰ کا چیف جسٹس جسے اہل فارس کی زبان میں موبذان کہتے تھے۔ اس نے خواب دیکھا کہ سرکش اونٹ عربی گھوڑوں کو اپنے پیچھے لئے دجلہ عبور کر کے شہروں میں منتشر ہو گئے ہیں۔ اس سے قبل کسریٰ بادشاہ بھی اپنے محل میں زلزلہ اور اس کے کنگروں کا گرنا دیکھ چکا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ سخت گھبراہٹ اور خوف میں تھا۔ پہلے تو اس نے اس معاملہ کو مخفی رکھا۔ پھر اس نے یہ خیال کیا کہ مجھے اپنے وزراء اور ارکان مملکت سے یہ معاملہ مخفی نہیں رکھنا چاہئے۔

چنانچہ کسریٰ تاج پہن کر تخت پر بیٹھا اور اپنے خواص کو بلایا۔ جب تمام خواص و

ارکان دولت جمع ہو گئے تو کسریٰ نے انہیں مخاطب ہو کر کہا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں اس وقت کیوں طلب کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ آپ کے بتلائے بغیر ہمیں کیا معلوم کہ آپ نے کیوں طلب کیا ہے؟

کسریٰ نے کہا کہ میرے محل میں آج رات زلزلہ آیا ہے اور اس کے چودہ کنگرے گر پڑے ہیں۔ موبذان نے کہا' اے بادشاہ سلامت! اللہ آپ کے ملک کو سلامت رکھے' میں نے بھی خواب دیکھا۔ پھر اپنا مذکورہ خواب بیان کیا۔ کسریٰ نے موبذان سے کہا کہ اس کی کیا تعبیر ہے؟ موبذان نے کہا کہ عرب میں کوئی واقعہ رونما ہو گیا ہے۔ حیرۃ میں مقیم اپنے عامل کی طرف آپ پیغام بھیجیں کہ وہ کوئی صاحب علم جو حیرہ کا باشندہ ہو آپ کے پاس بھیجے۔ اس لئے کہ وہاں کے علماء حوادث کے علم میں مہارت رکھتے ہیں۔ وہ آپ کو صحیح احوال سے مطلع کردے گا۔

کسریٰ نے وہاں کے نعمان بن المنذر نامی حاکم کو خط لکھا۔ جس کا مضمون یہ تھا۔

من کسریٰ ملك الملوك الی نعمان بن المنذر

اما بعد فوجه الی برجل عالم بما ارید ان اساله

ترجمہ: یہ مکتوب شہنشاہ کسریٰ کے جانب سے نعمان بن المنذر کی طرف۔

اما بعد۔ میری جانب کوئی عالم بھیجئیے تاکہ میں اس سے اپنی مراد دریافت کرسکوں۔ نعمان بن منذر نے کسریٰ کی جانب عبدالمسیح غسانی کو بھیجا۔ کسریٰ نے اس سے کہا' کیا تو میرے سوال کا جواب دے سکے گا؟

عبدالمسیح نے کہا۔ آپ جو چاہیں پوچھیں۔ اگر آپ کے سوال کے جواب کا مجھے علم نہ ہوا تو جسے علم ہو گا اس کی جانب آپ کی راہنمائی کردوں گا۔ تو کسریٰ نے جن امور سے آگاہی کے لئے اسے طلب کیا تھا وہ اسے بتائے۔ عبدالمسیح نے کہا' آپ کے سوالات کا صحیح جواب میرا ماموں سطیح ہی دے سکتا ہے۔ جو اس وقت شام کے

مضافات جابیہ نامی قصبہ میں سکونت پذیر ہے۔ کسریٰ نے عبدالمسیح ہی کو سیطح کی جانب یہ کہہ کر روانہ کیا کہ آپ ہی میرے سوالات کے جوابات اس سے معلوم کر کے مجھے مطلع کر دیں۔ عبدالمسیح جب سیطح کے پاس پہنچا تو وہ اس وقت قریب المرگ تھا۔ یہ سیطح علم کہانت میں تمام کاہنوں سے زیادہ ماہر تھا اور عجیب و غریب احوال رکھتا تھا۔

شیخ الشیوخ علماء ہند شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں:

سیطح در علم کہانت از ہمہ ماہر تر بود و حال وے از عجائب و غرائب بود گویند کہ وے رامفاصل نبود و قدرت بر قیام و قعود نداشت الا وقتیکہ در غضب شدے پر باد گشتے و بنشتی و دراعضائے وے ہیچ استخوان نبود مگر استخوان جمجمہ سرہائے دست و اصابع وی گویا سطحے بود از گوشت چون می خواستند کہ وے رابجای برندمی پیچد ندومی بردند و گویند کہ روئے اود رسینہ بود واو را سرو گردن نبود و گویند عمر وے قریب بششد صد سال بود وچون می خواستند کہ وے کہانت کند و اخبار غیب گوید ویرامی جنبا نند ہمچنانکہ مشک دوغ را بجنا نند پس نفس بروے افتادے و از مغیبات خبردادے (مدارج النبوت جلد دوم)

ترجمہ: سیطح علم کہانت میں تمام کاہنوں سے ماہر تھا۔ اس کا حال عجائب و غرائب سے تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے بدن میں کوئی جوڑ نہیں تھا۔ اور نہ ہی وہ بیٹھنے اور کھڑے ہونے کی طاقت رکھتا تھا۔ البتہ جب غصہ میں ہوتا اس کا بدن پھول جاتا اور بیٹھ جاتا تھا۔ اس کے اعضاء میں کوئی ہڈی نہیں تھی ماسوا سر کی کھوپری اور انگلیوں کے پوروں کے۔ گو اس کا جسم گوشت کی سطح تھا۔ جب اسے کہیں لے جانا ہوتا تو کپڑے کی مانند لپیٹ کر لے جاتے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کا چہرہ سینہ میں تھا اور سر اور گردن نہیں تھے۔ اس نے چھ سو سال کے قریب عمر پائی۔ لوگ جب اس سے مخفی احوال دریافت کرنا چاہتے تو اسے اس مشکیزہ کی طرح حرکت دیتے جس میں دودھ ہو اور اسے حرکت دے کر مکھن نکالتے ہیں۔ تو اس پر سانس کا غلبہ ہو جاتا اور مخفی امور کی خبریں دیتا۔

علامہ برہان الدین حلبی ارقام فرماتے ہیں :

ولم یتحرک منہ الا اللسان

ترجمہ :سیطح کے جسم کا کوئی حصہ سواءزبان کے حرکت نہیں کرتا تھا۔

عبدالمسیح نے سیطح کو سلام کیا اور کسریٰ کا سلام بھی پہنچایا۔ سیطح کی جانب سے جواب نہ ملنے پر عبدالمسیح نے چند اشعار کہے جن میں کسریٰ کے سوالات اور ان کے جواب کی درخواست تھی۔ سیطح یہ اشعار سن کر ہنس پڑا اور کہا کہ آپ کو کسریٰ نے بھیجا ہے؟ اس لئے کہ اس کے محل میں زلزلہ آیا ہے۔ اور اُن کا آتشکدہ بجھ گیا ہے اور موبذان نے خواب دیکھا کہ سرکش اونٹ اپنے پیچھے عربی گھوڑوں کو لئے ہوئے دجلہ عبور کرکے شہروں میں منتشر ہو گئے ہیں۔

اے عبدالمسیح! جب تلاوت قرآن میں کثرت آئے گی اور صاحب عصا یعنی محمد رسول اللہ ﷺ کا ظہور ہو گا اور بحیرہ ساوہ خشک ہو گا اور فارس کا آتشکدہ بجھ جائے گا تو بابل سے اہل فارس کی حکومت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور سیطح بھی شام میں نہیں رہے گا۔ اب کنگروں کے مطابق ان کے بادشاہ ہوں گے۔ پھر اسی وقت سیطح فوت ہو گیا۔

پھر عبدالمسیح سے سیطح نے جو کچھ کہا اس کی خبر کسریٰ کو کر دی گئی۔ چنانچہ محل کے باقی کنگروں کے برابر ان میں چودہ بادشاہ ہوئے اور بوران نامی ایک عورت بھی ان سے بادشاہ ہوئی۔ جب اس بوران کے بادشاہ بننے کی خبر نبی کریم ﷺ کو پہنچی تو آپ نے ارشاد فرمایا :

لایفلح قوم ملکتھم امرأة

ترجمہ : وہ قوم فلاح نہیں پا سکتی جس کی سربراہ عورت ہو۔

دس بادشاہ چار سال کی مدت میں ہلاک ہو گئے۔ باقی ماندہ چار کی حکومت بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور خلافت تک رہی۔ یزدجر جو اس خاندان کا

آخری بادشاہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے لشکر اسلام کو اس کے ملک پر فتح عطا فرمائی۔ اس فاتح لشکر کے سپہ سالار سعد بن ابی وقاص تھے۔ اس خاندان نے تین ہزار ایک سو چونسٹھ سال تک حکومت کی۔ (مدارج النبوت جلد دوم، سیرت حلبیہ جلد اول)

حضور مختون اور ناف بریدہ پیدا ہوئے:

عن انس ان النبی ﷺ قال من کرامتی علی ربی انی ولدت مختونا ولم یری احد سوئتی (مواھب الدنیہ جلد اول)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے رب کی طرف سے میری بزرگی یہ ہے کہ میں مختون پیدا ہوا اور کسی نے میری شرم گاہ نہ دیکھی۔

فائدہ:

مختون پیدا ہونے کا یہ معنی نہیں کہ زائد کھال کاٹنے کے بعد آپ پیدا ہوئے بلکہ یہ معنی کہ آپ ﷺ کھال کاٹے بغیر صورت مختون پر پیدا ہوئے۔

زرقانی شریف میں ہے

ای علی صورۃ المختون

یعنی آپ ﷺ صورت مختون پر پیدا ہوئے

عن ابن عمر قال ولد النبی ﷺ مسرورا مختونا (ابن عساکر، المواہب الدنیہ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ناف بریدہ و مختون پیدا ہوئے۔

مختون وناف بریدہ پیدا ہونے میں حکمت :

برکۃ المصطفی فی الہند۔ شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ مدارج النبوت میں ارقام فرماتے ہیں :

وبعضے علماء ایں نیز گفتہ اند تا ہیچ مخلوقی در تکمیل خلقت آنحضرت دخلی نداشتہ باشد

(مدارج النبوت جلد دوم)

ترجمہ : بعض علماء نے آپ کے مختون وناف بریدہ پیدا ہونے کی یہ حکمت بھی بیان فرمائی ہے۔ تاکہ کسی مخلوق کو آنحضرت ﷺ کی خلقت شریفہ کی تکمیل میں دخل نہ ہو۔

سترہ نبی مختون پیدا ہوئے ہیں !

حضور علیہ السلام کے علاوہ سولہ اور نبی بھی مختون پیدا ہوئے ہیں۔ تو نبی کریم ﷺ سمیت سترہ مختون پیدا ہوئے۔ جن کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں :

۱	آدم علیہ السلام	۲	ادریس علیہ السلام	۳	شیث علیہ السلام
۴	نوح علیہ السلام	۵	سام علیہ السلام	۶	ہود علیہ السلام
۷	شعیب علیہ السلام	۸	یوسف علیہ السلام	۹	موسیٰ علیہ السلام
۱۰	لوط علیہ السلام	۱۱	سلیمان علیہ السلام	۱۲	یحییٰ علیہ السلام
۱۳	صالح علیہ السلام	۱۴	زکریا علیہ السلام	۱۵	عیسیٰ علیہ السلام
۱۶	حنظلۃ علیہ السلام	۱۷	محمد ﷺ		(زرقانی جلد اول)

واخرج البیھقی و ابن عساکر عن ابی الحکم قال کان المولود اذا ولد فی قریش دفعوالی نسوۃ من قریش الی الصبح فکفأن علیه برمة فلما ولد رسول اللہ ﷺ دفعه عبدالمطلب الی نسوۃ یکفئن علیه برمة فلما اصبحن اتین فوجدن البرمة قدانفلقت عنه باثنتین فوجدنه مفتوح العینین شاخصا

بصره الی السماء فاتا هن عبدالمطلب فقلن له مارا ينا مولود امثله وجدناه قد انفلقت عنه البرمة و وجدناه مفتوحا عينه شاخصا ببصره الی السماء فقال احفظنه فانی ارجو ان يصيب خيرا فلما كان يوم السابع ذبح عنه و دعا له قريشا فلما اكلوا قالوا يا عبدالمطلب ماسميته قال سمية محمد ا قالوا مما رغبت عن اسماء اهل بيتك قال اردت ان يحمده الله فی السماء و خلقه فی الارض۔ (الخصائص الکبریٰ جلد اول)

ترجمہ: محدث بیہقی اور ابن عساکر ابو الحکم سے روایت لائے کہ جب قریش میں کوئی بچہ پیدا ہوتا تو وہ قریش کی عورتوں کو دے دیا جاتا۔ وہ اسے صبح تک پتھر کی ہانڈی سے ڈھانپ دیا کرتیں۔ جب حضور علیہ السلام پیدا ہوئے تو اس غرض کے لیے حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کو قریش کی عورتوں کے سپرد کر دیا۔ تو انہوں نے آپ کو پتھر کی ہانڈی سے ڈھانک دیا۔ جب صبح وہ آپ کے پاس آئیں تو انہوں نے دیکھا کہ وہ ہانڈی شق ہو گئی ہے اور آپ کی آنکھیں کشادہ اور آپ آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں۔

وہ عبد المطلب کے پاس آئیں۔ انہیں اس کی خبر دی اور کہا کہ ہم نے ایسا مولود کوئی نہیں دیکھا۔ حضرت عبد المطلب نے ان عورتوں سے فرمایا کہ ان کی حفاظت کرو۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ یہ بڑی خیر کو پائیں گے۔ حضور علیہ السلام کی ولادت شریفہ کے ساتویں دن حضرت عبد المطلب نے آپ کی جانب سے عقیقہ کیا اور قریش کو کھانے پر مدعو فرمایا۔

کھانے کے بعد قریش نے حضرت عبد المطلب سے دریافت کیا کہ مولود کا نام کیا رکھا گیا ہے؟ تو عبد المطلب نے فرمایا میں نے ان کا نام محمد رکھا ہے۔ قریش نے کہا کہ یہ نام آپ کے خاندان سے کسی کا نہیں۔ خاندانی ناموں سے آپ نے اعراض کیوں کیا ہے؟ تو عبد المطلب نے کہا میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں میں ان کی حمد فرمائے اور اس کی مخلوق زمین میں۔

خیال رہے کہ لفظ مبارک ''محمد'' باب تفعیل سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ ''روض الانف'' میں ہے کہ اس اسم شریف کے معنی ہیں

مُدح کرة بعد مرة

ترجمہ : یعنی جس کی مدح بار بار کی گئی ہو۔

سبحان الله! جس معنوی مناسبت سے آپ کا یہ نام مبارک رکھا گیا وہ کتنی درست ثابت ہوئی۔

علامہ علی بن برہان الدین حلبی ارقام فرماتے ہیں :

ویرویٰ ان عبدالمطلب انما سماه محمد الرویا رآها

ترجمہ : اور روایت ہے۔ کہ عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام کا اسم گرامی ''محمد'' ایک خواب دیکھنے کی وجہ سے رکھا۔

اس خواب کی تفصیل یہ ہے :

حضرت عبد المطلب نے خواب میں دیکھا کہ آپ کی پیٹھ سے ایک چاندی کی زنجیر نکلی اور وہ بڑھتی گئی۔ اس کا ایک سرا آسمان پر پہنچ گیا اس زنجیر سے اور بہت سی زنجیریں نکلیں اور چاروں طرف دنیا پر چھا گئیں۔ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ زنجیر درخت کی صورت میں تبدیل ہو گئی۔ اس درخت میں اتنا نور تھا کہ آفتاب کا نور اس کے سامنے کوئی شیء نہیں۔ میں نے عرب و عجم یعنی سارے جہاں کو اس کی طرف سجدہ کرتے دیکھا۔ لحظہ بہ لحظہ اس درخت کی عظمت اور ارتفاع اور نور میں زیادتی ہوتی جاتی تھی۔ کبھی وہ مخفی ہو تا تھا اور کبھی ظاہر ہو جاتا تھا۔

میں نے قریش کی ایک جماعت دیکھی جو اس کی شاخوں کو پکڑ کر لٹکی ہوئی تھی اور ایک دوسری جماعت دیکھی جو اس کے کاٹنے کا ارادہ کرتی تھی۔ جب وہ اس ارادہ سے درخت کے پاس پہنچتی تھی تو ایک بڑا ہی وجیہ خوبصورت معطر جوان کہ اس جیسا

وجیہہ و شکیل و معطر شخص میں نے کوئی نہیں دیکھا اس جماعت کی ہڈیاں پسلیاں توڑ کر رکھ دیتا تھا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیتا تھا۔

میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا تا کہ اس درخت میں سے اپنا نصیبہ لے لوں لیکن میں کچھ نہ لے سکا۔ میں نے اس جوان سے دریافت کیا کہ اس درخت سے کون بہرہ مند ہو گا؟ اس نے کہا وہ لوگ جو اس سے لٹکے ہوئے ہیں اور تم سے پہلے اس تک پہنچ چکے ہیں وہ اس سے متمتع ہوں گے۔

عبد المطلب کہتے ہیں کہ عجیب و غریب خواب دیکھ کر میں گھبرا گیا اور فوراً میری آنکھ کھل گئی۔ میں اسی وقت قریش کی کاہنہ کے پاس گیا اس نے مجھے دیکھتے ہی کہا کیا بات ہے؟ جو اتنے گھبرائے ہوئے ہو؟ کیا کوئی حادثہ پیش آیا ہے؟ میں نے اپنا خواب اس سے بیان کیا تو اس خواب کو سن کر کاہنہ کے چہرہ کا رنگ بدل گیا۔ پھر وہ سنبھل کر بولی۔ اگر تمہارا خواب سچ ہے تو تمہاری نسل سے ایک ایسے آدمی کا ظہور ہو گا جو تمام عالم کا مالک ہو گا۔ لوگ اس کے دین پر ہوں گے۔

بعض روایات میں آیا ہے کہ اس نے کہا کہ اس کا دین تمام ادیان کا ناسخ ہو گا اور اس کا نور آفتاب کے نور سے بھی روشن تر ہو گا اور وہ نور بڑھتا جائے گا۔ اور تمام عالم کو گھیر لے گا۔ اور قیامت تک باقی رہے گا۔ اور آسمانوں زمینوں والے ان کی حمد و ثنا کریں گیا اس وجہ سے عبد المطلب نے آپ کا نام ''محمد'' رکھا۔

(سیرت حلبیہ جلد اول، مجموعہ خیرالبیان)

نام پاک محمد ﷺ کی فضیلت :

اعلم العلماء اکمل الکملاء زبدۃ المدققین عمدۃ المحققین مولانا محمد نقی علی خاں بریلوی قدس سرہ ارقام فرماتے ہیں :

یہ وہ نام ہے جسے خالق ارض و سماء جل جلالہ نے زمین و آسمان و مہر و ماہ کی

پیدائش سے بیس لاکھ برس پہلے اپنے نام کے ساتھ عرشِ بریں پر لکھا۔ حق عزمجدہ کو یہی نام ایسا بھایا جس سے تمام عالم بالا آباد فرمایا۔ سدرة المنتهى کے پتے اور جنت کے ہر قصر و غرفے اور ہفت آسمان کے تمام مواضع واماکن کو اس سے زینت دی اور حورعین کے سینوں اور ملائکہ مکرمین کی آنکھوں پر اسے تحریر فرما کر صفاء و روشنی بخشی۔ (جواہر البیان فی اسرار الارکان)

نام پاک محمد ﷺ کی برکتیں:

۱۔ حدیث شریف میں ہے۔

من ولد له مولود فسماه محمد حبالی و تبر کا باسمی هو ومولوده فی الجنة

(سیرت حلبیہ، احکام شریعت)

ترجمہ: جس کا لڑکا پیدا ہو اور وہ میری محبت اور میرے نام پاک سے تبرک کے لئے اس کا نام محمد رکھے وہ اور اس کا لڑکا دونوں جنت میں جائیں گے۔

۲۔ عن ابی رافع عن ابیه قال سمعت رسول الله ﷺ یقول اذا سمیتموه محمدافلا تضربوه ولاتحرموه (سیرت حلبیہ، احکام شریعت)

ترجمہ: حضرت ابو رافع نے اپنے والد سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اسے نہ مارو۔ نہ محروم رکھو

۳۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

یوقف عبدان ای اسم احدهما احمد و الا خر محمد بین یدی الله تعالیٰ فیومربهما الی الجنة فیقولا ن ربنا بمااستهلنا الجنة ولم نعمل عملا تجازینابه الجنة فیقول الله تعالیٰ ادخلا الجنة فانی آلیت علی نفسی ان لایدخل النار من اسمه احمد او محمد (سیرت حلبیہ، احکام شریعت)

ترجمہ: قیامت کے دن دو شخص رب کے حضور کھڑے کئے جائیں گے۔ ایک کا نام

۷۔ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

ما اجتمع قوم قط فی مشورة و فیهم رجل اسمه محمد لم یدخلوه فی مشورتهم الالم یبارك لهم فیه
(احکام شریعت، سیرت حلبیہ جلد اول)

ترجمہ: جب کوئی قوم کسی مشورے کے لئے جمع ہو اور ان میں کوئی شخص محمد نام کا ہو اور اسے اپنے مشورے میں شریک نہ کریں ان کے لیئے اس مشورے میں برکت نہ رکھی جائے گی۔

۸۔ من اراد ان یکون حمل زوجته ذکرا فلیضع یده علی بطنها و یقل ان کان ذکر افقد سمیته محمد افانه یکون ذکرا

(سیرت حلبیہ جلد اول، احکام شریعت)

ترجمہ: جو چاہے کہ اس کی عورت کے حمل میں لڑکا ہو، اسے چاہیئے کہ اپنا ہاتھ عورت کے پیٹ پر رکھ کر کہے:

ان کان ذکر افقد سمیته محمداً

اگر لڑکا ہے تو میں نے اس کا نام محمد رکھا۔ انشاء اللہ العزیز لڑکا ہی ہو گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

۹۔ مااطعم طعام علی مائدة ولا جلس علیها و فیها اسمی قدس الله ذلك المنزل کل یوم مرتین
(سیرت حلبیہ، احکام شریعت)

ترجمہ: جس دستر خوان پر بیٹھ کر لوگ کھانا کھائیں اور ان میں کوئی محمد نام کا ہو تو دن میں دوبار اس مکان میں رحمت الٰہی کا نزول ہوتا ہے۔

۱۰۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

من ولد له ثلثة اولاد فلم یسم احد امنهم محمداً فقد جهل

(احکام شریعت بحوالہ طبرانی)

ترجمہ: جس کے تین بیٹے ہوں اور وہ ان میں سے کسی کا نام محمد نہ رکھے۔ ضرور جاہل ہے۔

۱۱۔ وما كان اسم محمد فی بيت الاجعل الله فی ذلك البيت بركة

(سیرت حلبیہ جلد اول)

ترجمہ: جس گھر میں کوئی محمد نام کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس گھر میں برکت پیدا فرما دیتے ہیں۔

۱۲۔ وفی الشفاء ان لله ملائكة سيا حين فی الارض عبادتهم كل دارفيها اسم محمد ای حراسته اهل كل دارفيها اسم محمد (سیرت حلبیہ جلد اول)

ترجمہ: شفاء میں ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے بعض ایسے فرشتے ہیں جو زمین میں پھرتے ہیں۔ ان کی عبادت یہ ہے کہ جس گھر میں کوئی محمد نام کا ہو اس کی حفاظت کرنا۔

۱۳۔ عن الحسين بن علی بن ابی طالب رضی الله عنهما قال من كان له حمل فنوی ان يسمه محمداً حوله الله تعالىٰ ذكرا وان كان انثی (سیرت حلبیہ جلد اول)

ترجمہ: حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس کی بیوی حاملہ ہو تو اس نے نیت کرلی جو حمل میں ہے اس کا نام محمد رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو لڑکا کر دیں گے۔ اگرچہ لڑکی ہی کیوں نہ ہو۔

نام پاک محمد ﷺ کی تعظیم واجب ہے!

وينبغی ان يعظم هذا الاسم وصاحبه (روح البیان جلد هفتم)

ترجمہ: اور واجب ہے کہ نام پاک محمد ﷺ اور جن کا یہ نام ہے دونوں کی تعظیم کی جائے۔

سلطان محمود اور اسم پاک محمد ﷺ کی تعظیم :

آوردہ اند کہ ایاز خاص پسرے داشت محمد نام واورملازم سلطان محمود ساختہ بود روزے سلطان متوجہ طہارت خانہ شدہ فرمود کہ پسر ایاز را بگو ید تا آب طہارت بیارد ایاز ایں سخن شنودہ درتامل افتاد کہ آیا پسر من چہ گناہ کرد کہ سلطان نام اوبر زبان نمی راند سلطان و ضو ساختہ بیرون آمدو درایازنگریست اورا اندیشہ مندديد پرسید کہ سبب اثر ملال کہ برجبیں تومی بینم چیست ایاز از روی نیاز بموقف عرض رسانید کہ بندہ زادہ را بنام نخواند برترسیدم کہ مبادا ترک ادبی ازوصادر شدہ باشد و موجب انحراف مزاج ھمایوں گشة سلطان تبسمی فرمود و گفت ای ایاز دل جمع دار کہ ازو صورتی کہ مکروہ طبع من باشد صدور نیا فتہ بلکہ وضو نداشتم واو محمد نام داشت مراشرم آمد کہ لفظ محمد برزبان من گذرد وقتی کہ بے وضو باشم چہ ایں لفظ نشانہ حضرت سیدا نام است۔

ھزار بار بشویم دھن بمشك و گلاب

ھنوز نام تو بردن ادب نمی دانم

(روح البیان جلد ہفتم)

ترجمہ : ایاز کا ایک بیٹا تھا جس کا نام محمد تھا۔ یہ خدمت کے لئے ہر وقت سلطان محمود کی بارگاہ میں رہتا تھا۔ ایک دن سلطان نے جب طہارت خانہ میں جانے کا قصد کیا تو فرمایا کہ ایاز کے بیٹے سے کہو کہ طہارت کے لئے پانی لائے۔ ایاز سلطان کی یہ بات سن کر فکر مند ہوئے کہ شاید میرے بیٹے سے کوئی خطاء ہو گئی ہے۔ کیونکہ سلطان نے اس کا نام نہیں لیا۔ سلطان محمود وضو سے فراغت کے بعد طہارت خانہ سے باہر تشریف لائے تو ایاز کو پریشان دیکھ کر فرمایا۔ ایاز میں تیری پیشانی پر پریشانی کے آثار دیکھتا ہوں اس کی کیا وجہ ہے ؟

ایاز نے انتہائی عاجزی سے عرض کیا کہ بندہ زادہ کا جناب نے آج نام نہیں لیا۔ جس کی وجہ سے میں خائف ہوں کہ وہ کسی بے ادبی کا مرتکب نہ ہوا ہو۔ حضرت

سلطان محمود رحمہ اللہ نے تبسم فرمایا اور کہا کہ ایاز پریشان نہیں ہونا چاہیے۔ آپ کے بیٹے سے ایسی کوئی چیز صادر نہیں ہوئی جو میرے مزاج کے خلاف ہو۔ اس کا نام اس لئے میں نے نہ لیا کہ میں بے وضو تھا اور وہ محمد نام رکھتا ہے۔ مجھے شرم آئی کہ لفظ محمد میری زبان پر اس حالت میں جاری ہو جب کہ میں بے وضو ہوں۔ اس لئے کہ یہ لفظ سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسم گرامی ہے۔

ہزار بار بشویم دھن بمشک و گلاب
ہنوز نام تو بر ادب نمی دانم

نام پاک محمد ﷺ کی تعظیم سے سو سال کے گناہ معاف، جنت اور بہتر حوریں بھی ملیں

وکان رجل فی بنی اسرائیل عصی اللہ مائۃ سنۃ ثم مات فاخذوہ فالقوہ فی مزبلۃ فاوحیٰ الیٰ موسیٰ ان اخرجہ و صل علیہ قال یارب ان بنی اسرائیل شھدوا انہ عصاک مائۃ سنۃ فاوحی اللہ تعالیٰ الیہ انہ ھکذا الا انہ کان کلما نشر التوراۃ و نظر الی اسم محمد قبلہ و وضعہ علیٰ عینیہ فشکرت ذلک و غفرت لہ و زوجتہ سبعین حوراء۔ (روح البیان جلد ھفتم، حلیۃ الاولیاء)

ترجمہ: بنی اسرائیل میں ایک مرد تھا۔ اس نے سو سال اللہ تعالیٰ کی معصیت کی، جب اسے موت آئی تو لوگوں نے اسے گندگی کے ڈھیر پر پھینک دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی فرمائی کہ فلاں شخص کو ڈھیر سے اٹھائیں اور اس کی نماز جنازہ بھی ادا کریں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔

اے رب العزت! بنی اسرائیل تو اس کی گواہی دے رہے ہیں کہ اس نے سو سال تیری معصیت میں گذارے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے موسیٰ یہ بات درست ہے لیکن یہ جب بھی تورات کھولتا اور اس میں اسم محمد دیکھتا تو اسے بوسہ دے کر اپنی آنکھوں سے لگا لیتا تھا۔ میں نے اسے اس کی یہ جزاء عطاء کی کہ اس کے گناہ بخش دیئے اور جنت کی ستر حوروں سے اس کا نکاح کر دیا۔

سلطان محمود اور اسم پاک محمد ﷺ کی تعظیم:

آورده اند که ایاز خاص پسرے داشت محمد نام واورا ملازم سلطان محمود ساختہ بود روزے سلطان متوجہ طہارت خانہ شدہ فرمود کہ پسر ایاز را بگوید تا آب طہارت بیارد ایاز ایں سخن شنودہ درتامل افتاد کہ آیا پسر من چہ گناہ کرد کہ سلطان نام اوبر زبان نمی راند سلطان و ضو ساختہ بیرون آمدو درایازنگریست اورا اندیشہ منددید پرسید کہ سبب اثر ملال کہ برجبیں تومی بینم چیست ایاز از روی نیاز بموقف عرض رسانید کہ بندہ زادہ را بنام نخواند برترسیدم کہ مبادا ترک ادبی ازوصادر شدہ باشد و موجب انحراف مزاج همایون گشتہ سلطان تبسمی فرمود و گفت ای ایاز دل جمع دار کہ ازو صورتی کہ مکروہ طبع من باشد صدور نیا فتہ بلکہ وضو نداشتم واو محمد نام داشت مراشرم آمد کہ لفظ محمد برزبان من گذرد وقتی کہ بے وضو باشم چہ این لفظ نشانہ حضرت سیدا نام است۔

هزار بار بشویم دهن بمشك و گلاب

هنوز نام تو بردن ادب نمی دانم

(روح البیان جلد ہفتم)

ترجمہ: ایاز کا ایک بیٹا تھا جس کا نام محمد تھا۔ یہ خدمت کے لئے ہروقت سلطان محمود کی بارگاہ میں رہتا تھا۔ ایک دن سلطان نے جب طہارت خانہ میں جانے کا قصد کیا تو فرمایا کہ ایاز کے بیٹے سے کہو کہ طہارت کے لئے پانی لائے۔ ایاز سلطان کی یہ بات سن کر فکر مند ہوئے کہ شاید میرے بیٹے سے کوئی خطاء ہوگئی ہے۔ کیونکہ سلطان نے اس کا نام نہیں لیا۔ سلطان محمود وضو سے فراغت کے بعد طہارت خانہ سے باہر تشریف لائے تو ایاز کو پریشان دیکھ کر فرمایا۔ ایاز میں تیری پیشانی پر پریشانی کے آثار دیکھتا ہوں اس کی کیا وجہ ہے؟

ایاز نے انتہائی عاجزی سے عرض کیا کہ بندہ زادہ کا جناب نے آج نام نہیں لیا۔ جس کی وجہ سے میں خائف ہوں کہ وہ کسی بے ادبی کا مرتکب نہ ہوا ہو۔ حضرت

حضورؐ کے اسم پاک کی معرفت ضروری ہے :

علامہ اسماعیل حقیؒ لکھتے ہیں :

والمختار انه لا يشترط فی الاسلام معرفة اب النبی علیه السلام و اسم جده بل يكفی فيه معرفة اسمه الشريف (روح البیان، جلد ہفتم)

ترجمہ : اور مختار یہ ہے کہ اسلام میں حضور علیہ السلام کے والد ماجد و دادا کے اسم گرامی کی معرفت ضروری نہیں بلکہ آپ کے اسم شریف کی پہچان اسلام میں کافی ہے۔

ایجادِ خلق سے دو ہزار سال قبل اللہ تعالیٰ نے اسم محمد سے آپ کو موسوم فرمایا!

الشیخ محمد المہدی فاسی فرماتے ہیں :

وقد سماه تعالیٰ بهذه الاسم الذی هو محمد قبل ان يخلق آدم عليه السلام بل قبل ان يخلق الخلق بالفی عام (مطالع المسرات جلاء دلائل الخیرات)

ترجمہ : تحقیق اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو اسم شریف محمد سے تخلیق آدم بلکہ تمام مخلوق کی تخلیق سے دو ہزار قبل موسوم فرمایا۔

حضورؐ کے اسماء شریفہ کثیر ہیں :

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ ارقام فرماتے ہیں۔

اللہ عزوجل کے ناموں کا شمار نہیں، اس کی شانیں غیر محدود ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے اسمائے پاک بھی بکثرت ہیں کہ کثرت اسماء شریف مسمّی سے ناشی ہے۔ آٹھ سو سے زائد مواہب و شرح مواہب میں ہیں اور فقیر نے تقریباً چودہ سو پائے ہیں اور حصر ناممکن ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد نہم)

شیخ امام محمد المہدی فاسی ارقام فرماتے ہیں :

قال ابن فارس فیما حکی عنه ان اسماءه ﷺ الفان وعشرون (مطالع المسرات)

ترجمہ : ابن فارس سے منقول ہے کہ حضور ﷺ کے اسماء شریفہ دو ہزار بیس ہیں۔

اسماء کی کثرت مسمیٰ کی فضیلت پہ دال ہے :

کثرة الاسماء تدل علی شرف المسمی لا سیما وهی اوصاف مدح دالة علی ذلك بمعا نیها۔ (مطالع المسرات)

ترجمہ :اسماء کی کثرت مسمیٰ کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے۔بالخصوص جب یہ اسماء کثیرہ اوصاف مدح ہوں' اپنے معانی وصفیہ پہ دال ہوں۔

برکۃ المصطفیٰ فی الہند شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں :

بدانکه حق جل و علا تسمیه کرده است حبیب خود را ﷺ درقرآن عظیم وغیر وی از کتب سماویه وبرزبان انبیاء و رسل علیهم السلام باسماء کثیره و کثرت اسماء دلالت میکند برشرف مسمیٰ که اشتقاق اسماء از صفات و افعال است و هر اسمی مشتق از صفتی و فعلی است (مدارج النبوت جلد اول)

ترجمہ : جان لو کہ حق جل وعلاء نے اپنے حبیب ﷺ کو قرآن مجید اور دیگر کتب سماویہ اور انبیاء و رسل کرام علیہم السلام کی زبان پر بہت سے ناموں سے موسوم فرمایاہے۔اور ناموں کی کثرت مسمیٰ کی شرافت پر دلالت کرتی ہے۔اس لئے کہ ان ناموں کا اشتقاق صفات اور افعال سے ہے اور ہر نام کسی صفت اور فعل سے مشتق ہے۔

اذان میں نام پاک محمد سن کر درود پڑھنے والے کو حضور علیہ السلام اپنی قیادت میں جنت میں لے جائیں گے

علامہ اسماعیل حقی ؒ ارقام فرماتے ہیں:

یستحب ان یقال عند سماع الاولیٰ من الشهادة الثانیه صلی الله علیك یا رسول الله ثم یقال اللهم متعنی بالسمع و البصر بعد وضع ظفر الابها مین علی العینین فانه ﷺ یکون قائد اله الیٰ الجنة (روح البیان جلد ہفتم)

ترجمہ: مستحب ہے کہ اذان میں پہلی بار "**اشهد ان محمد رسول الله**" سن کر پڑھے "**صلی الله علیك یا رسول الله**"۔ اس کے بعد پڑھے "**اللهم متعنی بالسمع والبصر**" دونوں انگوٹھوں کے ناخن آنکھوں پر رکھنے کے بعد ایسا کرنے والے کو حضور علیہ السلام اپنی قیادت میں جنت کی طرف لے جائیں گے۔

صلوۃ سعودی میں ہے:

عن النبی ﷺ انه قال من سمع اسمی فی الاذان ووضع بها مبه علی عینیه فانا طالبه فی صفوف القیامة و قائده الی الجنة (صلوۃ سعودی، جلد دوم)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ سے روایت ہے۔ تحقیق آپ نے فرمایا۔ جس نے اذان میں میرا نام سنا اور اپنے دونوں انگوٹھے اپنی آنکھوں پر رکھے تو میں قیامت کی صفوف سے تلاش کر کے اسے اپنی قیادت میں جنت کی طرف لے جاؤں گا۔

لطیفہ:

ذکر الحسین بن محمد الدا مغانی فی کتابه شوق العروس وانس النفوس نقلاً عن کعب الاحبار انه قال اسم النبی ﷺ عند اهل الجنة عبدالکریم و عند اهل النار عبدالجبار و عند اهل العرش عبدالحمید و عند سائر الملائکة عبدالمجید و عند الانبیاء عبدالوهاب و عند الشاطین

عبدالقهار وعند الجن عبدالرحیم و فی الجبال عبدالخالق و فی البر عبدالقادر و فی البحر عبدالمهیمن و عند الحیتان عبدالقدوس و عند الهوام عبدالغیاث وعند الوحوش عبدالرزاق و عند السباع عبدالسلام و عند البهائم عبدالموء من و عند الطیور عبدالغفار و فی التوراۃ موذ۔ موذ وفی الانجیل طاب طاب و فی الصحف عاقب و فی الزبور فاروق و عند اللہ طه و یٰسین و عند الموء منین محمد قال و کنیته ابو القاسم لا نه یقسم الجنة بین اهلها ﷺ تسلیما کثیرا (القول البدیع)

ترجمہ : حسین بن محمد الدامغانی نے اپنی کتاب "شوق العروس وانس النفوس" میں کعب الاخبار رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضور علیہ السلام کا اسم شریف اہل جنت کے نزدیک عبدالکریم ہے اور اہل جہنم کے نزدیک عبدالجبار اور اہل عرش کے نزدیک عبدالحمید اور تمام ملائکہ میں عبدالمجید اور انبیاء میں عبدالوہاب اور شیاطین میں عبدالقہار اور جنوں میں عبدالرحیم اور پہاڑوں میں عبدالخالق اور خشکی میں عبدالقادر اور سمندر میں عبدالمہیمن اور مچھلیوں میں عبدالقدوس اور حشرات الارض میں عبدالغیاث اور وحوش میں عبدالرزاق اور درندوں میں عبدالسلام اور چارپایوں میں عبدالمومن اور طیور میں عبدالغفار اور توراۃ میں موذ موذ اور انجیل میں طاب طاب اور صحیفوں میں عاقب اور زبور میں فاروق اور اللہ جل جلالہ کے ہاں طٰہٰ اور یٰسین اور مومنوں میں محمد ﷺ ہے اور آپ کی کنیت ابوالقاسم ہے اس لئے کہ جنت آپ تقسیم فرمائیں گے۔

صلی اللہ علیہ و سلم تسلیماً کثیراً

اللہ تعالیٰ نے اپنے نام سے آپ کا نام نکالا :

مداح رسول ﷺ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کے اسم پاک کے متعلق فرماتے ہیں۔

وضم الاله اسم النبی الیٰ اسمه
اذا قال فی الخمس الموء ذن اشهد

وشق له من الاسم ليجله
فذو العرش محمود و هذا محمد

ترجمہ : اللہ تعالیٰ نے اپنے نام سے نبی کریم ﷺ کے اسم پاک کو ملا دیا ہے۔ جب کہ موذن پانچوں وقت "اشھد" کہتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی تعظیم و تکریم کا اظہار فرماتے ہوئے اپنے نام میں سے آپ کا نام نکالا۔ مالک عرش محمود ہے اور یہ ذات والا صفات محمد ہے۔

یعنی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سب کرتے ہیں اور وہ محمود ہے۔ کیونکہ جس کی حمد کی جائے وہ محمود ہے اور لفظ محمود میں سے واؤ مٹا دو تو لفظ مبارک محمد نکل آتا ہے

حضورؐ مصفاء پیدا ہوئے :

علامہ قسطلانی رقم طراز ہیں :

و منها انه خرج نظيفا مابه قدر (المواهب اللدنيه جلد دوم)

اور حضور علیہ السلام کے خصائص سے یہ ہے کہ آپ صاف ستھرے مصفاء پیدا ہوئے۔ جسد مقدس پر کسی قسم کی آلودگی نہیں تھی۔

پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا :

(ومنها انه وقع) خرج من بطنه امه (ساجدا) حقيقة (رافعاً اصبعيه) اى بسابتيه الى السماء قابضا بقية اصابعه كا لمتضرع المتذلل المبتهل

(المواهب اللدنيه و زرقاني جلد پنجم)

ترجمہ : اور حضور علیہ السلام کے خصائص سے یہ ہے کہ شکم مادر سے پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا۔ دونوں انگشتانِ شہادت آسمان کی طرف اٹھائی ہوئی تھیں اور دیگر انگلیاں بند کی ہوئی تھیں۔ عاجزی وانکساری فرمانے والے تھے۔

رضاعت و زمانہ طفولیت :

حضور علیہ السلام کی والدہ شریفہ نے آپ کو سات دن یا نو دن دودھ پلایا۔ پھر ثویبہ نے حلیمہ سعدیہ کے آنے تک تقریباً چار مہینے دودھ پلایا اور پھر حلیمہ سعدیہ نے اخیر تک آپ کو دودھ پلایا۔ (مجموعہ خیر البیان)

قریش کا دستور تھا کہ لڑکوں کو دودھ پلانے والیوں کو دے دیا کرتے تھے۔ اور وہ اپنے گھر جا کر دودھ پلایا کرتی تھیں اور بعد ختم ایام رضاعت کے ماں باپ کے پاس پہنچا دیا کرتی تھیں۔ اور ماں باپ لڑکوں کے دودھ پلانے والیوں کو نقد و جنس دے کر رضا مند کرتے تھے۔

حضرت حلیمہ سعدیہ سے روایت ہے کہ میں بنی سعد کی عورتوں کے ہمراہ دودھ پینے والے بچوں کی تلاش میں نکلی اور اس سال سخت قحط تھا۔ میری گود میں ایک بچہ تھا مگر اتنا دودھ نہ تھا کہ اس کو کافی ہوتا۔ رات بھر اس کے رونے کی وجہ سے نیند نہ آتی اور نہ ہماری اونٹنی کے دودھ ہوتا۔ میں ایک دراز گوش پر سوار تھی جو نہایت لاغری کے باعث چل نہ سکتا تھا۔ ہم مکہ آئے تو حضور علیہ السلام کو جو عورت دیکھتی اور یہ سنتی کہ آپ یتیم ہیں تو قبول نہ کرتی۔ (کیونکہ زیادہ انعام واکرام کی توقع نہ تھی)۔

میں نے اپنے شوہر سے کہا یہ تو اچھا نہیں کہ میں خالی لوٹ جاؤں میں تو اس یتیم کو لاتی ہوں۔ شاید اللہ تعالیٰ برکت عطا کرے۔ چنانچہ میں گئی۔ میں نے دیکھا کہ آپ دودھ سے زیادہ سفید کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے اور ان کے بدن سے کستوری کی خوشبوئیں مہک رہی تھیں اور آپ کے نیچے سبز حریر کا بستر تھا جس پر آپ سو رہے تھے۔ میری محبت نے ان کا حسن و جمال دیکھ کر مناسب نہ جانا کہ ان کو بیدار کروں۔ پس آہستہ آہستہ ان کے پاس پہنچی اور دونوں ہاتھ آپ کے سینے پر رکھ دیئے۔ تو آپ نے ہنستے ہوئے تبسم فرمایا اور اپنی دونوں آنکھیں کھول کر میری طرف دیکھا۔ اس وقت آپ کی انکھوں

سے نور نکلا یہاں تک کہ آسمان کے درمیان فضاء کو بھر دیا۔ پھر میں نے آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور آپ کو اپنا داہنا پستان پیش کیا۔ آپ نے جتنا دودھ چاہا پیا۔ میں نے بایاں پستان پیش کیا تو وہ انہوں نے نہ لیا اور بعد کو بھی یہی حال رہا۔

علماء فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم دے دیا تھا کہ آپ کا دودھ شریک ہے اور عدل وانصاف کا بھی الہام فرمادیا۔ اس لئے آپ نے عدل وانصاف کو ملحوظ رکھا اور ہمیشہ ایک جانب کا دودھ رضاعی بھائی کے لئے چھوڑا۔

بھائیوں کے لئے ترکِ پستان کریں
دودھ پیتوں کی نصفت پہ لاکھوں سلام

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں۔ پھر میں آپ کو اپنی فرودگاہ پر لائی۔ میرے شوہر نے جب آپ کے حسن وجمال کی زیارت کی تو وہ بھی آپ کے حسن وجمال پر فریفتہ ہو گیا۔ اور سجدہ شکر ادا کیا۔ پھر شوہر نے جو اونٹنی کو جا کر دیکھا تو دودھ ہی دودھ بھرا تھا۔ غرض اس نے دودھ نکالا اور ہم سب نے اونٹنی کا دودھ خوب سیر ہو کر پیا اور رات بڑے آرام سے گذری اور اس سے پہلے سونا میسر نہ ہوتا تھا۔ شوہر کہنے لگا۔ ای حلیمہ! تو بڑے برکت والے بچے کو لائی۔ میں نے کہا مجھے یہی اُمید ہے۔

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم آپ کو اپنے پاس لانے کے بعد چند دن مکہ مکرمہ میں قیام پذیر رہے۔ ایک رات میں نے دیکھا کہ آپ کی چاروں طرف نور چھایا ہوا ہے اور ایک سبز پوش مرد آپ کے سرہانے کھڑا ہے۔ میں نے اپنے شوہر کو بیدار کیا تو شوہر نے کہا۔ ای حلیمہ! یہ بات کسی پر ظاہر نہیں کرنی۔ اس لئے کہ جس دن سے یہ مولود پیدا ہوا ہے۔ یہود کے لئے کھانا پینا ناگوار ہو گیا ہے۔ اور ان کی نیندیں اُڑ گئی ہیں۔ (مدارج النبوت، جلد دوم)

حلیمہ فرماتی ہیں کہ پھر لوگ ایک دوسرے سے رخصت ہوئے تو میں بھی حضور علیہ السلام کی والدہ ماجدہ سے رخصت ہوئی۔ میں آپ کو لے کر اسی دراز گوش پر

سوار ہوئی اور حضور ﷺ میرے ہاتھوں میں تھے۔ میری سواری قوی و توانا ہو گئی۔ جب کعبہ شریف کے پاس پہنچی تو اس نے تین بار سجدہ کیا اور اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور رواں دواں ہو گئی۔ اور قوم کی تمام سواریوں سے آگے نکل گئی۔ ساتھی عورتیں تعجب کرتی تھیں اور مجھے کہتیں کہ کیا یہ وہی دراز گوش ہے جس پر سوار ہو کر تو ہمارے ساتھ آئی تھی؟ اور یہ راستہ میں چلنے کی طاقت نہیں رکھتی تھی؟

میں انہیں کہتی خدا کی قسم یہ وہی دراز گوش ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے اس بیٹے کی برکت سے قوی بنا دیا ہے۔ وہ کہتیں اللہ کی قسم اس کی عظیم شان ہے۔ حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ میں اپنی دراز گوش کو سنتی وہ کہتی تھی۔

آرے واللہ مرا شان عظیم است مردہ بودم زندہ گرد انید مرا ولا غر گشتم فربہ گرد انید۔ عجب از شماء اے زنان بنی سعد کہ درغفلتید آیا درنمی یا بید شما کہ کیست برپشت من برپشت من۔ سید المرسلین خیر الاولین والاخرین حبیب رب العلمین است (مدارج النبوت جلد دوم)

ترجمہ: ہاں خدا کی قسم میری عظیم شان ہے کہ مردہ تھی اللہ تعالیٰ نے مجھے زندہ بنا دیا۔ لاغر تھی مجھے قوی و فربہ بنا دیا۔ اے زنان بنی سعد تم پر تعجب کہ غفلت میں ہو۔ آیا تمہیں معلوم نہیں کہ میری پشت پر کون ہیں؟ میری پشت پر سید المرسلین خیر الاولین والآخرین حبیب رب العالمین تشریف فرما ہیں۔

برکات رضاعت:

وگفت حلیمہ کہ در راہ چپ و راست می شنیدم کہ میگفتند ای حلیمہ غنی شدی و بزرگزین زنان بنی سعد گشتی و گلہ ہای گو سپند کہ بران میگذ شتم گو سپنداں پیش می آمدند و می گفتند اے حلیمہ میدانی کہ رضیع تو محمد رسول پرودگار آسمان و زمین است و بہترین فرزنداں آدم است و بہیچ منزل فرو دنمی آمدیم الا کہ حق تعالیٰ سبز و خرم میگر دانید آنرا باجود آنکہ قحط سال بود (مدارج النبوت، جلد دوم)

ترجمہ: حلیمہ فرماتی ہیں کہ راستہ میں دائیں بائیں سے میں یہ آوازیں سنتی تھی۔ کہ اے حلیمہ تو غنی ہو گئی۔ بنو سعد کی تمام عورتوں پر تجھے بزرگی و برتری حاصل ہو گئی۔ بکریوں کے جن ریوڑوں سے میں گذرتی وہ سامنے آکر کہتے 'ای حلیمہ! تجھے معلوم ہے کہ تو پروردگار زمین وآسمان کے رسول محمد ﷺ کی دایہ ہے جو تمام اولاد آدم سے بہتر ہیں۔ راستہ میں جہاں کہیں ہم اترتے' حق تعالیٰ اس جگہ کو فوراً سر سبز و شاداب فرما دیتے۔باوجودیکہ اس سال شدید قحط تھا۔

مادرِ رسول اللہ ﷺ مزید ارشاد فرماتی ہیں:

چون بمنازل بنی سعد رسیدیم دیدیم کہ ہیچ زمینے خشک ترو ویران ترازان نیست وسی رفت گو سفندان من بچراگاہ وسی آمد ندوقت شام و سیر و سیراب و پر شیر پس میدو شیدم انہارا وسی نوشیدیم شیر راو نتاج داد ند و قوم براعیان خود می گفتند چراشما نیز بچراگاہے کہ راعیان بنت ابی ذویب می چرا نید نمی چرانید ونمی دانستند کہ ایں برکات و خیرات درخانہ ما از کجا است ایں برکت و نشاط از چراگاہ غیب و علف زار دیگر است پس راعیان قوم ہمراہ راعیان ماہچر انید ند تاپروردگار تعالیٰ در اغنام و اموال ایشان نیز خیر و برکت پیداکردہ تا محمد ﷺ درقبیلہ مابود تمام خیرات و برکات شامل حال ماشد وایں ہمہ از برکت و جود شریف وے میدا نستم (مدارج النبوت جلد دوم)

ترجمہ: جب بنو سعد کی بستی میں ہم پہنچے تو ہم نے دیکھا کہ کوئی زمین اس زمین سے زیادہ ویران و قحط زدہ نہیں۔ میری بکریاں چراگاہ میں چرنے جاتیں اور شام کے وقت سیر و سیراب اور دودھ سے بھری لوٹتیں، ہم ان کا دودھ دُہ کر پیتے اور بچے بھی دیتیں۔ قوم اپنے چرواہوں سے کہتی کہ تم بھی جہاں حلیمہ کے چرواہے بکریاں چراتے ہیں وہاں چراؤ۔ انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ ہمارے گھر خیرات وبرکات کہاں سے ہیں؟

یہ برکتیں اور خوشیاں غیبی چراگاہ سے ہیں تو قوم کے چرواہے بھی ہمارے چرواہوں کے ساتھ مویشیوں کو چراتے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی بکریوں اور دیگر اموال میں خیر و برکت پیدا فرما دی۔ جب تک محمد ﷺ ہمارے قبیلہ میں قیام پذیر رہے تو آپ کے وجود شریف کی برکت سے یہ خیرات و برکات ہمارے شامل حال رہیں اور یہ تمام برکتیں آپ کے وجود شریف کی بدولت تھیں۔

حضور علیہ السلام کی رضاعت کا واقعہ علامہ بوصیری نے ہمزیہ میں یوں منظوم کیا ہے :

وبدت فی رضاعه معجزات	لیس فیها عن العیون خفاء
اذا ابته لیتمه مرضعات	قلن ماضی الیتم غناه
فاتته من ال سعد فتاة قد ابتا	قد ابتها لفقرها الرضعاء
ارضعته لبانها فسقتها	وبنیها البانهن الشاء
اصبحت شولا عجافا واست	مابها شائل ولا عجفاء
اخصب العیش عندها بعد محل	اذ غذ للبنی منها غذاء
یالها منة نقد ضوعف الاحر	علیها من جنسها و الجزاء
واذا سخر الاله انا سا	نسعید فانهم سعداء

(سیرت حلبیہ جلد اول)

ترجمہ اشعار !

(۱) آپ کے ایامِ رضاعت میں ایسے معجزات ظاہر ہوئے جو کسی آنکھ سے پوشیدہ نہ تھے۔

(۲) جب دودھ پلانے والی ماؤں نے آپ کو یتیم ہونے کی بناء پر لینے سے انکار کر دیا تھا اور کہہ دیا تھا کہ اس یتیم کو لینے میں کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

(۳) جب دودھ پلانے والیوں نے بوجہ غربت و افلاس انہیں لینے سے انکار کر دیا تو قبیلہ سعد کی ایک خاتون آئیں اور آپ کو حاصل کر لیا۔

(۴) حضرت حلیمہ نے آپ کو دودھ پلایا تو بکریوں نے حلیمہ اور ان کے بیٹوں کو دودھ پلایا۔ حالانکہ اس سے قبل وہ بکریاں لاغر و کمزور تھیں اور ان کے لئے دودھ نہیں تھا۔ پھر فربہ و دودھ والی ہو گئیں۔

(۵) ان کے جو جانور صبح کو کمزور اور خشک تھن چرنے جاتے تھے وہی شام کو دودھ سے لبریز اور طاقتور لوٹتے۔

(۶) قحط کا دور ختم ہو گیا۔ حضرت حلیمہ کی زندگی پُر بہار و خوشحال ہو گئی۔ جب حضور علیہ السلام نے ان کی چھاتیوں سے غذا حاصل کی۔

(۷) حضرت حلیمہ پر اللہ تعالیٰ کا بہت ہی احسان ہوا کہ ان کی دوسری ہم پیشہ عورتوں کے مقابلہ میں انھیں معاوضہ بھی زیادہ ملا اور مزید برآں ثواب بھی ملا۔

(۸) جب اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو ایک خوش بخت کے تابع فرمادیا تو سب کے سب خوش نصیب اور اسودہ حال ہو گئے۔

جس دن سے ہم حضورؐ کو لائے ہمیں چراغ کی ضرورت نہ رہی:

قالت حلیمة ماکنا نحتاج الی السراج من یوم اخذ ناه لان نور وجهه کان انور من السراج فاذا احتجنا الی السراج فی مکان جئنا به فتنورت الا مکنة ببرکته ﷺ (تفسیر المظهری۔ پاره ۱۸، سورة نور)

ترجمہ: حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ جس دن سے ہم حضور علیہ السلام کو اپنے گھر لائے ہمیں چراغ کی حاجت نہ رہی۔ اس لئے کہ آپ کے چہرے کا نور چراغ کے نور سے زیادہ تھا۔ جب کسی مکان میں ہمیں چراغ کی ضرورت ہوتی تو ہم آپ کو وہاں لے جاتے تو آپ کی برکت سے مکان منور ہو جاتے۔

حضورؐ کی تعظیم کے لئے تمام بت سرنگوں ہو گئے :

روی ان حلیمہ لما اخذتہ دخلت علی الاصنام فنکس الھبل و کذا جمیع الاصنام من اماکنھا تعظیما لہ (تفسیر مظہری پار ۱۸)

ترجمہ : مروی ہے کہ حضرت حلیمہ حضور علیہ السلام کو لے کر جب بتوں پر داخل ہوئیں تو ھبل اور دیگر تمام بت حضور علیہ السلام کی تعظیم کے لئے سرنگوں ہو گئے۔

حجر اسود حضورؐ کے وجہ کریم سے لپٹ گیا :

وجاء ت بہ الی الحجر الاسود لیقبلہ فخرج الحجر الا سود من مکانہ حتی التصق بوجھہ الکریم ﷺ (تفسیر مظہری پارہ ۱۸ سورۃ نور)

ترجمہ : حضرت حلیمہ حضور علیہ السلام کو حجر اسود کے پاس لائیں تا کہ آپ اسے بوسہ دیں تو حجر اسود اپنے مکان سے باہر آکر آپ ﷺ کے چہرہ کریم سے لپٹ گیا۔

حضورؐ کی برکت سے دودھ میں کثرت :

وروی انہ لما ارضعتہ حلیمۃ درّ لبنھا وانھمر فکانت ترضع معہ عشرۃ او اکثر (کتاب مذکور)

ترجمہ : مروی ہے کہ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو دودھ پلایا تو دودھ میں کثرت آ گئی۔ آپ حضور علیہ السلام کے ساتھ دس یا اس سے زائد بچوں کو دودھ پلاتی تھیں۔

زمین کا سرسبز ہو جانا نیز شجر و حجر کی سلامی :

وکانت حلیمۃ اذامشت بہ علی واد یابس اخضر فی الوقت وکانت تسمع الاحجار تنطق بسلا مھا علیہ والاشجار تحن باغصانھا الیہ وکان النبی ﷺ یخرج ھو واخوہ یرعیان الغنم فقال اخوہ ان اخی الحجازی اذا

وقفت يقد ميه على الوادي يخضر لوقته واذا جاء الى البئر و نحن تسقى الاغنام يعلوا الماء الى فم البير واذا قام فى الشمس ظلته الغمامة و تاتى الوحوش اليه وهو قائم فتقبله (تفسیر مظهری، سورۃ نور)

ترجمہ : اور حضرت حلیمہ جب حضور علیہ السلام کو لے کر کسی خشک وادی سے گذرتیں تو وہ فوراً سرسبز ہو جاتی اور حضرت حلیمہ سنتی تھیں۔ پتھر آپ کو سلام عرض کرتے اور درخت اپنی ٹہنیوں سے آپ کی طرف جھک رہے تھے۔ حضور علیہ السلام اپنے رضاعی بھائی کے ساتھ بکریاں چرانے کے لئے تشریف لے جاتے۔ آپ کے رضاعی بھائی کا بیان ہے کہ آپ جب وادی میں قدم رکھتے اسی وقت وادی سرسبز و شاداب ہو جاتی اور جب ہم بکریوں کو پانی پلاتے اور آپ کنوئیں پر تشریف لاتے تو پانی کنوئیں کے منہ تک بلند ہو جاتا اور جب آپ دھوپ میں کھڑے ہوتے تو بادل آپ پر سایہ کرتا اور وحوش آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے قدم چومتے۔

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت فاضل بریلوی نے ان احادیث کی منظوم ترجمانی یوں فرمائی ہے۔

زرع شاداب و ہر ضرع پر شیر سے

برکات رضاعت پہ لاکھوں سلام

حضورؐ ہر چیز کو ہاتھ لگانے سے پہلے بسم اللہ پڑھتے :

و كان ﷺ لايمس شيئاً الاقال بسم الله

(سیرت حلبیہ جلد اول)

ترجمہ : حضور ﷺ ہر چیز کو چھونے سے قبل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے تھے۔

حضورؐ کی تشریف آوری کے بعد بنو سعد کے ہر گھر سے کستوری کی خوشبو آتی تھی

عن حلیمة رضی الله عنها لما دخلت به ﷺ الی منزل لم یبق منزل من منازل بنی سعد الاشممنا منه ریح المسك والقیت محبته ﷺ ای واعتقاد برکته فی قلوب الناس حتی ان احدهم کان اذا نزل به اذی فی جسده اخذ کفه ﷺ فیضعها علی موضع الاذیٰ فیبراء باذن الله تعالیٰ سریعا و کذلك اذا اعتل لهم بعیر او شاة (سیرت حلیبه جلد اول، زرقانی جلد اول)

ترجمہ: حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب میں حضور علیہ السلام کو اپنے گھر لائی تو بنو سعد قبیلہ کے ہر گھر سے کستوری کی خوشبو آنے لگی۔ حضور علیہ السلام کی محبت اور برکت کا اعتقاد لوگوں کے دلوں میں ڈال دیا گیا۔ یہاں تک کہ جب کسی کے بدن میں کوئی تکلیف ہوتی تو حضور علیہ السلام کا ہاتھ مبارک پکڑ کر تکلیف کی جگہ رکھتا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے فوراً شفاء ہو جاتی۔ ایسے ہی اگر ان کا کوئی اونٹ یا بکری بیمار ہو جاتی تو حضور علیہ السلام کا دستِ اقدس لگنے سے فی الفور شفاء حاصل ہو جاتی۔

آپ پر ہر دن سورج کی روشنی کی مانند نور اترتا:

قالت حلیمة و کان ینزل علیه ﷺ کل یوم نور کنور الشمس ثم ینجلی عنه

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ پر ہر دن سورج کے نور کی طرح نور نازل ہوتا اور پھر آپ سے جدا ہو جاتا

بکری نے سجدہ کیا:

وعنها رضی الله عنها انها قالت انه لفی حجری ذات یوم اذمرت به غنیماتی فاقبلت واحدة منهن حتی سجدت له و قبلت راسه ثم ذهبت الی صواحبها (سیرت حلیبه جلد اول)

ترجمہ : حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ آپ فرماتی ہیں۔ ایک دن حضور علیہ السلام میری گود میں تھے۔ میری کچھ بکریوں کا آپ کے پاس سے گذر ہوا تو ایک بکری آپ کی طرف آئی یہاں تک کہ اس نے آپ کو سجدہ کیا اور آپ کا سر مبارک چوما۔ پھر دوسری بکریوں کی طرف چلی گئی۔

بعثت کے بعد بھی حضور علیہ السلام کو بکریوں اور اونٹوں نے سجدے کئے۔ جیسا کہ احادیث میں وارد ہے۔

حدیث انس رضی اللہ عنہ میں ہے :

ان رسول الله ﷺ دخل حائطا ای بستانا للانصار و معه ابوبکر و عمر و رجال من الانصار و فی الحائط غنم فسجدت له فقال ابوبکر رضی الله عنه یا رسول الله انا کنا احق بالسجودلك من هذه الغنم فقال انه لا ینبغی فی امتی ان یسجد احدلاحد ولو کان ینبغی لا حد ان یسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها (انسان العیون جلد اول)

ترجمہ : بے شک رسول اللہ ﷺ انصار کے ایک باغ میں داخل ہوئے۔ حضور علیہ السلام کے ہمراہ ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہا اور دیگر انصار قبیلہ کے مرد تھے۔ اس باغ میں بکریاں تھیں۔ جنھوں نے نبی کریم ﷺ کو سجدہ کیا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ان بکریوں سے ہمیں زیادہ حق ہے۔ کہ ہم آپ کو سجدہ کریں۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میری امت سے کسی کو یہ جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سواء کسی کو سجدہ کرے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے ماسواء کے لئے سجدہ جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

اونٹ نے سجدہ کیا

وحرب جمل ای اشتد غضبه فصار لایقدر احد ید خل علیه فذکر ذلك لرسول ﷺ فقال لا صحابه افتحوا عنه فقالوا انا نخشی علیك یا رسول الله فقال افتحوا عنه ففتحوا عنه فلما راه الجمل خرسا جدا ای فاخذ

بناصیته ثم دفعه لصاحبه وقال استعمله واحسن علفه فقال القوم یا رسول الله کنا احق ان نسجد لك من هذه البهیمة فقال کلا الحدیث

(انسان العیون جلد اول)

ترجمہ: ایک اونٹ سخت غضبناک ہوا۔ کوئی آدمی اونٹ کے پاس داخل ہونے کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔ یہ واقعہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ذکر کیا گیا۔ تو آپ نے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا کہ دروازہ کھولیے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمیں خوف ہے کہ کہیں اونٹ آپ کو اذیت نہ پہنچائے۔ آپ نے فرمایا دروازہ کھول دو۔ تو صحابہ نے دروازہ کھول دیا۔ اونٹ نے جب حضور علیہ السلام کی زیارت کی تو سجدہ میں گر گیا۔ حضور علیہ السلام نے اونٹ کو پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر مالک کے حوالے کر دیا اور فرمایا۔ اس سے خدمت لے اور اس سے چارہ کے معاملہ میں بھی اچھا سلوک کر۔ صحابہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ ان چارپایوں سے ہمیں زیادہ حق ہے کہ آپ کو سجدہ کریں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ قطعاً جائز نہیں۔

حضورؐ کی نشو و نما میں حیرت انگیز زیادتی:

وکان ﷺ یشب شبابا لایشبه الغلمان (مانبت من السنة، زرقانی جلد اول)

ترجمہ: اور حضور ﷺ کی نشو و نما اتنی زیادہ تھی کہ دوسرے بچے اتنا نہیں بڑھتے تھے۔

روی انه ﷺ لما صار ابن شهرین کان یتز حلف مع الصبیان الی کل جانب و فی ثلاثة اشهر کان یقوم علی قدمیه و فی اربعة کان یمسك الجدار و یمشی و فی خمسة حصل له القدرة علی المشی و لما تم له ستة اشهر کان یسرع فی المشی و فی سبعة اشهر کان یسعی و یعدو الی کل جانب ولما مضی له ثمانیة اشهر شرع یتکلم بکلام فصیح و فی عشرہ اشهر کان یرمی السهام مع الصبیان (زرقانی جلد اول)

ترجمہ: مروی ہے کہ جب حضور علیہ السلام کی عمر مبارک دو ماہ ہوئی تو آپ بچوں کی طرف ہر جانب سے مائل ہوتے۔ جب آپ تین ماہ کے ہوئے تو قدموں پر کھڑے

ہو لیتے اور چار ماہ میں آپ دیوار کے ساتھ چل لیتے۔پانچ ماہ کی عمر شریف میں چلنے پر قدرت ہو گئی اور چھ ماہ کی عمر میں آپ تیز چل لیتے۔اور سات ماہ جب عمر ہوئی تو آپ دوڑ لیتے اور ہر جانب تشریف لے جاتے۔جب عمر آٹھ ماہ ہو گئی تو آپ فصیح کلام فرما لیتے تھے۔اور دس ماہ کی عمر میں آپ بچوں کے ساتھ تیر اندازی فرما لیتے۔

کھیلنے سے نفرت :

وکان یخرج فینظر الی الصبیان یلعبون فیجتنبهم الحدیث (المواهب اللدنیه)

ترجمہ : حضور علیہ السلام باہر تشریف لاتے لڑکوں کو کھیلتا دیکھ کر ان سے علیحدگی فرماتے

روی انه یخرج هو واخوه فیلعب اخوه مع الغلمان فیجتنبهم علیه السلام ویا خذ بید اخیه ویقول انالم نخلق لهذا (زرقانی جلد اول)

ترجمہ : مروی کہ حضور علیہ السلام اپنے بھائی کے ساتھ باہر تشریف لاتے۔آپ کا بھائی لڑکوں کے ساتھ کھیلتا تو آپ ان سے علیحدگی فرماتے اور اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ کر فرماتے ہم کھیل کے لئے نہیں پیدا کئے گئے۔

فصل پیدائش پر ہمیشہ درود
کھیلنے سے کراہت پہ لاکھوں سلام

جنہوں نے حضورؐ کو دودھ پلایا :

علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی ارقام فرماتے ہیں :

وقد ذکر العلماء ان مرضعاته ﷺ عشر (زرقانی جلد اول)

ترجمہ : تحقیق علماء نے ذکر فرمایا ہے کہ حضور ﷺ کو دودھ پلانے والی عورتیں دس ہیں۔

سب سے پہلے مادرِ رسول ﷺ جناب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو نو دن دودھ پلایا۔بعض روایات میں تین اور سات دن کا ذکر بھی ہے۔پھر چند دن ثویبہ ابو لہب کی

لونڈی نے دودھ دیا۔ بنو سعد کی ایک عورت نے بھی آپ کو دودھ پلایا ہے۔ جب آپ حلیمہ سعدیہ کے ہاں تھے۔ اسے خولہ سعدیہ کہا جاتا ہے۔ سب سے زیادہ دودھ پلانے کی سعادت حلیمہ سعدیہ نے پائی۔ ام ایمن بریکہ حبشیہ نے بھی یہ سعادت پائی۔ جیسا کہ قرطبی نے ذکر فرمایا ہے۔

حضرت حلیمہ حضور علیہ السلام کو گود میں لیے راہ میں جاتی تھیں۔ تین نوجوان کنواری لڑکیوں نے وہ خدا بھاتی صورت دیکھی' جوشِ محبت سے اپنی پستانیں دھن اقدس میں رکھیں۔ تینوں کے دودھ اتر آیا۔ تینوں پاکیزہ بیبیوں کا نام عاتکہ تھا۔ بعض علماء کرام نے حدیث "انا ابن العواتك من سليم" کو اسی معنی پر محمول کیا۔

(زرقانی جلد اول، شمول الاسلام)

جتنی بیبیوں نے آپ کو دودھ پلایا سب اسلام لائیں

لم ترضعه امرأة الا اسلمت (زرقانی جلد اول، انسان العیون)

ترجمہ : حضور علیہ السلام کو جتنی عورتوں نے ددھ پلایا سب اسلام لائیں۔

دودھ پلانے کی سب سے زیادہ سعادت حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا نے پائی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے خاندان کو دولتِ ایمان عطاء فرمائی۔

علامہ حلبی ارقام فرماتے ہیں :

ومن سعادتها يعني حليمة توفيقها للاسلام هي وزوجها وبنوها وهم عبدالله والشيما وأنيسه (سیرت حلبیہ جلد اول)

ترجمہ : اور حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کی سعادت سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے خاوند اور اولاد (عبد اللہ، شیما اور انیسہ) کو اسلام لانے کی توفیق عطا فرمائی۔

حضور علیہ السلام کے ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمانے کے بعد

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئیں اور معیشت کی تنگی کی شکایت کی۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے تعاون کا ارشاد فرمایا۔ تو حضرت خدیجہ نے حضرت حلیمہ کو چالیس بکریاں اور اونٹنیاں عطا فرمائیں۔ (سیرت حلبیہ جلد اول)

غزوہ حنین کے دن بھی حضرت حلیمہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں تشریف لائیں تو حضور علیہ السلام نے آپ کے لئے اپنی چادر بچھائی اور آپ اس پر بیٹھیں۔

حضرت حلیمہ کے شوہر حارث سعدی بھی شرفِ اسلام و صحابیت سے مشرف ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کی قدم بوسی کو حاضر ہوئے۔ راستہ میں قریش نے کہا۔ اے حارث! تم اپنے بیٹے کی سنو۔ وہ کہتے ہیں مردے زندہ ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ نے دو گھر جنت اور جہنم بنا رکھے ہیں۔ اور قوم میں انہوں نے تفریق پیدا کر دی ہے۔ انہوں نے حاضر ہو کر عرض کی۔ اے میرے بیٹے! قوم آپ کی شاکی ہے۔ فرمایا ہاں میں ایسا فرماتا ہوں۔ اور اے میرے باپ جب وہ دن آئے گا۔ میں تمہارا ہاتھ پکڑ کر بتا دوں گا۔ کہ دیکھو یہ وہ دن ہے کہ نہیں؟ جس کی میں خبر دیتا تھا۔ یعنی روزِ قیامت، حارث رضی اللہ عنہ بعد از اسلام اس ارشاد کو یاد کر کے کہا کرتے تھے۔

لو اخذا بنی بیدی فعرفنی ما قال لم یرسلنی حتی ید خلنی الجنۃ

(سیرت حلبیہ و شمول الاسلام)

ترجمہ: اگر میرے بیٹے میرا ہاتھ پکڑیں گے تو انشاء اللہ نہ چھوڑیں گے۔ جب تک مجھے جنت میں داخل نہ فرمالیں۔

حضور ﷺ کی بڑی رضاعی بہن کہ حضور کو گود میں لے کر کھلاتیں۔ سینے پر لٹا کر دعائیہ اشعار عرض کرتیں۔ سلاتیں۔ اس لیئے وہ حضور علیہ السلام کی ماں کہلائیں۔ جن کا اسم گرامی شیما سعدیہ ہے۔ یہ بھی مشرف بہ اسلام ہوئیں۔ یہی شیما حضور علیہ السلام کو درج ذیل اشعار کے ساتھ لوریاں دیتی تھیں۔

هذا اخی لم تلده امی — ولیس مننسل ابی و امی

فدیته من مخول معمی — فانمه اللهم فیما تنمی

ترجمہ: یہ میرا وہ بھائی ہے جس کو نہ تو میری ماں نے جنا اور نہ میرے باپ اور چچا کی نسل سے ہے۔ میں آپ پر اپنے ماموں اور چچا کو قربان کرتی ہوں۔ پس اے خدا تو ان کی نشو و نما فرما جیسا تو کیا کرتا ہے۔

وحوش و طیور نے خدمت کے لئے آرزو کی:

وقد ذکروا انه لما ولد ﷺ قیل من یکفل هذه الدرة الیتیمة التی لا یوجد لمثلها قیمة قالت الطیور نحن نکفله و نغتنم خدمته العظیمة و قالت الوحوش نحن اولیٰ بذلك ننال شرفه و تعظیمه فنادی لسان القدرة ان یا جمیع المخلوقات ان الله تعالیٰ کتب فی سابق حکمة القدیمة ان نبیه الکریم یکون رضیعا لحلیمة الحلیمة (المواهب اللدنیه جلد اول) ص

ترجمہ: صوفیاء نے ذکر فرمایا ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کی ولادت شریفہ ہوئی تو یہ کہا گیا کہ کون اس در یتیم کی کفالت کرے گا؟ جس کی مثل اور قیمت نہیں۔ طیور نے کہا ان کی کفالت ہم کریں گے۔ ان کی خدمت عظیمہ ہمارے لیئے غنیمت ہے۔ خشکی کے حیوانات نے کہا۔ آپ کی کفالت کا حق ہمیں زیادہ ہے۔ اس سے ہمیں شرافت و عظمت حاصل ہوگی۔ تو زبان قدرت نے یہ ندا فرمائی۔ اے تمامی مخلوقات! تحقیق اللہ تعالیٰ نے اپنے علم قدیم سے یہ فیصلہ فرمادیا ہے کہ اس کے نبی کریم حلم والی حلیمہ کے رضیع ہوں گے۔

غیبی ندا میں حضور علیہ السلام کو حلیمہ کی تربیت میں دینے کا حکم!

جب حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں تو حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے ہاتف کو یہ ندا کرتے سنا۔

ان ابن امنة الامین محمدا خیر الانام و خیرة الاخیار

ما ان له غیر الحلیمة مرضع نعم الأمنة هی علی الابرار

مامونة من كل عيب فاحش　　ونقيته الاثواب والاذرار
لا تسلمنه الی سواها انه　　امر وحکم جاء من الجبار

(زرقانی جلد اول)

ترجمہ: محمد امین آمنہ کے شہزادے، تمام مخلوق اور اخیار سے افضل، ان کی حلیمہ کے سوا کوئی دایہ نہیں۔ ابرار کے لیئے حلیمہ بہترین امین ہیں۔ ہر فحش عیب سے مامون، پاکیزہ لباس والی، اس شہزادہ کو حلیمہ کے سوا کو ہرگز سپرد نہ کرنا۔ یہ حکم ہے عظمت والے بادشاہ کا۔

بچپن میں بول و براز کبھی کپڑے میں نہیں کیا:

آپ نے لڑکپن میں بول براز کبھی کپڑے میں نہیں کیا، بلکہ دونوں کے وقت مقرر تھے۔ اسی وقت مقرر پر آپ کو پیشاب کرا لیتے تھے اور کبھی کشف عورت نہیں ہوا اور جو کپڑا اتفاقاً اٹھ جاتا تھا تو فرشتے فوراً ستر چھپا دیتے تھے۔ (مدارج النبوت جلد دوم)

نوری کھلونا:

چاند آپ کے اشارے کے موافق جھک جاتا اور آپ کو رونے سے بہلاتا۔ چنانچہ کتب احادیث و سیرت میں ہے۔

عن العباس بن عبدالمطلب قال قلت یا رسول الله دعانی الیٰ الدخول فی دینك امارة نبوتك رأیتك فی المهد تناغی القمر و تشیر الیه باصبعك فحیث اشرت الیه مال قال انی کنت احدثه و یحدثنی یلهنی عن البکاء واسمع و جبته حین یسجد تحت العرش

(المواهب اللدنیه ، ابن عساکر ، الخصائص الکبری جلد اول)

ترجمہ: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ کہتے ہیں۔

میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ آپ کی نبوت کی نشانی نے مجھے آپ کے دین میں داخل ہونے کی دعوت دی۔ میں نے آپ کو جھولے میں دیکھا کہ آپ چاند سے باتیں کرتے ہیں اور آپ انگلی سے اس کی طرف اشارہ فرماتے ہیں۔ جدھر آپ انگلی سے اشارہ فرماتے ہیں' چاند ادھر ہی اشاروں پر چلتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ چاند مجھ سے باتیں کرتا اور میں اس سے باتیں کرتا اور وہ مجھے رونے سے بہلایا کرتا اور میں اس کے گرنے کی آواز سنتا کہ وہ عرش الٰہی کے نیچے سجدہ کرتا تھا۔

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

فائدہ :

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ جیسے قریب سے سنتے ہیں اسی طرح بعید سے بھی سنتے ہیں۔ جیسے آپ قریب دیکھتے ہیں ایسے ہی بعید بھی دیکھتے ہیں۔ اس لیئے کہ عرش جو زمین سے ہزارہا میل کی مسافت پر ہے۔ وہاں سے چاند کی تسبیحیں آپ سماعت فرمارہے ہیں۔ اور یہ علم کہ تسبیحیں کہنے والا چاند ہے۔ اسے ملاحظہ فرمانے سے ہوا۔ نیز چاند آسمان سے حضور علیہ السلام سے کلام کرتا اور مکہ مکرمہ میں تشریف فرما ہوتے ہوئے آپ اس کی کلام سماعت فرماتے۔ یہ اس امر کی بین دلیل ہے کہ حضور علیہ السلام قرب وبعد میں یکساں دیکھتے اور سماعت فرماتے ہیں۔

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

جھولا فرشتوں کی تحریک سے حرکت کرتا تھا

علامہ زرقانی ارقام فرماتے ہیں۔

ان مهده كان يتحرك بتحريك الملائكة (زرقانی جلد اول)

ترجمہ: حضور علیہ السلام کا جھولا فرشتوں کی تحریک سے حرکت کرتا تھا۔

علامہ زرقانی مزید ارقام فرماتے ہیں۔

ولم ينقل مثل ذلك لاحد من الانبياء (زرقانی جلد اول)

ترجمہ: یہ اعزاز حضور علیہ السلام کے سوا کسی نبی کے لئے منقول نہیں۔

سایہ ابر:

قدروى محمد بن سعد و ابو نعيم و ابن عساكر عن ابن عباس قال كانت حليمة لا تدعه يذهب مكانا بعيدا فغفلت عنه فخرج مع اخته الشيماء فى الظهيرة الى البهائم فخرجت حليمة تطلبه حتى تجده مع اخته قالت فى هذا الحرقالت اخته يا امه ماوجد اخى حرا رايت غمامة تظل عليه اذا وقف وقفت و اذا سار سارت حتى انتهى الى هذا الموضع ۔ الحديث

(المواهب اللدنيه جلد اول)

ترجمہ: محمد بن سعد و ابو نعیم اور ابن عساکر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت لائے ہیں کہ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا حضور علیہ السلام کو دور نہیں جانے دیتی تھیں۔ ایک دن ان کی غفلت میں آپ اپنی رضاعی بہن شیماء کے ساتھ دوپہر کے وقت مویشوں کی طرف تشریف لے گئے۔ وہیں حلیمہ سعدیہ آپ کو تلاش کرتی پہنچیں۔ یہاں تک کہ آپ کو رضاعی بہن کے ساتھ پایا تو حلیمہ نے کہا کہ آپ اتنی گرمی

میں باہر تشریف لے آئے؟ تو آپ کی رضاعی بہن نے جواب دیا۔ اماں جان میرے بھائی نے گرمی نہیں پائی۔ کیونکہ میں نے دیکھا کہ ایک ابر آپ پر سایہ کر رہا تھا۔ جب آپ ٹھہرتے تو وہ بھی ٹھہر جاتا اور جب آپ چلتے تو وہ بھی چلتا یہاں تک ہم اس جگہ آگئے۔

شق صدر شریف:

حضور علیہ السلام حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے اور عمر شریف ڈھائی سال کے قریب تھی اور بعض روایات میں ہے کہ عمر شریف چار سال یا اس سے کچھ زائد تھی۔ کہ ایک دن آپ اپنے دودھ شریک بھائی کے ساتھ پہاڑ پر تشریف لے گئے۔ وہاں جبرئیل میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام برف سے بھرا ہوا زریں طشت لے کر آپ کے پاس حاضر ہوئے۔ آرام سے آپ کو زمین پر لٹایا اور آپ کے سینہ مبارک کو ناف تک چاک کیا۔ پھر آپ کا دل مبارک نکالا اور اس میں سے منجمد خون نکالا۔ پھر اسے زمزم کے پانی سے دھو کر نور و حکمت سے پُر کیا۔ پھر اپنی جگہ رکھ کے شگاف سینہ کو سی دیا اور آپ کو کوئی تکلیف محسوس نہ ہوئی۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔

ثم ضمونی الی صدورهم و قبلوا راسی و مابین عینی ثم قالوا یا حبیب الله لم ترع انك لو تدری ما یرادبك من الخیر لقرت عیناك

ترجمہ: پھر انہوں نے مجھے اپنے سینوں سے لگایا اور میرے سر اور پیشانی کو چوما۔ پھر مجھے کہا۔ ای اللہ کے حبیب! آپ خوف نہ رکھیں، اگر آپ جان لیں جس خیر کا آپ سے ارادہ کیا جا رہا ہے تو آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں۔

حضور علیہ السلام کے رضاعی بھائی نے جب یہ حال دیکھا تو فوراً جا کر اپنی والدہ کو خبر دی، وہ اپنے شوہر کو ساتھ لے کر اسی وقت آپ کے پاس پہنچیں تو آپ کو خوش و خرم بیٹھا پایا۔ حیران ہو کر ماجرا پوچھا آپ نے تبسم فرمایا اور سارا واقع ان سے بیان کیا۔ اس

وقت آپ کے بدن اطہر سے ایسی خوشبو پھیل رہی تھی کہ جس کو دنیا کی کوئی خوشبو نہیں پہنچ سکتی۔ (زرقانی، سیرت حلبیہ)

شقِ صدر مبارک چار بار ہوا!

مولانا شاہ عبدالعزیز قدس سرہ العزیز نے تفسیر سورۃ الم نشرح میں لکھا ہے کہ شق صدر مبارک چار بار واقع ہوا!

☆ اول جب آپ حلیمہ کے گھر تھے۔

☆ دوسری بار قرب زمانہ جوانی میں جب آپ دس برس کے ہوئے۔

☆ تیسری بار قبل نزول وحی کے۔

☆ چوتھی بار شب معراج میں۔

اور نکتہ اس میں یہ لکھا ہے کہ پہلی بار شق کرنا اس لیئے تھا کہ آپ کے دل سے حب لہو و لعب جو لڑکوں کے دل میں ہوتی ہے نکال ڈالیں۔ اور دوسری بار اس لئے کہ جوانی میں آپ کے دل میں رغبت ایسے کاموں کی جو بمقتضائے جوانی خلاف مرضی الٰہی کے سرزد ہوتے ہیں نہ رہیں اور تیسری بار اس لئے کہ آپ کے دل کو قوت تحمل وحی کی ہو اور چوتھی بار اس لئے کہ آپ کے دل مبارک کو طاقت مشاہدہ عالم ملکوت اور لاہوت کی ہو۔ (تواریخ حبیب الٰہ)

فضیلت شق صدر دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی عطا ہوئی

علامہ قسطلانی المواہب اللدنیہ میں ارقام فرماتے ہیں۔

انه كان فيه الطشت الذى غسلت فيه قلوب الانبياء (المواہب اللدنیہ جلد اول)

ترجمہ: تابوت سکینہ میں وہ طشت بھی تھا جس میں انبیاء کرام علیہم السلام کے دلوں کو دھویا جاتا۔

سینہ اقدس آلہ کے بغیر چاک ہوا :

علامہ اسماعیل حقی "تفسیر روح البیان" میں ارقام فرماتے ہیں :

فلم یکن الشق بالة ولم یسل الدم (روح البیان)

ترجمہ : شق صدر شریف کسی آلہ سے نہیں تھا۔ نہ اس شگاف سے خون بہا۔

شق صدر کے بعد آپ کو مکہ واپس لانا :

سینہ انور چاک ہونے کے بعد حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا نے مناسب جانا کہ آپ کو لے جا کر آپ کے دادا کے سپرد کر دیں۔ چنانچہ حضرت حلیمہ آپ کو لے کر مکہ مکرمہ روانہ ہوئیں۔ جب مکہ شریف کے قریب پہنچیں تو لباس تبدیل کرنے میں مشغول ہوئیں۔ فارغ ہونے کے بعد آپ کو سواری میں نہ پایا ۔ غمگین ہو کر آہیں بھریں اور تلاش میں مشغول ہوئیں۔ جب کہیں نشان نہ پایا تو رونا شروع کیا۔ جب عبد المطلب کو یہ خبر پہنچی چند سوار لے کر تلاش کو نکلے۔ اسی اثنا میں فرشتے آپ کو ایک درخت کے نیچے بٹھا گئے۔ اتفاق سے عبد المطلب کا گذر ادھر سے ہوا۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک طفل مہ پارا مسرت نظارہ درخت کے سایہ میں بیٹھا ہے۔ حیران ہو کر دریافت کیا کہ تم کون ہو؟ آپ نے بڑی فصاحت سے جواب دیا کہ میں "افصح عرب و عجم" ہوں۔ میں "محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب" ہوں۔ یہ بشارت سن کر حضرت عبد المطلب فوراً سواری سے اترے اور آپ کی جبینِ مبیں کا بوسہ لیا اور آپ کو گود میں لے کر گھوڑے پر سوار ہو کر چند گھڑیوں میں اپنے گھر پہنچے۔ (مجموعہ خیر البیان، زرقانی)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

لما رد الله محمد ﷺ علی مطلب تصدق بالف ناقة کو ماو خمسین رطلا من ذهب و جهز حلیمة افضل الجهاذ کذافی الخمیس (زرقانی جلد اول)

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ گم ہونے کے بعد عبدالمطلب کو لوٹائے تو آپ نے ایک اونٹنیوں کا گلہ اور پچاس رطل سونا صدقہ کیا اور عمدہ تحائف حضرت حلیمہ کو دیئے۔

سیرت حلبیہ میں ہے کہ جب قربِ مکہ میں حضور علیہ السلام حضرت حلیمہ سے گم ہو گئے تو حلیمہ نے اس کی اطلاع حضرت عبدالمطلب کو دی تو آپ نے کعبۃ اللہ کے پاس حاضر ہو کر حضور علیہ السلام کی بازیابی کی رب کے حضور دعا کی اور عرض کی۔

یا رب ردنی ولدی محمدا

اردده ربی واصطنع عندی یدا

ترجمہ: اے رب! میرے بیٹے محمد مجھے لوٹا دے۔ میرے رب انہیں لوٹا دے اور مجھ پہ احسان عظیم فرما دے۔

تو حضرت عبدالمطلب نے ایک غائبی آواز سنی کہ کوئی کہہ رہا ہے:

ایها الناس لا تضجوا ان لمحمد ربا لن یخذله و لا یضیعه

ترجمہ: ای لوگو! گھبراؤ نہیں، تحقیق محمد ﷺ کا رب ہے جو ان کی رسوائی اور ضائع ہونے سے حفاظت فرمائے گا۔

حضرت عبدالمطلب نے یہ آواز سن کر کہا۔ ان کی طرف ہماری راہنمائی کون کرے گا؟ تو آپ کو پھر آواز سنائی دی۔

انه بوادی تهامة عند الشجرة الیمنی

ترجمہ: تحقیق محمد وادی تہامہ میں داہنے درخت کے پاس تشریف فرما ہیں۔
عبدالمطلب اور ورقہ بن نوفل وادی تہامہ میں پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ حضور ﷺ درخت کے نیچے اس کی ٹہنی پکڑے کھڑے ہیں۔ عبدالمطلب نے کہا۔

من انت یا غلام؟

ترجمہ: اے صاحبزادے! آپ کون ہیں؟

تو حضور علیہ السلام نے فرمایا:

انا محمد بن عبداللہ بن عبد المطلب

تو عبد المطلب نے کہا میں آپ کا جد عبد المطلب ہوں۔ میری جان آپ پر قربان۔ پھر حضور علیہ السلام کو اٹھا کر بوسہ دیتے ہوئے اپنے گلے سے لگا لیا۔ پھر حضور علیہ السلام کو سواری پر بٹھایا اور مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے اور بکریاں اور گائے ذبح کر کے اہل مکہ کی ضیافت کی۔

"انسان العیون" میں ہے کہ حضور ﷺ دوبار گم ہوئے۔ ایک بار حضرت حلیمہ سے جس کا ابھی ذکر ہوا ہے اور دوسری بار عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے۔ عبد المطلب سے گم ہونے کا ذکر خود حضور علیہ السلام نے ایک حدیث شریف میں فرمایا ہے۔

روي عن النبی ﷺ انه قال ضللت عن حدی عبدالمطلب وانا صبی وصار ینشد وهو متعلق باستار الكعبة۔ یا رب رد ولدی محمدا۔ (البیت) فجاء ابو جهل بین ید یه علی ناقة وقال لجدی الا تدری ماوقع لابنك فساله فقال انحت الناقة وار كبته من خلفی فابت ان تقوم فار كبته من امامی فقامت

(انسان العیون جلد اول)

ترجمہ: حضور علیہ السلام سے روایت ہے تحقیق آپ نے فرمایا کہ میں اپنے جد عبد المطلب سے گم ہو گیا اور اس وقت بچہ تھا جد کریم کعبہ شریف کے پردوں سے لپٹ کر عرض کرتے تھے۔

یا رب رد ولدی محمدا۔ (البیت)

تو ابو جہل عبد المطلب کے پاس اونٹنی پر سواری کی حالت میں آیا اور کہنے لگا۔ کہ آپ جانتے ہیں کہ آپ کے بیٹے کے لئے جو واقعہ رونما ہوا۔ تو عبد المطلب نے ابو جہل سے سوال کیا کہ کیا ہوا؟ اس نے کہا کہ میں نے اونٹنی بٹھا کر آپ کو اپنے پیچھے سوار کیا تو اونٹنی نے اٹھنے سے انکار کیا اور نہ اٹھی تو میں نے آپ کے بیٹے کو آگے سوار کیا تو اونٹنی کھڑی ہو گئی۔

سوق عکاظ میں درود مسعود :

دور جاہلیت میں طائف اور نخلہ الحل کے درمیان حج کے موسم میں ایک بازار لگتا تھا۔ عرب کے قبائل شوال کے مہینہ میں اس بازار میں آتے اور فخریہ اشعار کہتے تھے۔
حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کو اپنے ساتھ لے کر اس بازار میں وارد ہوئیں۔ وہاں ھذیل قبیلہ کا ایک کاہن تھا۔ جسے لوگ اپنے بچے دکھاتے تھے۔ حضرت حلیمہ بھی حضور علیہ السلام کو اس کے پاس لے گئیں۔ جب اس نے حضور علیہ السلام کو دیکھا تو چلا چلا کر کہنے لگا۔ ای ہذیل ای اہل عرب۔ بہت سے لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے تو وہ کہنے لگا۔ اس بچے کو قتل کر دو۔ حلیمہ رسول اللہ ﷺ کو لے کر وہاں سے جلدی سے نکل گئیں۔ لوگ اس سے پوچھتے تھے کہ کون سے لڑکے کو قتل کریں؟ وہ کہتا یہ لڑکا۔ لوگ دیکھتے لیکن انہیں کچھ نظر نہ آتا۔ پھر وہ اس سے وجہ دریافت کرتے تو وہ کہتا۔ اللہ کی قسم میں نے ایک لڑکا دیکھا ہے۔ تمہارے دین پر جو شخص بھی ہو گا اسے قتل کرے گا۔ تمہارے معبودوں کو ختم کرے گا۔ اور تم پر اسے غلبہ ہو گا۔ پھر اس نے بھی نبی کریم ﷺ کو تلاش کیا لیکن آپ کو نہ دیکھ سکا۔ (سیرت حلبیہ جلد اول)

ذوالمجاز میں درود مسعود :

عرفات سے تین میل فاصلہ پر ایک بازار لگتا تھا۔ سوق عکاظ کے اختتام پر عرب اس میں ذوالقعدہ کے بیس دن قیام کرتے تھے۔ اسے ذوالمجاز کہا جاتا تھا۔ اس بازار میں ایک نجومی تھا۔ لوگ اس کو دکھانے کے لئے بچے لاتے اور وہ انہیں دیکھتا۔ اس نجومی نے حضور علیہ السلام کی مہر نبوت اور آنکھوں میں سرخی دیکھی۔ چیخ کر کہنے لگا۔ ای اہلِ عرب! اس لڑکے کو قتل کر دو یہ تمہیں قتل کرے گا۔ اور تمہارے بتوں کو توڑے گا اور تم پر غالب رہے گا۔ نبی کریم ﷺ کے قتل پر لوگوں کو برانگیختہ کرتا تھا۔ اسی وقت وہ دیوانہ ہو گیا پھر مر گیا۔ (سیرت حلبیہ جلد اول)

ان کے اسماء جنہوں نے آپ کی تربیت کی :

آپ ابھی شکمِ مادر میں تھے کہ آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی۔ (سیرت ابن ہاشم)

صرف دو ماہ حمل پر گذرے تھے کہ آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ شام کو قافلہ قریش کے ساتھ تجارت کو گئے تھے۔ وہاں سے واپسی پر مدینہ طیبہ میں اپنے ماموں کے پاس بیماری کی حالت میں ٹھہر گئے۔ اور وہیں وفات پائی۔ اور جب آپ چھ سال کے ہوئے تو والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا آپ کو لے کر مدینہ شریف اپنے اقارب سے ملنے گئیں۔ ام ایمن جو آپ کی موروثی کنیز تھیں۔ ساتھ تھیں۔ ایک ماہ حضرت حلیمہ نے وہاں قیام کیا۔ وہاں یہود نے آپ کو دیکھ کر پہچان لیا کہ یہ نبی آخر زمان ہیں۔ اس واقعہ کا علم جب آپ کی والدہ ماجدہ کو ہوا تو انہوں نے وہاں مزید قیام کرنا مناسب نہ جانا اور آپ کو لے کر مکہ مکرمہ روانہ ہوئیں۔ راستہ میں وہ علیل ہوئیں اور مقام ابواء میں انہوں نے انتقال فرمایا۔ یہ مقام مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان واقع ہے۔ کچھ مدینہ منورہ سے قریب تر ہے اسی مقام پر مدفون ہوئیں۔

ام ایمن جو اس سفر میں ہمراہ تھیں۔ آپ کو لے کر مکہ مکرمہ عبدالمطلب کے پاس پہنچیں اور آپ اپنے جدِ امجد کے زیرِ سایہ تربیت پانے لگے۔ حضرت ام ایمن کو آپ کی خدمت کا شرف حاصل ہوا۔ ام ایمن نے آپ کی خدمت شریف خوب کی، سیرت حلبیہ میں ہے کہ حضور علیہ السلام ام ایمن سے فرمایا کرتے تھے۔ کہ میری ماں کے بعد تم میری ماں ہو۔ بعد میں آپ نے انہیں آزاد کر کے ان کا نکاح زید بن حارثہ سے 'جن کو آپ نے فرزندیت کا شرف بخشا تھا' کر دیا۔ اسامہ ان ہی سے پیدا ہوئے۔ اسامہ کو "حب ابن النبی" کہا کرتے تھے 'یعنی نبی کریم ﷺ کے محبوب اور محبوب کا فرزند۔

جب عمر شریف آٹھ برس کو پہنچی تو عبدالمطلب نے انتقال کیا اور ابو طالب نے بموجب اپنے والد عبدالمطلب کی وصیت کے آپ کی پرورش شروع کی' ابو طالب حضور

علیہ السلام کے حقیقی چچا تھے۔ اور آپ کے والد ماجد سے عمر میں بڑے تھے۔ ابو طالب نے اپنے والد کی وصیت پر جیسے چاہیے تھا عمل کیا اور آپ نے حق پرورش کو آخری دم تک ادا کیا۔

ایک دفعہ مکہ مکرمہ میں قحط پڑا بارش کی قلت ہوئی' ابو طالب آپ کو لے کر بیت اللہ شریف گئے۔ آپ نے بیت اللہ شریف سے اپنی پشت مبارک لگائی اور آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے آسمان پر بادل چھا گئے اور خوب پانی پڑا' اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ابو طالب آپ کی تعریف میں کہتے ہیں۔

وابیض یستسقی الغمام بوجهه ثمال الیتامی عصمة للارامل

یلوذبه الهلاك من آل هاشم فهم عنده فی نعمة وفواضل

ترجمہ: یعنی آپ کا ایسا مبارک سفید چہرہ ہے جس کے طفیل بادلوں سے برسنے کی استدعا کی جاتی ہے۔ آپ کی ذات گرامی یتیموں کے لیئے غیاث اور ملاذ ہے اور بیوائوں کے لئے جائے پناہ وامن ہے۔ بنی ہاشم جو نادار اور پریشان حال ہوتے ہیں۔ وہ آپ ہی کے سایہ عاطفت میں راحت پاتے ہیں۔ ان عاجزوں کے لیئے آپ کے پاس طرح طرح کی نعمتوں اور احسانوں کے دروازے کھلے ہوتے ہیں۔

آپ کی وجہ سے ابو طالب کے گھر ہمیشہ خیر وبرکت رہنے لگی۔ آپ اگر کہیں باہر ہوتے تھے اور کھانے کا وقت ہوتا تھا۔ ابو طالب اپنے گھر والوں سے کہتے تھے۔ ابھی ٹھہر جاؤ' میرے بیٹے کو آنے دو۔ چنانچہ آپ کے تشریف لانے پر دستر خوان بچھتا تھا۔ اور تھوڑی غذا میں سب کا پیٹ بھر جاتا تھا۔ اگر پیالہ میں دودھ ہوتا تھا تو ابو طالب پہلے آپ کو نوش فرمانے کو کہتے تھے اور پھر شکم سیر ہو کر پیتے تھے۔ اور اگر آپ دستر خواں پر نہ ہوتے تھے تو وہ مقدار دودھ کی یا غذا کی ایک یا دو نفر کو کافی نہ ہوتی تھی۔

ایڑی کی ٹھوکر سے ابو طالب کے لئے پانی زمین سے نکال دیا

علامہ برہان الدین حلبی ارقام فرماتے ہیں۔

عن ابی طالب قال كنت بذی المجاز ای وهو موضع علی فرسخ من عرفة كان سوقا للجاهلية مع ابن اخی يعنی النبی ﷺ فادركنی العطش فشكوت اليه فقلت يا ابن اخی قد عطشت و ماقلت له ذلك وانا اری عنده شيئا الا الجزع ای لم يحملنی علی ذلك الا الجزع و عدم الصبر قال فثنی وركه ای نزل عن دابته ثم قال يا عم عطشت قلت نعم فاهوی بعقبه الی الارض و فی رواية الی صخرة فركضها برجله وقال شيئا فاذانا بالماء لم ارمثله فقال اشرب فشربت حتی رويت فقال ارويت قلت نعم فركضها ثانية فعادت كما كانت۔ (انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون، جلد اول)

ترجمہ: ابو طالب سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ذوالمجاز میں تھا (ذوالمجاز عرفات سے ایک فرسخ کے فاصلہ پر دور جاہلیت کا بازار تھا)۔ میرے ساتھ میرے بھتیجے یعنی نبی کریم ﷺ بھی تھے۔ میں نے پیاس محسوس کی تو میں نے اس کی شکایت آپ سے کی آپ سے شکایت صرف بے صبری کی وجہ سے کر دی۔ نہ کہ آپ کے پاس کوئی پانی تھا۔ آپ سواری سے اترے اور مجھے فرمایا۔ چچا! آپ نے پیاس محسوس کی ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ تو آپ نے اپنی ایڑی زمین پر ماری اور ایک روایت میں ہے کہ ایڑی چٹان پر ماری اور کچھ پڑھا' اچانک زمین سے ایک چشمہ پھوٹ پڑا۔ اس جیسا پانی میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ پھر آپ نے مجھے فرمایا کہ پانی نوش کرلیں۔ میں پانی پی کر سیر ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ سیر ہو گئے؟ میں نے کہا جی آپ نے پھر ایڑی ماری تو وہ چشمہ غائب ہو گیا۔

سرکش اونٹ جھک گیا اور ندی نے راستہ چھوڑ دیا

رسول اللہ ﷺ کی عمر شریف جب دس سال سے کچھ زائد تھی تو اپنے حقیقی چچا زبیر بن عبدالمطلب کے ساتھ یمن کا سفر کیا۔ حضور علیہ السلام کا اپنے ہمراہیوں سمیت

ایک ایسی وادی سے گذر ہوا' جہاں ایک سرکش اونٹ نے راستہ روکا ہوا تھا اور وادی سے کسی کو گذرنے نہیں دیتا تھا۔ جب اس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو جھک گیا' پھر زمین پر بیٹھ گیا۔ حضور علیہ السلام اپنی سواری سے اترے اور اس اونٹ پر سوار ہو گئے' وہ اونٹ آپ کو لے کر چل پڑا' وادی کو عبور کرنے کے بعد آپ نے اس اونٹ کو چھوڑ دیا۔

واپسی پر راستہ میں ایک نہر آگئی۔ جس میں پانی بہت تھا۔ حضور علیہ السلام نے قافلہ سے فرمایا' میرے پیچھے پیچھے آؤ۔ یہ فرما کر آپ اس نہر میں داخل ہو گئے اور دوسرے لوگ بھی آپ کے پیچھے ہو لیئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس نہر کو خشک فرما دیا۔ اور سب آسانی سے وہاں سے گذر گئے۔ قافلہ کے مکہ مکرمہ پہنچنے پر اہلیانِ مکہ مکرمہ کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو وہ کہنے لگے۔ یہ عظیم شان کے مالک ہوں گے۔

(انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون جلد اول)

ابو طالب کے ہمراہ سفر شام:

جب نبی کریم ﷺ کی عمر مبارک بارہ سال ہوئی تو ابو طالب نے تجارت کی غرض سے ملک شام کا ارادہ کیا۔ آپ کو بھی ساتھ لیا۔ راستہ میں ایک دیر پڑتا تھا وہاں کے راہب نے ابو طالب سے پوچھا یہ لڑکا کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ میرا فرزند ہے۔ راہب نے کہا یہ بات صحیح نہیں ہو سکتی۔ یہ لڑکا یتیم معلوم ہوتا ہے۔ ابو طالب نے اقرار کیا۔ راہب نے ان کو وصیت کی کہ ان کو یہود سے بچاؤ' وہاں سے قافلہ روانہ ہو کر بصریٰ پہنچا' یہ ملک شام کی سرحد پر ایک شہر ہے۔

ابن عساکر اور دیگر بعض علماء نے کہا ہے کہ شہر بصریٰ سے چھ میل کے فاصلہ پر اس کے مضافات میں ایک گاؤں تھا جو" کفر" کے نام سے مشہور تھا۔ "کفر" چھوٹی سے بستی کو کہتے ہیں۔

اس بستی میں نصاریٰ کا ایک بڑا عبادت خانہ تھا اور اس میں جرجیس راہب رہا

کرتا تھا۔ اس راہب کی شہرت "بحیرا" کے نام سے تھی۔ یہ عیسائیوں کا سب سے بڑا عالم تھا۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ وہ یہودی تھا۔ علامہ حلبی نے انسان العیون میں لکھا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ اس کا نسب یہودی ہو اور مذہب عیسائی ہو۔ یہ راہب بہت کم کسی سے ملتا تھا۔ عرب کے قافلے شام کو آتے جاتے تھے۔ اس راہب کے عبادت خانہ کے پاس پڑاوڈالا کرتے تھے۔ چنانچہ ابو طالب کا قافلہ بھی وہاں آکر ٹھہرا۔

جس وقت یہ قافلہ آرہا تھا۔ "بحیرا" کھڑا دیکھ رہا تھا۔ اس نے پتھر اور درخت قافلہ کی طرف سجدہ کرتے دیکھے' وہ سمجھ گیا کہ اس قافلہ میں نبی آخر الزمان کی ذاتِ گرامی ہے۔ اسے آپ کی زیارت کا اشتیاق ہوا۔

دیدارِ محمد کی طلب کس کو نہیں
مولیٰ نے بلایا ہے انہیں عرش بریں پر

اس نے صرف آپ کی وجہ سے تمام قافلہ کی دعوت کی اور اہلِ قافلہ کو کہلا بھیجا کہ آج تم سب میرے مہمان ہو۔ چنانچہ امیر و غریب' چھوٹے بڑے سبھی اس کے گھر دعوت پر گئے۔ نبی کریم ﷺ کی عمر شریف قافلہ والوں میں سب سے کم تھی۔ آپ ایک درخت کے سایہ میں استراحت فرمارہے تھے۔ بچہ سمجھ کر کسی نے آپ کو بیدار نہ کیا۔ اس لیئے آپ اس کی دعوت میں نہ جاسکے۔ "بحیرا" نے ہر مہمان کو بڑے غور سے دیکھا۔ کسی میں بھی نبوت کے انوار نہ پائے' وہ متحیر ہوا اور دریافت کیا کہ تم میں سے کوئی شخص رہ گیا ہے؟

اس سے کہا گیا کہ جناب عبدالمطلب کی اولاد سے ایک لڑکا جو چھوٹی عمر کا ہے رہ گیا ہے۔ "بحیرا" نے کہا کہ کتنی بُری بات ہے کہ تم سب آجاؤ اور ایک بچہ کو چھوڑ آؤ۔ جاؤ اس کو لاؤ۔ یہ سن کر آپ کے سب سے بڑے چچا حارث بن عبدالمطلب اٹھ کر گئے اور آپ کو لا کر دستر خوان پر اپنے ساتھ بٹھایا۔ "بحیرا" کی نظر آپ پر لگی رہی۔ وہ آپ کی ہر بات کو بہت ہی غور سے سنتا رہا اور آپ کے جسد اقدس و اطہر کو غور سے دیکھتا رہا۔ جب

سب کھا چکے اور اُٹھ کر جانے لگے۔ "بحیرا" آپ کے پاس آیا اور آپ سے کہا:

میں تم کو "لات" اور "عُزیٰ" کا واسطہ دیتا ہوں کہ جو کچھ میں تم سے پوچھوں تم اس کا جواب مجھ کو دو۔ "لات" اور "عزیٰ" اہلِ مکہ کے سب سے بڑے دوست تھے۔ چونکہ اہلِ مکہ ان دو بتوں کے نام کی قسم کھاتے تھے' اس لئے 'بحیرا' نے ان کا واسطہ دیا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ "لات" اور "عُزیٰ" کا واسطہ دے کر مجھ سے کچھ دریافت نہ کرو۔ قسم ہے اللہ کی! مجھ کو جتنی نفرت ان دو بتوں سے ہے اتنی نفرت کسی دوسری شیء سے نہیں۔ "بحیرا" نے یہ سن کر کہا کہ میں تم کو اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ اب جو چاہو دریافت کرو۔ خوشی تم کو جواب دوں گا۔

"بحیرا" نے سارے احوال آپ سے دریافت کیئے۔ کیا بیداری اور کیا خواب کے۔ آپ نے سب کا جواب دیا۔ پھر "بحیرا" نے آپ کی پشت مبارک کھول کر مہر نبوت کا بوسہ لیا۔ کیونکہ مہمانی سے مقصد یہی تھا۔

"بحیرا" نے ابو طالب سے دریافت کیا' یہ لڑکا تمہارا کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ فرزند دلبند ہے۔ "بحیرا" نے کہا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ یہ تمہارے پسر ہوں۔ ان کے والد گرامی کو زندہ نہ ہونا چاہیئے۔ یہ سن کر ابو طالب نے کہا' درست ہے' یہ میرے چھوٹے بھائی کے نور بصر ہیں اور میرے گھر کا چراغ ہیں۔ ابھی یہ اپنی والدہ کے پیٹ میں تھے کہ ان کے والد انتقال کر گئے اور کئی سال ہوئے ہیں کہ ان کی والدہ بھی رحلت کر گئیں۔

"بحیرا" نے کہا' تم درست کہتے ہو۔ مجھ کو اپنی کتابوں سے یوں معلوم ہوا کہ یہ لڑکا بڑی شان کا ہوگا۔ خدا کے واسطے تم ان کو یہود سے بچاؤ۔ ان کو شام کی طرف لے کر ہرگز نہ جاؤ' اگر یہود کو ان کا پتہ چل گیا تو تم بڑی مصیبت میں پڑ جاؤ گے۔ یہود ان کے

دشمن ہیں۔ یہ کہہ کر "بحیرا" نے آپ کے دست مبارک کو اپنے ہاتھ میں لے کر کہا یہ سید العالمین ہیں۔ یہ رسول رب العالمین ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ تمام جہاں کے لیئے رحمت بنا کر بھیجے گا۔

یہ سن کر قریش کے بڑے بوڑھوں نے "بحیرا" سے دریافت کیا کہ تم کو یہ بات کیسے معلوم ہوئی؟ "بحیرا" نے کہا۔ جس وقت تمہارا قافلہ ٹیلہ پر سے آرہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ تمام پتھر اور درخت سجدہ میں گر گئے۔ پتھر اور درخت سوائے خدا کے کسی مخلوق کو سجدہ نہیں کرتے ہیں۔ اور میں نے دیکھا کہ ابر آپ پر سایہ کر رہا تھا اور میں نے یہ بات بھی دیکھی کہ یہ پیچھے رہ گئے تھے۔ تم سب آکر ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گئے۔ یہ بعد میں پہنچے۔ سایہ میں جگہ نہ پا کر دھوپ میں کھڑے ہو گئے درخت نے فوراً اپنی ٹہنیاں ان کی طرف جھکا دیں اور ان پر سایہ کر دیا۔ ان سب باتوں کے علاوہ یہ مہر نبوت آپ کی پشت مبارک پر ہے آپ کی نبوت پر روشن دلیل ہے۔ "بحیرا" کے اصرار پر ابو طالب نے شام کا ارادہ ملتوی کر دیا۔ اسی جگہ تجارت کا مال فروخت کر کے مکہ مکرمہ کو معاودت کی (مجموعہ عیر الیان، انسان العیون جلد اول)

حضورؐ کی ولادت باسعادت موجب فرحت و سرور ہے

حضور سرور عالم ﷺ کی ولادت باسعادت تمام عالم کے لیئے موجب فرحت و سرور ہے۔ بالخصوص امت محمدیہ کے لئے انتہائی خوشی و راحت کا موجب ہے اور یوم ولادت شریفہ سب سے بڑی عید ہے۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے اس دن اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے۔ خیرات و مسرت کرے، محفل مبارک میلاد شریف منعقد کر کے حبیب کبریا احمد مجتبیٰ ﷺ کا ذکر خیر کرے اور ذاتِ مقدسہ کے ظہور پر خوشی منائے اور راحت و سرور کا اظہار کرے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قل بفضل اللہ و برحمتہ فبذلک فلیفرحوا وھو خیر مما یجمعون (پ ۱۱، ع ۱۰)

ترجمہ : تم فرمادو کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت ہی پر لازم ہے کہ خوشیاں مناؤ۔

اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت پر خوشیاں منانے کا حکم دیا گیا ہے۔ حضور علیہ السلام کی ولادت اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہے۔ لہذا حکم الٰہی اس پہ فرحت و سرور کیا جائے۔

حضور علیہ السلام کی ولادت شریفہ کی خوشی منانے پر کافر کو بھی فائدہ ہوتا ہے

بخاری شریف میں ہے۔

قال عروہ ثویبہ مولاۃ لابی لھب کان ابو لھب اعتقھا فارضعت النبی ﷺ فلمامات ابو لھب اریہ بعض اھلہ بشر حیبۃ قال لہ ماذا لقیت قال ابو لھب لم الق بعد کم غیر انی سقیت فی ھذہ بعتاقی ثویبۃ (بخاری جلد دوم)

ترجمہ : حضرت عروہ فرماتے ہیں۔ ثویبہ ابو لہب کی باندی تھی۔ جسے اس نے (حضور علیہ السلام کی پیدائش کی خوشی میں) آزاد کر دیا تھا۔ اس نے حضور علیہ السلام کو دودھ بھی پلایا۔ ابو لہب کے مرنے کے بعد اس کے بعض اہل (حضرت عباس) نے اسے بہت بُری حالت میں خواب میں دیکھا اور اس سے پوچھا مرنے کے بعد تیرا کیا حال ہوگا، ابو لہب نے کہا کہ قوم سے جدا ہو کر میں نے راحت نہیں پائی سوائے اس کے کہ میں تھوڑا سا سیراب کیا جاتا ہوں میں نے (حضور کی پیدائش کی خوشی میں) ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔

حافظ شمس الدین بن ناصر الدین دمشقی اپنی کتاب مورد الصاوی فی مولد الھادی میں لکھتے ہیں یہ بات پایہ صحت کو پہنچ گئی ہے۔ کہ دوزخ میں ہر پیر کو ابو لہب کے عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس نے ثویبہ کو آپ کے تولد شریف کی خوشی

میں آزاد کردیا تھا، اور پھر انہوں نے یہ شعر کہے ہیں !

اذا کان هذا کافر جاء ذمه　　وتبت يداه فی الجحيم مخلدا

اتی انه فی يوم الاثنين دائما　　يخفف عنه للسرور باحمدا

فما الظن بالعبدطول عمره　　باحمد مسرورا ومات موحدا

امام قسطلانی شارح بخاری المواہب اللدنیہ میں رقم طراز ہیں :

قال ابن الجزری فاذا کان هذا ابو لهب الکافر الذی نزل القرآن بذمه جوزی فی النار بفرحه ليلة مولد النبی ﷺ به فما حال المسلم الموحد من امته عليه السلام الذی يسر بمولده ويبذله قدرته فی محبته ﷺ لعمری انما يكون جزاء من الله الكريم ان يدخله بفضله العميم جنات النعيم

(مواهب اللدنيه جلد اول)

ترجمہ : ابن جزری نے کہا کہ حضور علیہ السلام کی ولادت کی خوشی کی وجہ سے ابو لہب جیسے کافر کا یہ حال ہے کہ اس کے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے۔ حالانکہ ابو لہب ایسا کافر ہے جس کی مذمت میں قرآن نازل ہوا تو حضور ﷺ کے امتی مومن موحد کا کیا حال ہوگا جو حضور ﷺ کے میلاد کی خوشی میں حضور کی محبت کی وجہ سے اپنی قدرت واپنی طاقت کے موافق خرچ کرتا ہے قسم ہے میری عمر کی کہ اس کی جزاء یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے فضل عمیم سے جنات نعیم میں داخل کرے ۔

عید میلاد منانا اور محفل میلاد منعقد کرنا
اور ماہ مقدس ربیع الاول میں صدقات وخیرات کرنا

ارشاد رب العالمین ہے :

ا۔　قل بفضل الله و برحمته فبذلك فليفرحوا

ترجمہ : تم فرماؤ کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت ہی پر لازم ہے۔ کہ خوشیاں مناؤ۔

حضور علیہ السلام کی ولادت باسعادت اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہے۔ اور محفل میلاد شریف اس فضل اور رحمت کی خوشی ہے۔ لہٰذا حضور علیہ السلام کی ولادت مبارکہ پر خوشی اور محفل میلاد کا انعقاد از روئے قرآن کریم مطلوب ومحبوب ہے۔

اگر کوئی نجدی یہ ثابت کر دے کہ حضور علیہ السلام کی ولادت اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہیں یا محفل میلاد اس فضل و رحمت کی خوشی نہیں تو پانچ ہزار روپے نقد اسے انعام دیا جائے گا۔

۲: ﴿ واما بنعمة ربک فحدث ﴾

ترجمہ: اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریفہ اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔ اور مجلس میلاد مبارک اس نعمت کا چرچا و بیان ہے۔ تو از روئے قرآن مجید رسول اللہ ﷺ کی ولادت مبارک کا بیان اور مجلس میلاد شریف کا انعقاد مطلوب ومحمود ہے۔

۳: ﴿وذکر هم بايام الله﴾

ترجمہ: اور انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ

رسول اللہ ﷺ کی ولادت کا دن اللہ تعالیٰ کے عظمت والے دنوں سے ہے۔ اور محفل میلاد شریف میں اس دن کا یاد دلانا ہے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریف کی محفل کا انعقاد مطلوب و مامور من القرآن ہونے کی وجہ سے احسن القربات سے ہے۔

۴: ﴿ انا ارسلناک شاهدا و مبشرا و نذیرا لتومنوا بالله و رسوله وتعزروه و توقروه ﴾

ترجمہ: بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سنانے والا تاکہ تم اے لوگو! اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو۔

فالذین امنوا به وعزروه نصروه واتبعوا النور الذی انزل معه اولئک هم الفلحون (سورۃ اعراف)

ترجمہ: تو وہ جوان پر ایمان لائیں اور ان کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں۔ جو اس کے ساتھ اترا وہی بامراد ہوا

ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ کی تعظیم و توقیر کا مطلق حکم فرمایا ہے اور شرعی قاعدہ ہے کہ " المطلق یجری علی اطلاقه" جو بات اللہ تعالیٰ نے مطلق ارشاد فرمائی کہ وہ مطلق حکم عطاء کرے گی۔ بلا تخصیص شرع جو اپنی طرف سے کتاب اللہ کو مقید کرے گا وہ کتاب کو منسوخ کرتا ہے۔

جب ہمیں رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کا مطلق حکم فرمایا تو جمیع طرق تعظیم کی اجازت ہوئی اور محفل میلاد بھی اس مطلق تعظیم کا ایک فرد ہے۔ اس لئے کہ اس میں رسول اللہ ﷺ کے کمالات و معجزات فضائل و خصائل کا بیان ہوتا ہے۔ لہٰذا محفل میلاد کا انعقاد اور حضور ﷺ کی ولادت شریفہ پر فرحت و سرور کا اظہار محبوب و مستحسن ہوا۔

۵۔ امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وقد ظهرلی تخریجه علی اصل اخروهوما اخرجه البیهقی عن انس ان النبی ﷺ عق عن نفسه بعد النبوة مع انه قدورد ان جده عبدالمطلب عق عنه فی سابع ولادته والعقیقة لا تعاد مرة ثانیة فیحمل ذلک علی ان الذی فعله النبی ﷺ اظهارا للشکر علی ایجاد الله تعالیٰ ایاه رحمة للعالمین وتشریع لامته کما کان یصلی علی نفسه لذلک فیستحب لنا ایضا اظهار الشکر بمولده بالاجماع واطعام الطعام ونحوذلک من وجوه القربات واظهار المسرات

(الحاوی للفتاوی جلد الاول)

ترجمہ: مجھے مولود شریف کے لئے ایک دوسری اصل بھی ہاتھ لگی ہے۔ جسے محدث بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

نبوت کے بعد اپنا عقیقہ فرمایا ہے۔ حالانکہ آپ کے دادا عبد المطلب نے آپ کی ولادت شریف کے ساتویں روز آپ کا عقیقہ کر دیا تھا۔ اور یہ سب کو معلوم ہے کہ عقیقہ دوسری مرتبہ نہیں کیا جاتا۔ لہذا آپ کا عقیقہ فرمانا اس پر محمول ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمۃ للعالمین بنا کر پیدا کیا۔ آپ کا اس طرح اپنی ولادت کا شکر کرنے سے آپ کی امت کے لیئے مشروعیت ثابت ہو گئی۔ جس طرح آپ اپنے اوپر درود پڑھتے تھے۔ تاکہ آپ کو دیکھ کر امت بھی درود بھیجے۔ پس ہمارے لئے مستحب ہے کہ حضور علیہ السلام کی ولادت مبارکہ پر شکر کا اظہار کریں۔ جلسے اور کھانا کھلانے اور دیگر اچھے کام اور خوشی کا اظہار کریں۔

۲۔ علامہ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، میلاد شریف ثابت کرنے کے لئے ایک صحیح حدیث جس کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا قوی اصل ہے کہ

ان النبی ﷺ قدم المدینة فوجدالیھود یصومون یوم عاشورا فسألھم فقالوا ھو یوم اغرق اللہ فیہ فرعون و نجی موسیٰ علیہ السلام فنحن نصومہ شکراً للہ تعالیٰ فقال ﷺ فانا احق بموسیٰ منکم فصامہ و امر بصیامہ

ترجمہ: بے شک نبی کریم ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے عاشورہ کے دن یہود کو روزہ رکھتے دیکھا۔ آپ نے اُن سے روزہ رکھنے کا سبب دریافت فرمایا۔ وہ بولے یہ وہ دن ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق کیا اور موسیٰ کو نجات دی۔ ہم اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کے شکرانہ میں اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ ہم تمہاری بنسبت موسیٰ کے زیادہ حقدار ہیں۔ چنانچہ آپ نے خود بھی اس دن کا روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

یہ حدیث ذکر فرمانے کے بعد علامہ ابن حجر ارقام فرماتے ہیں:

کہ اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ کسی خاص دن اگر اللہ تعالیٰ کوئی نعمت

عطاء کرے یا کسی عذاب کو دور کرے تو اس کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ اور ہر سال اس شکر کا اعادہ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہر قسم کی عبادت سے ہوتا ہے۔ مثلاً سجدہ (نماز) روزہ، صدقہ اور تلاوت۔ اس دن سے بڑھ کر کون سا دن بہتر ہے کہ جس دن ایسے نبی کریم ﷺ کی ولادت ہوئی جو کہ نبی رحمت ہیں؟ لہذا اس دن بھی اللہ تعالیٰ کا شکر کیا جائے تاکہ موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ سے جو کہ دس محرم کو ہوا مطابقت ہو جائے۔

(المورد الروی فی مولد النبوی مجموعہ خیر البیان)

۷۔ حضور علیہ السلام کی پیدائش پر فرحت و سرور کا اظہار کرنا، یوم میلاد کو عید منانا اور صدقات و خیرات کرنا ہمیشہ سے تمام مسلمانوں کا معمول رہا ہے اور جلیل القدر ائمہ دین و مشائخ عظام کیا حنفی کیا شافعی کیا مالکی و حنبلی، سبھی اس کار خیر کو افضل القربات، افضل المندوبات لکھتے چلے آئے ہیں۔ الغرض ابلیس ملعون اور نجد کے سرکشوں کے سوا تمام مسلمانوں کے نزدیک ولادت باسعادت پر فرحت و سرور اور محافل میلاد کا انعقاد محمود و مستحسن اور معمول و محبوب ہے اور جو مسلمانوں کے نزدیک مستحسن ہو وہ بحکم حدیث شریف ماراہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی مستحسن و محمود ہے۔

امام قسطلانی شارح بخاری المواہب اللدنیہ میں ارقام فرماتے ہیں :

ولا زال اھل الاسلام یحتفلون بشھر مولدہ ﷺ و یعملون الولائم و یتصدقون فی لیالیہ بانواع الصدقات ویظھرون السرور و یزیدون فی المسرات و یعتنون بقراۃ مولدہ الکریم و یظھر علیھم من برکاتہ کل فضل عمیم و مما جرب من خواصہ انہ امان فی ذلک العام و بشریٰ عاجلۃ بنیل البغیتہ و المرام فرحم اللہ امرأ اتخذ لیالی شھر مولدہ المبارک اعیادا لیکون اشدعلۃ علی من فی قلبہ مرض و عناد (المواہب اللدنیہ جلد اول)

ترجمہ : رسول اللہ ﷺ کی ولادت کے مہینے میں اہل اسلام ہمیشہ سے محفلیں منعقد کرتے چلے آئے ہیں۔ اور خوشی کے ساتھ کھانے پکاتے رہے اور دعوت طعام کرتے

رہے ہیں اور ان راتوں میں انواع واقسام کی خیرات کرتے رہے اور سور ظاہر کرتے چلے آئے ہیں۔اور نیک کاموں میں ہمیشہ زیادتی کرتے رہے ہیں ۔اور حضور ﷺ کے مولد کریم کی قرأت کا اہتمام خاص کرتے رہتے ہیں ۔جس کی برکتوں سے ان پر اللہ کا فضل ظاہر ہوتا رہا ہے اور اس کے خواص سے یہ امر مجرب ہے کہ انعقاد محفل میلاد اس سال میں سبب امن وامان ہوتا ہے اور ہر مقصود اور مراد پانے کے لئے جلدی آنے والی خوشخبری ہوتی ہے۔تو اللہ تعالیٰ اس پر رحمتیں فرمائے ۔جس نے ماہ میلاد کی ہر رات کو عید بنا لیا۔تا کہ یہ عید سخت ترین علت ومصیبت ہوجائے اس شخص پر جس کے دل میں مرض وعناد ہے۔

علامہ قسطلانی کے کلام سے درج ذیل امور ثابت ہوئے:

ا۔ ماہ مقدس ربیع الاول شریف میں مسلمان ہمیشہ سے حضور ﷺ کی ولادت مبارک پر فرحت وسرور کا اظہار کرتے آئے ہیں ۔اور اس موقع پر فرحت وسرور مسلمانوں کے خصوصی شعائر سے ہے ۔کتب تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی ولادت مبارکہ پر صرف ابلیس ملعون اور نجد کے بدبختوں نے ناخوشی کا اظہار کیا ہے۔

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی ''رسالہ النظم البدیع فی مولد النبی الشفیع'' میں فرماتے ہیں۔

واعلم بان من احب احمدا لا بد ان یھوی اسمه مرددا
لذلک اھل العلم سنوا المولدا من بعده فکان امرا رشدا
ارضی الوری الاغواۃ نجدا

ترجمہ: خوب سمجھ لو کہ جو شخص احمد مجتبیٰ ﷺ سے محبت رکھتا ہے یقیناً وہ آپ ﷺ کے اسم مبارک کو پڑھ کر خوش ہوگا یعنی آپ کے ذکر خیر کو بار بار سننا پسند کرے گا۔اسی لئے اہل علم نے آپ کے بعد مولد شریف کی سنت کو رواج دیا ہے جو کہ ایک فعل رشید اور مستقیم ہے جس نے بجز نجد کے سرکشوں کے تمام دنیا کو خوش کیا ہے۔

علامہ نبہانی نے صحیح فرمایا کہ.............

بجز محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اس کے متبعین اور ہم خیالوں کے تمام دنیا کے مسلمان اس

سنت حسنہ سے از حد مسرور و شاداں ہیں۔

اور ابلیس ملعون کی ناخوشی کا ذکر بھی پہلے علامہ حلبی کے حوالہ سے ہو چکا ہے۔

۲۔ محفل میلاد شریف کے خواص سے یہ مجرب خاصہ ہے کہ جس سال محافل میلاد منعقد کی جائیں وہ تمام سال امن وامان سے گزرتا ہے

۳۔ ربیع الاول شریف میں میلاد کی محفلیں منعقد کرنا اور ماہ میلاد مقدس کی ہر رات کو عید بنانا ان لوگوں کے لئے سخت مصیبت ہے جن کے دلوں میں نفاق اور عداوت رسول ﷺ کی بیماری ہے۔

مفتی انس وجن علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ''الحاوی للفتاوے'' میں ارقام فرماتے ہیں:

فستحب لنا ایضا اظهار الشكر بمولده بالاجماع واطعام الطعام ونحو ذلک من وجوه القربات واظهار المسرات

(احسن المقصد فی عمل المولد)

ترجمہ: ہمیں مستحب ہے حضور ﷺ کی ولادت با سعادت پر اظہار شکر، محفل میلاد کے انعقاد، کھانا کھلانے اور دیگر ایسی ہی عبادات واظہار مسرت وخوشی سے۔

مجمع بحار الانوار میں ہے.............

مظهر منبع الأنوار والرحمة شهر ربيع الاول وانه شهر امرنا باظهار الحبور فيه كل عام

(مجمع البحار الانوار جلد سوم)

ترجمہ: ربیع الاول شریف کا ماہ مقدس یہ ایسا مہینہ ہے جس میں ہر سال ہمیں اظہار سرور کا حکم دیا گیا ہے۔

شیخ شیوخ علماء ہند شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں......

ولا یزال اهل الاسلام یحتفلون بشهر مولده ﷺ و یعملون الولائم و یتصدقون فی لیاله بانواع الصدقات و یظهرون السرور و یزیدون فی المبرات و یعتنون بقرأة مولده الکریم و یظهر علیهم من مکانه کل فضل عمیم و مما جرب من خواصه انه امان فی ذلك العام و بشریٰ عاجلة بنیل البغیة والمرام فرحم الله امرا اتخذ لیالیٰ شهر مولده المبارك اعیادا لیکون اشد علة الی من فی قلبه مرض و عناد

ترجمہ : اور ہمیشہ سے مسلمان حضور ﷺ کے ولادت کے مہینہ میں محفلیں (میلاد) کی کرتے ہیں کھانے پکا کر اور دیگر صدقات و تحائف خوب تقسیم کرتے ہیں اور ان لوگوں پر اس عمل کی برکت سے خوب برکتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اس محفل میلاد کی خصوصی مجربات میں سے یہ ہے......

......کہ وہ سال بھر تک امان پاتے ہیں۔ اور حاجت روائی مقصود بر آری کی بڑی بشارت ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمتیں نازل فرمائے جس نے میلاد مبارک کی راتوں کو عید بنایا۔ تاکہ جس کے دل میں مرض اور عناد ہے وہ اور سخت ہو۔

مثل فارس زلزلے ہوں نجد میں
ذکر آیات ولادت کیجئے

علامہ حافظ شمس الدین ابن الجزری اپنی کتاب "عرف التعریف بالمولد الشریف" میں لکھتے ہیں کہ......

ابو لہب کو اس کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا گیا۔ اور اس سے دریافت کیا گیا کہ تیرا کیا حال ہے؟ اس نے کہا کہ دوزخ میں ہوں۔ ہر پیر کی رات کو عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے اور میں اپنی انگلی سے اس مقدار پانی چوس لیتا ہوں اور اس نے اپنی انگلی کے پوروں کی طرف اشارہ کر کے بتایا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مجھ کو ثویبہ نے آپ کے تولد

علامہ ابوا الطیب السبتی مالکی کا ارشاد......

ان ابا الطیب محمد بن ابراھیم السبتی المالکی نزیل قوص احد العلماء العاملین کان یجوز بالمکتب فی الیوم الذی ولد فیه النبی ﷺ فیقول یا فقیه هذا یوم سرور اصرف الصبیان فیصرفنا (الحاوی للفتاوی جلد اول)

ترجمہ: تحقیق ابو الطیب محمد بن ابراہیم السبتی المالکی نزیل قوص جو علماء عاملین سے تھے۔ جب ان کا گزر یوم میلاد شریف کو بچوں کے مکتب سے ہوتا تو استاد جو بچوں کو پڑھا رہے ہوتے ان سے کہتے، آج تو خوشی کا دن، بچوں کو چھٹی دو، وہ بچوں کو چھٹی دے دیتے۔

یہ علامہ ابو الطیب ایک متبحر عالم تھے۔ چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ ان کے تبحر علمی کا ذکر کرتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں......

وهذا الرجل کان فقیها مالکیا متقننا فی علوم متورعا اخذ عنه ابو حبان و غیره

ترجمہ: یہ ابو الطیب فقیہ مالکی پختہ علوم کے مالک متقی تھے۔ ابو حبان وغیرہ کو ان سے شرف تلمذ حاصل ہے۔

شیخ زین الدین ربیع الاوّل شریف میں حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی میں کثیر مال صرف فرماتے۔

درایام مولد آنحضرت ﷺ هر روز ایک هزار تنکه زیادت کرزتاروز دوازدهم دوازده ایام هزار تنکه خرج می شد وقیاس باید کرد که مجموع خرج ایم دوازده ایام چه مقدر مبلغ می شود بآن ارزانی اسباب مصالح که دران زمان بود (الاخبار الاخیار شریف)

ترجمہ: شیخ زین الدین حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کے ایام میں ہر روز پہلے دن سے ایک ہزار روپے زیادہ صرف فرماتے۔ اس طرح بارہ ربیع الاوّل شریف کو بارہ ہزار روپے

خرچ ہوتے۔ غور کرنا چاہیے کہ ان بارہ ایام میں مجموعی طور پر صرف شدہ رقم کتنی مقدار کو پہنچتے کے باوجود اس کے اس زمانہ میں ارزانی تھی۔

علامہ اسماعیل حقی البروسوی فرماتے ہیں:

قال الامام السیوطی تستحب لنا اظہار الشکر لمولدہ علیہ السلام

(روح البیان جلد تاسع)

ترجمہ: امام سیوطی نے فرمایا ہے کہ حضور ﷺ کی ولادت مبارک پر ہمارے لئے شکر کا اظہار مستحب ہے۔

یہی علامہ اسماعیل حقی مزید ارقام فرماتے ہیں......

لازال اهل الاسلام من سائر الاقطار والمدن الکبار یعملون المولد ویتصدقون فی لیالیہ بانواع الصدقات ویعتنون بقراءة مولدہ الکریم ویظهر من برکاتہ علیهم کل فضل عظیم

ترجمہ: ہمیشہ سے اہل اسلام دنیا کے گوشوں اور بڑے شہروں میں عمل مولد شریف کرتے چلے آئے ہیں اور میلاد شریف راتوں میں متعدد انواع واقسام کے صدقات کرتے چلے آئے ہیں اور حضور ﷺ کی مولد کریم کی قراءة کا اہتمام خاص کرتے رہے ہیں۔ جس کی برکتوں سے اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ان پر ظاہر ہوتا رہا ہے۔

محدث ابن جوزی فرماتے ہیں۔

من خواصہ انہ امان فی ذلک العام وبشری عاجلة بنیل البغیة والمرام

(روح البیان جلد نہم)

ترجمہ: میلاد شریف کے خواص سے ہے کہ انعقاد محفل میلاد اس سال کے لئے موجب امن وامان ہے۔ اور مقصود ومراد پانے کیلئے جلدی آنے والی خوشخبری ہے۔

امام نووی کے استاذ شیخ ابو شامہ فرماتے ہیں :

ومن احسن ما ابتدع فی زماننا مایفعل کل عام فی الیوم الموافق لیوم مولدہ ﷺ من الصدقات والمعروف و اظہار الزینۃ والسرور فان ذلک مع مافیہ من الاحسان للفقراء مشعر بمحبتہ ﷺ و تعظیمہ فی قلب فا علی ذلک و شکر اللہ علی مامن بہ من ایجاد رسولہ ﷺ الذی ارسلہ رحمۃ للعالمین (السیرۃ الحلبیہ جلد اول)

ترجمہ :اور ہمارے زمانے میں جو نئی احسن شیء معرض وجود میں آئی ہے وہ یہ ہے کہ ہر سال حضور علیہ السلام کی ولادت باسعادت کے دن صدقات و دیگر نیک امور اور اظہار زینت و فرحت و سرور ہوتا ہے۔ فقراء کے ساتھ احسان کے علاوہ یہ امور اس امر کے مشعر ہیں کہ ان کے فاعل کے دل میں حضور علیہ السلام کی محبت و تعظیم ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا شکر بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو رحمۃ للعالمین بنا کر معبوث فرمایا ہے۔

امام سخاوی فرماتے ہیں :

لا زال اہل الاسلام من سائر الاقطار والمدن الکبار ویعملون المولد ویتصد قون فی لیالیہ بانواع الصدقات و یعتنون بقراءۃ مولدہ الکریم و یظہر علیہم من برکاتہ کل فضل عمیم (انسان العیون جلد اول)

ترجمہ :اہل اسلام ہمیشہ سے تمام ملکوں اور بڑے شہروں میں عمل مولد شریف کرتے چلے آئے ہیں۔ مولد شریف کی راتوں میں انواع واقسام کے صدقات کرتے آئے ہیں۔اور حضور علیہ السلام کے مولد کریم کی قراۃ کا خاص اہتمام کرتے آئے ہیں۔جس کی برکتوں سے ان پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا رہا۔

الشیخ العلامہ یوسف بن اسماعیل النبھانی فرماتے ہیں :

قال القسطلانی ولا زال اہل الاسلام یحتفلون بشہر مولدہ علیہ الصلوۃ والسلام و یعملون الولائم

پھر تفصیل کے ساتھ علامہ قسطلانی کی وہ عبارت ذکر فرمائی جس کا ذکر پہلے آچکا ہے۔

شیخ المحدثین مولانا علی قاری فرماتے ہیں:

وزاد ابن الجزری ولم یکن فی ذلك الاادغام الشیطان و سروراهل الایمان

(المورد الروی فی المولد النبوی)

ترجمہ: ابن جزری نے مزید فرمایا ہے کہ محفل میلاد شریف کے انعقاد میں شیطان کی ذلت اور اہلِ ایمان کے لئے فرحت وسرور ہے۔

مولانا علی قاری رحمہ الباری نے المورد الروی میں ذکر کیا ہے کہ تمام ممالک میں مسلمان بڑے اہتمام سے محافل میلاد شریف منعقد کرتے ہیں۔ اہلِ مکہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ ارقام فرماتے ہیں۔

مکہ مکرمہ میں محفل میلاد:

واما اهل مکة معدن الخیر والبرکة فیتوجهون الی المکان المتواتر بین الناس انه محل مولده رجاء بلوغ کل منهم بذلك لمقصده ویزید اهتمامهم به علی یوم العید حتی قل ان یتخالف عنه احد من صالح و طالح و مقل و سعید سیما الشریف صاحب الحجاز

ترجمہ: اور اہلِ مکہ جو خیر وبرکت کی معدن ہیں (میلاد شریف کے دن) اس مکان مقدس پر حاضر ہوتے ہیں جس کے متعلق تواتر سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی جائے ولادت ہے۔ اس امید پر مقام ولادت شریف پر حاضر ہوتے ہیں کہ یہ حاضری مقصد برآوری کا ذریعہ ہے۔ مولد شریف پر حاضری کا اہتمام عید کے دن سے زیادہ کرتے ہیں۔ حاضری سے کوئی نیک وبد پیچھے نہیں رہتا۔ شریف حجاز مقدس کے گورنر خصوصیت سے حاضر ہوتے ہیں۔

مصر اور شام میں محفل میلاد شریف

واکثرهم بذلك عنایة اهل مصر و الشام ولسلطان مصر فی تلك اللیلة من العام الاعظم مقام

ترجمہ: اہلیان شام و مصر محفل میلاد کا بہت زیادہ اہتمام کرتے ہیں اور بادشاہ مصر اس رات کا خصوصیت سے اہتمام کرتے ہیں۔ پھر علامہ ابن جزری کا واقعہ ذکر کیا۔ وہ فرماتے ہیں۔ ۷۸۵ھ کو مصر میں منعقدہ محفل میلاد شریف میں حاضر ہوا تو بادشاہ مصر نے اس محفل میں قراء نعت خوان وخطباء دیگر امور پر دس ہزار دینار صرف کیے۔

مدینہ طیبہ میں محفلِ میلاد:

ولا هل المدينة كثرهم الله به احتفال و على فعله اقبال

ترجمہ: اور اہلیان مدینہ کثرہم اللہ تعالیٰ اس دن (یوم میلاد) کو بڑی محفل منعقد کرتے ہیں۔ اور اس کے انعقاد پر پوری توجہ دیتے ہیں۔

ہندوستان میں محفل میلاد شریف:

وبلاد الهند تزيد على غيرهما بكثير مما اعلمتيه بعض اولى النقد والتحرير (المورد الروی)

ترجمہ: مجھے بعض محققین نے بتایا ہے کہ بلاد ہند میں دیگر ممالک کی بنسبت زیادہ کثرت سے محفل میلاد شریف کا اہتمام ہوتا ہے۔

اما العجم فمن حيث دخول هذا الشهر المعظم والزمان المكرم لا هلها مجالس فخام من انواع الطعام للفقراء الكرام وللفقراء من الخاص والعامة وقرأة الختمات والتلاوات المتواليات والانشادات المتعاليات واجناس المبرات والخيرات وانواع السرور واصناف الحبور حتى بعض العجائز من غزلهن ونسجهن يجمعن ما يقمن يجمعهن الأكابر والاعيان

(المورد الروی)

ترجمہ: ای پر عجمی ملک شہر (ماہ) معظم ومکرم کے شروع ہوتے ہی وہاں کے باشندے بڑی مجلیس میلاد شریف کی انواع و اقسام طعام سے فقراء اور خواص و عوام کے لئے

منعقد کرتے ہیں۔ ان محافل میں تسلسل سے ختم قرآن ، نعت خوانی مختلف الاجناس نیک عمل اور فرحت و سرور ہوتے ہیں حتی کہ بعض بوڑھی عورتیں سوت کاتنے سے اس محفل کے لئے اتنا جمع کر لیتی ہیں کہ اکابر امراء بھی اس قدر مال جمع نہیں کرتے۔

ہمایوں بادشاہ کے دربار میں محفل میلاد شریف:

ومن تعظيم مشائخهم و علمائهم هذا المولد المعظم واما لمجلس المكرم انه لا يا أباه احد فى حضوره رجاء ادراک نوره وسروره وقد وقع لشيخ مشائخنا مولانا زين الدين محمود البهدانى النقشبندى قدس سره العلى انه اراد سلطان الزمان و خاقان الدوران همايون بادشاه تغمده الله واحسن مثواه ان يجتمع به ويحصل له المدد والا مداد بسببه فأباه الشيخ وامتنع ايضا ان ياتيه السلطان استغناء بفضل الرحمن فالح السلطان على وزيره بيروم خان بانه لابد من تدبير للاجتماع فى المكان ولو فى قليل من الزمان فسمع الوزير ان الشيخ لايحضر فى دعوة من هناء وعزاء الافى مولد النبى عليه السلام تعظيما لذلک المقام

فانهى الى السلطان فامره بستهيئة اسبابه الملوكانية من انواع الاطعمة والاشربة ومما يشم به وينجر فى المجلس العلميه و نادى الاكابر ولاهالى وحضر الشيخ مع بعض الموالى فاخذ السلطان الا بريق بيدالادب ومعاونته التوفيق والوزير اخذ الطشت من تحت امره رجاء لطفه و نظره و غسلا يد الشيخ المكرم و حصل لهما ببركة تواضعهما لله ولرسوله ﷺ المقام المعظم والجاه والمضحم۔ (المورد الروی)

ترجمہ: عجمی مشائخ و علماء حضور علیہ السلام کی ولادت باسعادت کی مجلس مکرم کی اتنی تعظیم کرتے ہیں کہ اس میں حاضری سے کوئی انکار نہیں کرتا۔ اس لئے انہیں اس مجلس سے نور و سرور پانے کی امید ہوتی ہے۔

شیخ مشائخ ما حضرت مولانا زین محمود البھدانی نقشبندی قدس سرہ کو سلطان زمان خاقان دوراں ہمایوں بادشاہ تغمد اللہ واحسن مثواہ ۔نے شاہی دربار میں لانے کی

کوشش کی۔آپ نے انکار فرمادیا اور بادشاہ کو اس سے بھی روک دیا کہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو۔ کیونکہ آپ رحمٰن کے فضل کی وجہ سے مخلوق سے مستغنی تھے۔بادشاہ نے اپنے وزیر بیرام خان سے کہا کہ کوئی تدبیر شیخ کو لانے کی کریں۔اگرچہ وہ تھوڑے وقت کے لیئے ہی تشریف لائیں۔

وزیر کو معلوم ہوا کہ شیخ کسی دعوت پر تشریف نہیں لاتے' البتہ حضور علیہ السلام کی میلاد شریف کی محفل میں حاضری سے انکار نہیں کرتے۔وزیر نے یہ بات بادشاہ کے علم میں لائی تو بادشاہ نے وزیر کو حکم دیا کہ شاہانہ طرز پر محفل میلاد شریف کے انعقاد کا اہتمام کیا جائے۔ انواع و اقسام کے مطعومات و مشروبات کا اہتمام خاص کیا جائے اور مجلس کو کئی طرح کی خوشبوں سے معطر کیا جائے۔دیگر اکابر کو بھی دعوت دی گئی۔چنانچہ بعض خدام کے ہمراہ شیخ تشریف فرما ہوئے۔بادشاہ نے خود کوزہ لیا اور وزیر نے طشت اور ادب و احترام سے شیخ کے ہاتھ دھلائے۔بادشاہ وزیر کے اس ادب و احترام اور تواضع سے جو انہوں نے اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے لئے کی تھی عظیم مقام اور بلند مرتبہ حاصل ہوا۔

شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی
ہر سال محفل میلاد شریف منعقد کرتے تھے

شاہ عبدالرحیم والد ماجد شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ ......

......میں ہر سال ایام مولد شریف میں کھانا پکا کر لوگوں کو کھلایا کرتا تھا۔ایک سال قحط کی وجہ سے بھنے ہوئے چنوں کے سوا کچھ میسر نہ ہوا۔میں نے وہی بھنے ہوئے چنے تقسیم کر دیئے۔رات کو حضور علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی بھنے ہوئے چنے حضور ﷺ کے سامنے رکھے ہوئے ہیں اور حضور علیہ السلام ان چنوں سے بہت خوش اور مسرور ہیں۔ (الدرالثمین)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی محفل میلاد شریف میں حاضری

وکنت قبل ذلك بمكه المعظمة في مولد النبي ﷺ في يوم ولادته والناس يصلون على النبي ﷺ ويذكرون ارهاصه التي ظهرت في ولادته ومشاهده قبل بعثته فرأيت انوار اسطعت دفعة واحدة لااقول اني ادركتها ببصر الجسد ولا اقول اني ادركتها ببصرالروح والله اعلم كيف الامر بين هذا و ذلك فتاملت تلك الانوار فوجدتها من قبل الملائكة الموء كلين بامثال هذه المشاهد و بامثال هذه المجالس رأيت يخالط انوار الملائكه انوار الرحمة

ترجمہ: اور میں اس سے پہلے مکہ معظمہ آنحضرت ﷺ کے مولد مبارک میں عید میلاد النبی ﷺ کے دن حاضر تھا اور لوگ نبی اکرم ﷺ پر درود بھیج رہے تھے اور آپ ان معجزات کا تذکرہ کر رہے تھے۔ جو بعثت سے پہلے ظاہر ہوئے۔ اور ان مشاہدات کو بیان کر رہے تھے جو بعثت سے پہلے ظاہر ہوئے تو میں نے دیکھا کہ اچانک بہت سے انوار ظاہر ہوئے، میں نہیں کہہ سکتا کہ ان جسمانی آنکھوں سے دیکھا اور میں بیان نہیں کر سکتا کہ صرف روح کی آنکھوں سے اُن کا مشاہدہ کیا۔ واللہ اعلم کچھ نہیں بیان کیا جا سکتا کہ ان آنکھوں سے دیکھا یا روح کی آنکھوں سے۔ میں نے ان انوار کے متعلق غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہ نوران فرشتوں کا ہے جو ایسی مجالس اور مشاہد پر موکل اور مقرر ہیں اور میں نے دیکھا کہ انوار ملائکہ اور انوار رحمت دونوں ملے ہوئے ہیں۔ (فیوض الحرمین)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی کلام سے درج ذیل امور ثابت ہوئے

(۱) میلاد شریف کی محافل پر انوار رحمت نازل ہوتے ہیں۔

(۲) میلاد شریف کی وہ بابرکت محفل ہے کہ اس میں باذنِ الٰہی ملائکہ حاضر ہوتے ہیں۔

(۳) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی محفل میلاد شریف میں حاضر ہوتے تھے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ہر سال
بارہ ربیع الاول کو اپنے گھر محفل میلاد منعقد کرتے تھے

درتمام سال دو مجلس درخانہ فقیر منعقد می شود مجلس ذکر مولد شریف و ذکر شہادت حسنین کہ مردم روز عاشورا یا یکدو روز پیش ازیں قریب چہار صد یا پانصد کس بلکہ قریب قریب ہزار کس و زیادہ آزاں فراہم می آیند و درودمی خوانند بعد ازان فقیر آیدنشیند و ذکر فضائل حسنین کہ در حدیث شریف وارد شدہ درمیان می آید

و آنچہ در احادیث اخبار شہادت ایں بزرگاں و تفصیل بعض حالات وبد مالی قاتل ایشان وارد شدہ نیز بیان کردہ می شود و دریں ضمن بعض مرثیہ ہا از غیر مردم یعنی جن وپری کہ حضرت ام سلمہ و دیگر صحابہ شنیدہ اند نیز مذکور کردہ می شود بعد ازان ختم قرآن وپنج آیت خواندہ برما حضر نمودہ آید و دریں بین اگر شخصے خوش الحان سلام می خواند یا مرثیہ مشروع اکثر حضار مجلس وایں فقیر را ہم رقت و بکا لاحق می شود ایں است قدریکہ بعمل می آید پس اگر ایں چیزہا نزد قیقر بہمیں وضع کہ مزکور شد جائز نمی بود اقدام برآں اصلانمی کرد۔

باقی ماند مجلس مولود شریف پس حالش اینست کہ بتاریخ دوازدہم شہر ربیع الاول ہمیں کہ مردم موافق معمول سابق فراہم شدند و درخواندن درود مشغول شدند فقیر می آید اولا بعضے از احادیث فضائل آنحضرت ﷺ مذکور می شود بعد ازان ذکر ولادت باسعادت و نبزی از حال رضاع و حلیہ شریف و بعضے از آثار کہ دریں آوان بظہور آمد بمعرض بیان می آید بستر برما حضر از طعام یا شیرینی فاتحہ خواندہ تقسیم آن بحاضرین مجلس می شود علاوہ برآن زیارت موی مبارک آنحضرت ﷺ نیز معمول قدیم است۔

(ماخوذ از ....الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم)

ترجمہ: سال میں فقیر کے گھر دو مجلسیں منعقد ہوتی ہیں۔ میلاد شریف کی محفل اور ذکر شہادت حسنین کی مجلس، دس محرم یا اس سے ایک دو دن قبل۔ چار پانچ سو باسہ ہزار یا اس سے بھی زائد آدمی جمع ہو جاتے ہیں اور درود شریف پڑھتے ہیں۔ اس کے بعد فقیر آتا ہے اور بیٹھ کر حسنین کریمین کے فضائل میں جو احادیث وارد ہوئی ہیں ان کا بیان کرتا ہے۔

جن احادیث میں ان کی شہادت کا ذکر ہے اور بعض دیگر احوال کی تفصیل اور قاتلوں کا انجام بھی بیان کیا جاتا ہے۔ ان بزرگوں کی شہادت پر جنوں اور پریوں نے جو مرثیے کہے اور حضرت ام سلمہ و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سنے وہ بھی ذکر کیے جاتے ہیں۔ اس کے بعد ختم قرآن اور پانچ آیتیں پڑھ کر ماحضر پر فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔ اس دوران اگر کوئی خوش الحان شخص سلام یا مرثیہ پڑھے تو اکثر حاضرین مجلس اور اس فقیر پر رقت اور گریہ طاری ہو جاتا ہے۔ اس قدر عمل ذکر شہادت حسنین میں کیا جاتا ہے۔ اگر یہ چیزیں اس وضع کے ساتھ اس فقیر کے نزدیک ناجائز ہوتیں تو قطعاً ان کا اقدام نہ کرتا۔

باقی رہی محفل میلاد شریف تو اس کا یہ حال ہے کہ بارہ ربیع الاول شریف کو لوگ حسب معمول سابق جمع ہو جاتے ہیں۔ فقیر آتا ہے پہلے کچھ احادیث جو آنحضرت ﷺ کے فضائل میں ہیں ذکر کی جاتی ہیں۔ اس کے بعد ولادت باسعادت کا ذکر اور کچھ رضاعت شریف اور ولادت باسعادت کے وقت جن احوال کا ظہور ہوا یہ بیان ہوتے ہیں۔ پھر طعام یا شیرینی پر فاتحہ پڑھ کر حاضرین میں تقسیم کر دی جاتی ہے۔ حضور ﷺ کے موئے مبارک کی زیارت بھی اس محفل کے قدیمی معمولات سے ہے۔

الشیخ ابو الخطاب عمر بن حسن الکلبی المعروف بابن دخیہ کی روایت

قال الشیخ ابو الخطاب عمر بن حسن الکلبی المعروف بابن دحیہ فی کتابہ۔ "التنویر فی مولد البشیر النذیر" عن ابن عباس رضی اللہ عنہ انہ کان

يحدث ذات يوم فى بيته و قائع ولادته ﷺ لقوم فيتبشرون ويحمدون الله ويصلون عليه السلام فاذا جاء النبى ﷺ قال حلت لكم شفاعتى

(الدر المنظم فى بيان حكم مولد النبى الاعظم)

ترجمہ: شیخ ابو الخطاب عمر بن حسن کلبی المعروف بابن دحیہ اپنی کتاب " التنویر فی مولد البشیر النذیر " میں حضرت ابن عباس سے روایت لائے ہیں کہ آپ ایک دن اپنے گھر والوں کو جمع کر کے رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت کے احوال مبارکہ سنا رہے تھے اور وہ سن کر مسرور ہو رہے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کی حمد اور حضور علیہ السلام پر درود بھیج رہے تھے۔ اچانک حضور علیہ السلام تشریف فرما ہوئے اور ان سے فرمایا:

حلت لكم شفاعتى

میری شفاعت تمہارے لیئے واجب ہو گئی۔

حضور علیہ السلام نے عامر انصاری کو ولادت باسعادت کے احوال بیان کرنے پر جنت کی بشارت دی

قال الشيخ المذكور عن ابى الدرداء رضى الله عنه مر النبى ﷺ الىٰ بيت عامر الانصارى و كان يعلم و قائع ولادته عليه السلام لابنائه و عشيرته فقال عليه السلام ان الله فتح لك ابواب الرحمة و الملائكة كلهم يستغفرون لك من فعل فعلك نجى نجاتك

(التنوير فى مولد البشير النذير بحواله الدر المنظم)

ترجمہ: شیخ ابو الخطاب عمر بن حسن کلبی، حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت لائے ہیں کہ حضور علیہ السلام عامر انصاری کے مکان کی طرف تشریف لے گئے وہ اپنے بیٹوں اور قبیلہ کے لوگوں کو حضور علیہ السلام کی ولادت باسعادت کے واقعات سنا رہے تھے۔ تو حضور علیہ السلام نے ان سے فرمایا، تحقیق اللہ تعالیٰ نے تیرے لیئے رحمت کے دروازے کھول دیے ہیں اور تمام فرشتے تیری مغفرت کے لئے دعا کرتے ہیں۔ جو شخص تیرے فعل جیسا فعل کرے گا تجھ جیسی نجات پائے گا۔

فائدہ :

علامہ ابن دحیہ جن کی دو روایتیں ابھی مذکور ہوئی ہیں' ایک انتہائی بلند پایہ محقق ہیں۔ محققین علماء نے ان کے علمی مقام کی توثیق و تحسین فرمائی ہے۔ علامہ ابن خلکان لکھتے ہیں :

الحافظ ابوالخطاب كان من اعيان العلماء و مشاهير الفضلاء قدم من المغرب فدخل الشام و العراق و اجتاز باربل سنة اربع و ستمائة فوجد ملكها مظفر الدين بن زين الدين يعتني بمولد النبي ﷺ فعل له كتاب التنوير في مولد البشير النذير فاعطاه الملك المذكور الف دينار۔ (الحاوی للفتاوی جلد اول)

ترجمہ : حافظ ابو الخطاب جو علماء کے سردار اور مشہور فضلاء سے ہوئے ہیں۔ مغرب سے آئے عراق اور شام میں داخل ہوئے۔ ہجری چھ سو چار میں ان کا اربل سے گذر ہوا تو انہوں نے دیکھا' وہاں کا بادشاہ مظفر الدین بن زین الدین حضور علیہ السلام کی ولادت باسعادت کی محفل کا انتہائی اہتمام کرتا ہے اور انتہائی شان و شوکت سے محفل میلاد شریف منعقد کرتا ہے۔ تو اس کے لئے ایک کتاب " التنویر فی مولد البشیر النذیر " تصنیف فرمائی۔ بادشاہ نے انہیں ایک ہزار اشرفی بطور انعام دیئے۔

مولانا رحمت اللہ کیرانوی مہاجر مکی بانی مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ کا ارشاد کہ اس دور میں محفل میلاد کا انعقاد فرض کفایہ ہے

میرے اساتذہ کرام اور میرا عقیدہ مولود شریف کے بارے میں قدیم سے یہی تھا اور یہی ہے۔ بلکہ حلف سچ سچ ظاہر کرتا ہوں کہ میرا ارادہ ہے ۔

بریں زیستم بریں بگذرم

ترجمہ : اس پر جیا ہوں اسی پر مروں۔

اور عقیدہ یہ ہے کہ انعقاد مجلس میلاد بشرطیکہ منکرات سے خالی ہو جیسے تغنی اور باجا

اور کثرت سے روشنی بے ہودہ نہ ہو۔ بلکہ روایات صحیحہ کے موافق ذکر معجزات اور ذکر ولادت حضرت ﷺ کیا جائے اور اس کے بعد طعام پختہ یا شیرینی بھی تقسیم کی جائے' اس میں کچھ حرج نہیں' بلکہ اس زمانہ میں جو ہر طرف سے پادریوں کا شور بازاروں میں حضرت ﷺ اور ان کے دین کی مذمت کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف آریہ لوگ' جو خدا ان کو ہدایت کرے' پادریوں کی طرح بلکہ ان سے زیادہ شور مچارہے ہیں ایسی محفل کا انعقاد ان شروط کے ساتھ جو میں نے اوپر ذکر کی ہیں اس وقت میں فرض کفایہ ہے۔

میں مسلمان بھائیوں کو بطور نصیحت کے کہتا ہوں ایسی محفل کے کرنے سے نہ رکیں۔ اور اقوال بے جا منکروں کی طرف سے جو تعصب سے کہتے ہیں۔ ہرگز نہ التفات کریں اور تعیین یوم میں اگر یہ عقیدہ نہ ہو کہ اس دن کے سواء اور دن جائز نہیں تو کچھ بھی حرج نہیں اور جواز اس کا بخوبی ثابت ہے اور قیام وقت ذکر میلاد کے چھ سو برس سے جمہور علماء صالحین متکلمین اور صوفیہ صافیہ اور علماء محدثین نے جائز رکھا ہے۔

(مجموعہ خیر البیان)

حضرت مولانا شاہ ابوالحسن زید فاروقی نور اللہ مرقدہ' مولانا رحمت اللہ کیرانوی کے قول پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

مولوی صاحب نے فرمایا ہے کہ اس زمانہ میں محفل میلاد شریف کا منعقد کرنا فرض کفایہ ہے۔ مولوی صاحب نے غدر ۱۸۵۷ء سے پہلے ہندوستان کی کیفیت دیکھی تھی اور اس پر یہ مشورہ دیا تھا اور اگر اب ہندوستان کی حالت دیکھتے اور بالخصوص غدر ۱۹۴۷ء کے بعد کی حالت مسلمانوں کی ملاحظہ کرتے تو واللہ اعلم کیا کچھ تحریر فرماتے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے' انہوں نے زمانہ پر نظر ڈالی اور لوگوں کی حالت کو دیکھا اور صحیح اور مفید مشورہ دیا۔ (مجموعہ خیر البیان)

مولانا مفتی عنایت احمد ارقام فرماتے ہیں:

حرمین شریفین اور اکثر بلاد اسلام میں عادت ہے کہ ماہ ربیع الاول میں محفل میلاد شریف کرتے ہیں اور مسلمانوں کو جمع کر کے ذکر مولود شریف کرتے ہیں۔ اور

کثرت درود کی کرتے ہیں اور بطور دعوت کے کھانا یا شیرینی تقسیم کرتے ہیں۔ سو یہ موجب برکات عظیمہ ہے اور سبب ہے ازدیاد محبت کا ساتھ جناب رسول اللہ ﷺ کے، بارھویں ربیع الاول کو مدینہ منورہ میں یہ محفل متبرک مسجد شریف میں ہوتی ہے اور مکہ معظمہ میں مکان ولادت آنحضرت ﷺ میں، سو مسلمانوں! کو چاہیے کہ بمقتضائے محبت آنحضرت ﷺ محفل میلاد شریف کیا کریں۔ اور اس میں شریک ہوا کریں۔ مگر شرط یہ ہے کہ نیت خالص کیا کریں۔ ریا اور نمائش کو دخل نہ دیں اور بھی احوال صحیح اور معجزات کا حسب روایات معتبر بیان ہو۔ (تواریخ حبیب الہٰ)

حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی محفل میلاد شریف کو ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتے تھے

چنانچہ آپ فیصلہ ہفت مسئلہ میں فرماتے ہیں:

اور مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولد میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں۔ (فیصلہ ہفت مسئلہ)

محفل میلاد مبارک کے منکرین سے حاجی امداد اللہ صاحب کا اظہار برہمی:

ہمارے علماء مولد شریف میں بہت تنازعہ کرتے ہیں تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں، جب صورت جواز کی موجود ہے پھر کیوں ایسا تشدد کرتے ہیں؟ اور ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے۔ (شمائم امدادیہ)

صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی:

صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی کی خدمت میں ایک استفتاء پیش کیا گیا۔ جس میں محفل میلاد شریف اور قیام تعظیمی کا شرعی حکم دریافت کیا گیا۔ سوال و جواب دونوں ہدیہ ناظرین کیے جاتے ہیں:

سوال: محفل میلاد شریف جس میں ذکر ولادت اور قیام بوقت ذکر ولادت ہوتا ہے، آخر میں شیرینی تقسیم کی جاتی ہے۔ جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: محفل میلاد شریف جائز اور موجب برکت ہے۔ کہ سید الانبیاء ﷺ کا ذکر ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہوا......

روی ابو سعیدن الخدری ان النبی ﷺ قال اتانی جبریل فقال ان ربی و ربك یقول اتدری کیف رفعت لك ذکر اقلت الله اعلم قال اذا ذکرت ذکرت معی قال ابن عطاء جعلت تمام الایمان بذکری معك وقال ایضا جعلتك ذکرا من ذکری فمن ذکرك ذکرنی (شفاء شریف)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ جبرئیل نے میری خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرا اور آپ کا رب فرماتا ہے۔ کیا تم جانتے ہو میں نے تمہارا ذکر کس طرح بلند کیا؟ میں نے کہا اللہ بہتر جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ جب میرا ذکر کیا جاتا ہے تو آپ کا ذکر میرے ساتھ کیا جاتا ہے۔

ابن عطاء نے اس کے معنی میں کہا۔ میں نے ایمان کی تکمیل یہی قرار دی کہ میرا ذکر آپ کے ذکر کے ساتھ ہو اور انہی ابن عطاء نے کہا کہ میں نے آپ کو اپنے اذکار میں سے ایک ذکر کیا تو جس نے آپ کا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کیا۔

اور سید الانبیاء ﷺ کی تشریف آوری کا ذکر جا بجا قرآن میں فرمایا گیا۔ کہیں "**لقد جاء کم رسول من انفسکم**" فرمایا۔

اور کہیں "قد جاء کم من الله نور و کتاب مبین" ارشاد کیا۔

اور کہیں " لقد من الله علی المؤمنین اذبعث فیهم رسولا" وارد ہوا۔

اور کہیں "هوالذی بعث فی الامیین رسولا منهم" فرمایا۔

الغرض جا بجا مختلف عنوانوں سے مختلف صفتوں سے جدا جدا انداز مدح و ثنا کے ساتھ سید عالم ﷺ کی تشریف آوری کا ذکر ہے۔ جس حبیب کی تشریف آوری کا ذکر اس

اہتمام کے ساتھ قرآن عظیم میں ہوا اور پہلے انبیاء بھی ان کی ولادت مبارکہ کا مژدہ سناتے آئے ہوں۔ جیسے کہ قرآن کریم میں حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت وارد ہوا کہ آپ نے خاتم المرسلین ﷺ کی بشارت دی۔

مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔

تو پھر کون مسلمان ہے جو حضور کے ذکر تشریف آوری کی محفل شریف کے جواز میں تردد کرے۔ یا اس کو بدعت وناروا کہہ سکے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بیان میلاد مبارک تو ابھی آیت میں مذکور ہو چکا تو کیا ایسا ہی عمل بدعت ہوتا ہے؟ جو قرآن کریم میں ہے۔ انبیاء کرتے آئے ہوں۔ بلکہ نبی کا ذکر ولادت موجب برکت ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو ہدایت فرمائی تھی کہ انبیاء کی تشریف آوری کا ذکر کریں۔ اس کا قرآن پاک میں بیان ہوا۔

واذ قال موسیٰ لقومہ یا قوم اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا:

اے قوم! تم اللہ کی نعمت کا ذکر کرو جو تم پر ہے کہ اس نے تم میں انبیاء پیدا کئے۔

ان آیات باہرات کے ہوتے ہوئے کون مسلمان ہو گا جو ذکر ولادت کی محفل میں شبہ کر سکے۔ رہا ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا وہ ظاہر ہے کہ تعظیم ذکر تشریف آوری کے کئے ہے اور کوئی شخص نہیں کہہ سکتا کہ تعظیم کے سوا قیام کی کوئی اور جہت ہو سکتی ہے۔ اور تعظیم کے لئے قرآن عظیم میں ارشاد ہوا:

وتعزروہ و توقروہ

یعنی آپ کی تعظیم وتوقیر کرو۔

جب آپ کی تعظیم وتوقیر کا حکم ہے تو قیام تعظیمی عین مطابق حکم الٰہی ہوا۔ علاوہ ازیں کسی سرور دینی کے لئے قیام کرنا سنت صحابہ بھی ہے۔ جیسا کہ حضرت عثمان غنی

رضی اللہ عنہ ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ایک مسئلہ سننے کے شوق میں فرمایا۔

قلت توفی اللہ تعالیٰ نبیہ ﷺ قبل ان نسئلہ عن نجات ھذا الامر قال ابوبکر قد سئلتہ عن ذلک فقمت الیہ (مشکوۃ شریف)

ترجمہ : حضرت عثمان غنی فرماتے ہیں میں نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو وفات دی اور ہم اس امر کی نجات آپ سے نہ دریافت کر سکے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے حضور علیہ السلام سے دریافت کر لیا ہے۔ (اس کو سننے کے شوق میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں کھڑا ہو گیا۔

اس سے معلوم ہوا کسی پیارے ذکر اور محبوب بیان کے شوق میں کھڑا ہو جانا اصحاب رسول ﷺ میں سے ایک خلیفہ برحق رضی اللہ عنہ کی سنت ہے۔ اور حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے۔

علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین

ترجمہ : تم پر میری سنت بھی لازم اور میرے خلفاء راشدین کی سنت بھی لازم۔

آپ کا یہ فعل شریف حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی موجودگی میں صادر ہوا تو اس پر ان دونوں حضرات کا اتفاق ہے۔ اس حدیث سے سامعین کا قیام بھی ثابت ہوا۔

اور حدیث شریف میں خود سید عالم ﷺ کا منبر پر قیام فرما کر اپنی پیدائش کا ذکر فرمانا موجود ہے۔

حدیث : فقام النبی ﷺ علی المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول اللہ فقال انا محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ان اللہ خلق الخلق فجعلنی فی خیرھم (الی ان قال) فانا خیرھم نفسا و خیرھم بیتا (مشکوۃ شریف)

تقسیم شیرینی :

ظاہر ہے کہ ایک نیکی ہے مسلمانوں کو ہدیہ دینا ان کی مجلس میں کوئی چیز تقسیم کرنا، کہیں بھی ہو قابل سوال نہیں ہوتا۔ ختم بخاری میں شیرینی تقسیم ہوتی ہے۔ مدارس اسلامیہ میں معمول ہے۔ علماء کا اس پر عمل ہے اس کو کوئی دریافت نہیں کرتا مگر مجلس میلاد شریف کی کچھ ایسی خصوصیت ہے جس کے لیئے بہت کدوکاش کی جاتی ہے۔ تو بحمد اللہ کسی ذکر جمیل کے بعد مسلمانوں میں کچھ تقسیم کرنا یہ بھی خلیفہ دوم حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی سنت ہے۔ آپ نے سورۃ بقرہ شریف ختم فرما کر اونٹ ذبح فرمایا اور پکوا کر اصحاب کبار کو کھلایا' رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین۔

بیہقی در شعب الایمان از ابن عمر روایت کردہ کہ حضرت امیر الموء منین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سورۃ بقرہ را بحقائق آن درمدت دو ازدہ سال خواندہ فارغ شدند وروزے ختم شترے راکشتہ طعام وافریختہ یاراں حضرت پیغمبر خورانیدہ

ترجمہ : بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب حضرت امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سورہ بقرہ کو اس کے حقائق ودقائق کے ساتھ بارہ سال میں پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے ختم کے روز ایک اونٹ ذبح فرما کر بہت کثیر کھانا پکوایا اور اصحاب رسول اللہ ﷺ کو کھلایا۔

اس سے ثابت ہوا کہ ذکر جمیل کے بعد سرور دینی کے لئے تقسیم واطعام طعام خلیفہ دوم رضی اللہ عنہ کی سنت ہے۔ الحمد للہ مسئلہ میلاد مبارک کے متعلق تمام دریافت کیئے ہوئے امور دلائل قویہ معتبرہ سے مصرح بیان کر دیئے گئے۔

(کشف الحجاب عن مائل ایصال الثواب)

مفتی اعظم الحاج محمد مظہر اللہ خطیب جامع مسجد فتح پوری، دہلی

میلاد خوانی بشرطیکہ صحیح روایات کے ساتھ ہو اور بارہویں شریف میں جلوس نکالنا بشرطیکہ اس میں کسی فعل ممنوع کا ارتکاب نہ ہو' یہ دونوں جائز ہیں۔ ان کو ناجائز کہنے کے لیئے دلیل شرعی ہونی چاہیئے۔ مانعین کے پاس اس کی ممانعت کی کیا دلیل ہے؟ یہ کہنا کہ صحابہ کرام نے نہ کبھی اس طور سے میلاد خوانی کی نہ جلوس نکالا۔ ممانعت کی دلیل نہیں بن سکتی کہ کسی جائز امر کو کسی کا نہ کرنا اس کو ناجائز نہیں کر سکتا۔

(فتاویٰ مظہری)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی:

بعض صالحین خواب میں زیارت جمال اقدس ﷺ سے مشرف ہوئے۔ عرض کی یارسول اللہ ﷺ یہ جو لوگ ولادت حضور کی خوشی کرتے ہیں۔ فرمایا:

من فرح بنا فرحنا به

جو ہماری خوشی کرتا ہے ہم اس سے خوش ہوتے ہیں

(فتاوی رضویہ جلد دوم)

سید پیر مہر علی شاہ صاحب، گولڑہ شریف

فتاویٰ مہریہ میں ہے کہ محمد اسماعیل صاحب نظامی کیھتو بازار شملہ نے دریافت کیا کہ دو سال قبل وہاں گروہ در گروہ جشن عید میلاد النبی ﷺ منائے گئے۔ اس سال امام احمد حسن صاحب نے جلوس روک دیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی شان ولادت میں ایسی تقریب منانا منع ہے۔

جواب میں حضرت قبلہ عالم نے فرمایا کہ مسلمانوں کے لئے میلاد شریف پر خوشی منانا جائز ہے۔ (فتاویٰ مہریہ)

جن ائمہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین کے اسماء گرامی ذکر کیئے گئے کہ انھوں نے محفل میلاد کی تشویق دلائی۔ یہ وہ بزرگ وپاکیزہ ہستیاں ہیں کہ تمام عالم اسلام کے لئے مقتدا ہیں۔ ان کی کتابیں تمام مسلمانوں کے لیئے مشعل راہ ہیں۔ اگر اس کارِ خیر میں ذرا برابر کی قباحت ہوتی تو یہ ائمہ کرام اسے افضل المندوبات کبھی نہ فرماتے۔ جو لوگ کسی وجہ سے محفل مبارک میلاد شریف کو بہ ہیئت کذائی اچھا نہیں سمجھتے' انھیں چاہیئے کہ سوقیانہ الفاظ اور عامیانہ انداز سے اجتناب کریں اور تعصب کی وجہ سے دولت ایمان کو برباد نہ کریں۔

تذییل :

دیوبندیوں کے اکابر محفل میلاد شریف کے مندوب و مستحسن ہونے میں اہل سنت کے ساتھ متفق ہیں۔ چنانچہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے اپنے ہاتھ سے جو تحریر حضرت شاہ ابو الخیر عبد اللہ محی الدین فاروقی مجددی دہلوی کو لکھ کر دی۔ وہ ملاحظہ فرمائیں :

ذکر میلاد فخر عالم علیہ الصلوۃ والسلام کا مندوب و مستحب ہے اگر روایات صحیحہ سے بیان ہو اور کوئی امر مکروہ و غیر مشروع اس میں مضموم نہ ہو۔ چنانچہ اس امر کو بارہا بتصریح یہ عاجز لکھ چکا ہے اور براہین قاطعہ میں اس کے جواز و ندب کی تصریح کی گئی ہے۔ کسی کو اس پر اعتراض نہیں۔ جو کچھ بحث و کلام ہے وہ سب قیود زوائد میں ہے اور بس مگر حساد کو یا نظر نہیں یا فہم نہیں اور اسی طرح اپنے اساتذہ و مشائخ کا عمل درآمد دیکھا ہے جو کچھ کہ اہل عناد نے انکار نفس مولد شریف کا اتہام بندہ اور احباب پر لگایا ہے وہ محض افتراء ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی (مہر) (ماخوذ از مجموعہ خیر البیان)

مولوی محمد عبداللہ صاحب ،داماد مولوی محمد قاسم صاحب

مدیر دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں !

جواز میلاد فخر العباد قولاً و فعلاً مسلک ہندوستان کے مشاہیر علماء سلف سے لے کر خلف تک رہا ہے۔ چنانچہ مولانا عبدالحق محدث دہلوی حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث و مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی و مولانا احمد علی محدث الی ان قال نیز زبدۃ الفضلاء و استاذ العلماء مولانا مولوی محمد یعقوب صاحب مرحوم مدرس اعلیٰ مدرسہ عربیہ دیوبند۔ خاص دیوبند میں بارہا محافل میلاد میں شریک ہوئے اور حالت قیام قاری و سامعین قیام بھی کیا اور فرمایا کہ اگرچہ اس کی اصل جیسی کہ چاہیئے نہیں پر جب کہ تمام مجلس ذکر ولادت کی تعظیم کو اٹھ کھڑی ہو ایسی حالت میں قیام نہ کرنا سوء ادبی سے خالی نہیں۔

چنانچہ مولانا و مخدومنا کے اس قول و فعل پر بہت سے شاگرد رشید و باشندگاں شہر شاہد ہیں۔ ماسوا اس کے سلالہ خاندان مصطفوی جامع شریعت و الطریقۃ حاجی سید محمد حامد مہتمم مدرسہ دیوبند نے خاص مولانا ممدوح سے خاص اپنے مکان پر ذکر ولادت شریف بطریق وعظ کرایا اور شیرینی بھی تقسیم فرمائی۔

اور نیز کہف الفضلاء مولانا مولوی محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ ناظم مدرسہ مذکور کی زبانی کرۃ بعد مرۃ سنا گیا۔ کہ ذکر ولادت باسعادت موجب خیر و برکت ہے۔ اور خاص مولانا بھی بعض بعض جگہ مجلس میلاد میں شریک ہوئے۔ چنانچہ پیر جی واجد علی صاحب دیوبندی جو مولانا کے مرید اور مولود خواں ہیں اس کے شاہد ہیں۔

پس یہ جو بعض اشخاص بلا تحقیق اہالیان مدرسہ دیوبند کو اپنی تحریرات میں مانعین ذکر ولادت باسعادت سے ٹھہراتے ہیں سراسر بیجا اور اتہام عظیم ہے جس کو سمجھ ہے عقل ہوگی وہ سمجھ لے گا۔ اہل مدرسہ میں سے مدرس اعلیٰ و مہتمم و مدیر مدرسہ کے اقوال و افعال کا اعتبار ہے۔

(ماخوذ از۔ تقریظ بر الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم)

فائدہ

سب سے پہلے میلاد شریف کی محفل کا بڑے پیمانے پر اہتمام سے انعقاد شہر موصل کے ایک نیک اور صالح شخص نے کیا۔ ان کا نام عمر بن محمد تھا۔ جیسا کہ علامہ ابو شامہ نے بیان کیا ہے۔ ان کو دیکھ کر اربل کے بادشاہ سلطان ابو سعید مظفر الدین کوکری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بہت بڑے پیمانہ پر اس کارِ خیر کو کرنا شروع کیا۔ علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے سبط ابن جوزی کی مرأۃ الزمان سے حسن المقصد فی عمل المولد میں ذکر کیا ہے۔ کہ ایک آدمی جو سلطان مظفر الدین ابو سعید کی دعوت میلاد میں حاضر تھا، وہ کہتا ہے کہ میں نے بھیڑ بکریوں کے پانچ ہزار سر ایک سو گھوڑے اور دس ہزار مرغیاں اور مکھن کے ایک لاکھ پیالے اور حلوے کے تیس ہزار طشت خود دیکھے۔

یہ بادشاہ ہر سال محفل میلاد شریف پر تین لاکھ دینار صرف کرتا تھا۔ شمس الدین ابن خلکان فرماتے ہیں۔

واما احتفاله بمولد النبی ﷺ فان الوصف یقصر عن الاحاطة به

ترجمہ: سلطان مظفر الدین رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریف کی ایسی عظیم الشان محفل میلاد منعقد کرتا تھا کہ بیان اس کے احاطہ سے قاصر ہے۔

یہ بادشاہ بڑا متقی، دیندار، پارسا، نیک، عادل، شجاع اور مجاہد تھا۔ بڑے بڑے ائمہ نے اس کی تعریف کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو نور سے معمور کرے اور اسے آخرت میں بلند درجات عطا فرمائے۔ چونکہ اس بادشاہ نے اس کارِ خیر کو بڑے اہتمام سے شروع کیا اس لئے اطراف عالم میں اس کا چرچا ہوا اور اکثر لوگ یہ سمجھ بیٹھے کہ اس کارِ خیر محفل میلاد کی ابتداء اس نیک دل بادشاہ نے کی ہے۔ حالانکہ ابتداء اس مرد صالح نے کی البتہ اشتہار کا باعث یہ نیک بادشاہ ہوا۔

چونکہ یہ فعل مبنی بر خلوص تھا اور اس سے اسلام کی عزت اور رسول

اللہ ﷺ کی عظمت ہوتی تھی۔ اس لیئے ائمہ اعلام نے اس فعل کو از حد پسند کیا اور اللہ تعالٰی کے فضل و کرم سے تھوڑے ہی عرصہ میں تمام ممالک عربیہ وغیرہا میں اس سنتِ حسنہ کارواج پورے طریقہ پر ہو گیا۔

محفل میلاد میں قیام اور صلوۃ و سلام :

جب حضور علیہ السلام کی ولادت باسعادت کا ذکر کیا جائے تو آپ کی محبت اور تعظیم میں قیام مستحب ہے۔ سیرت حلبیہ میں ہے۔

ومن الفوائد انه جرت عادة من الناس اذاسمعوا بذكر وضعه ﷺ ان يقوموا تعظيما له ﷺ وهذا القيام بدعة لااصل لها اى لكن هى بدعة حسنة لانه ليس كل بدعة مذمومة. (انسان العیون جلد اول)

ترجمہ : اور فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ بیشتر و اکثر لوگوں کی عادت یہ ہے کہ جب حضور ﷺ کی پیدائش مبارک کا ذکر سنا فوراً حضور ﷺ کی تعظیم کے لیئے کھڑے ہو گئے اور یہ قیام بدعت ہے جس کی کوئی اصل نہیں یعنی بدعت حسنہ ہے کیونکہ ہر بدعت مذموم نہیں ہوتی۔ علامہ برہان الدین حلبی مزید فرماتے ہیں۔

وقد وجد القيام عند ذكر اسمه ﷺ من عالم الامة و مقتدى الائمة دينا و ورعا الامام تقى الدين السبكى وتابعه على ذلك مشائخ الاسلام فى عصره

ترجمہ : حضور سرور عالم ﷺ کے ذکر مبارک کے وقت قیام پایا گیا ہے۔ امت محمدیہ کے جلیل القدر عالم امام تقی الدین سبکی جو دین اور تقویٰ میں ائمہ کے مقتدا ہیں اور اس پر ان کے تابع ہوئے تمام مشائخ اسلام جو ان کے ہمعصر تھے۔

چنانچہ منقول ہے کہ دمشق کی جامع اموی میں علامہ ابوالحسن تقی الدین سبکی رحمہ اللہ تعالٰی محراب کے پاس علماء اور فضلاء کی جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے یحیٰی صرصری کا "قصیدہ بائیہ درمدح خیر البریہ" پڑھا۔

قليل لمدح المصطفى الخط بالذهب علی فضة من خط احسن من كتب

ترجمہ: جب سلام پھیرے اور اد فتحیہ پڑھنے میں مشغول ہو کہ ایک ہزار چار سو ولی کامل کے متبرک کلام سے جمع ہوا۔

حلیہ شریفہ:

قد مبارک: قد مبارک نہ بہت لمبا تھا نہ چھوٹا۔ فی الجملہ لمبائی سے قریب تھا۔ جس مجمع میں آپ کھڑے ہوتے سب سے بلند معلوم ہوتے۔

رنگ مبارک: رنگ مبارک سرخ و سفید تھا۔ مگر با نمکینی و ملاحت ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا نے آپ سے پوچھا کہ آپ زیادہ خوبصورت ہیں یا یوسف علیہ السلام؟ آپ نے فرمایا:

انا املح واخی یوسف اصبح

ترجمہ: میں ملیح ہوں یعنی گور لا نمکینی اور میرے بھائی یوسف خوب گورے تھے۔

سر مبارک: سر مبارک بزرگ اور بڑا۔ بال خوب سیاہ تھے۔ نہ بالکل سیدھے نہ پیچدار۔ کاکل کان کی لو یا شانے تک بالوں کے بیچ میں۔ آپ فرق کرتے تھے۔ جسے مانگ کہتے ہیں۔

چشمان مبارک: چشمان مبارک بڑی تھیں اور سپیدی میں سرخی ملی ہوئی تھی۔ اور پتلیاں خوب سیاہ تھیں اور بغیر سرمہ لگائے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سرمہ لگا ہے۔ آپ کی نظر مبارک بنسبت آسمان کے زمین کی طرف زیادہ رہتی تھی۔ اکثر آپ کا دیکھنا بطور ملاحظہ ہوتا۔ یعنی گوشہ چشم سے دیکھتے اور جب آپ کسی کی طرف التفات فرماتے تو پوری طرح چہرہ مبارک اور سینہ منور اس کی طرف موڑ کر التفات فرماتے تھے۔
قوت باصرہ اتنی قوی تھی کہ روشنی اور تاریکی آگے پیچھے حاضر و غائب سب برابر تھا۔

ابرو مبارک: ابرو مبارک کمان دار۔ ہر دو ابرو کے درمیان قدر فصل تھا۔ جس میں ایک رگ نمایاں تھی۔ جو غصہ کے وقت حرکت کرتی تھی۔

کان مبارک: کان مبارک خوبصورت اور قوت سامعہ ایسی کہ بیداری وخواب۔ قریب وبعید برابر سنتے تھے۔ ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

انی اری مالا ترون واسمع مالا تسمعون

ترجمہ: تحقیق میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

بینی مبارک: بینی یعنی ناک مبارک دراز اور بلند اور نورانی تھی۔ حدیث شریف میں ہے۔ "نور یعلوہ"۔ حضور علیہ السلام کی بینی مبارک کا نور بینی مبارک پر غالب رہتا تھا۔ (شمائل ترمذی)

جبیں مبارک: جبین مبارک کشادہ و نورانی تھی۔ جو پسینہ جبیں مبارک سے نکلتا تھا۔ جس کپڑے سے لگ جاتا تھا وہ آگ میں نہیں جلتا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر چند مہمان آئے اور ان کے لیئے کھانا لایا گیا۔ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رومال طلب کیا۔ خادمہ ایک رومال لائی جو میلا تھا۔ آپ نے اس رومال کو تنور میں ڈلوادیا۔ تھوڑی دیر میں نکالا تو بالکل صاف اور دودھ کی مانند سفید نکلا۔ مہمان حیران ہوئے۔ حضرت انس نے فرمایا اس رومال سے رسول اللہ ﷺ نے روئے انور پونچھا تھا۔ اس لئے آگ اس پر اثر نہیں کرتی۔ (الخصائص الکبریٰ جلد دوم)

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

چہرہ مبارک: چہرہ مبارک لمبا تھا نہ ایسا گول کہ بدنما ہو۔ چودھویں رات کے چاند کے مانند درخشاں تھا۔ بلکہ چودھویں رات کا چاند آپ کے چہرے کی خوبی و حسن کو نہیں پہنچتا تھا۔ چنانچہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے چاندنی

رات میں رسول اللہ ﷺ کے چہرہ کو دیکھا۔ سو میں چاند کی طرف دیکھتا تھا اور چہرہ مبارک کی طرف دیکھتا، تو رسول اللہ ﷺ کا چہرہ چاند سے اچھا تھا۔ (شمائل ترمذی)

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے ماموں (رسول اللہ ﷺ کے ربیب) ہندبن ابی حالہ سے جو رسول اللہ ﷺ کے بہترین حلیہ مبارک بیان فرماتے تھے۔ حضور علیہ السلام کا حلیہ دریافت کیا۔ میرا دل چاہتا تھا کہ وہ حلیہ مقدسہ کچھ بیان کریں اور میں پوری طرح اس سے متعارف ہو جاؤں تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ عظیم اور معظم تھے۔ آپ کا چہرہ نور ایسا چمکتا اور روشنی دیتا تھا جیسے چودھویں رات میں چاند چمکتا ہے۔

(شمائل ترمذی)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بوقت سحر میں کپڑا سے رہی تھی تو مجھ سے سوئی گر گئی۔ تلاش کے باوجود نہ ملی اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ کے چہرہ انور کے نور کی وجہ سے سوئی ظاہر ہو گئی۔ (الخصائص الکبریٰ)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ ﷺ پر سلام عرض کیا تو چہرہ انور فرحت و سرور سے چمک رہا تھا اور حضور ﷺ جب خوش ہوتے تھے تو چہرہ انور ایسا چمکنے لگتا تھا گویا کہ وہ چاند کا ٹکڑا ہے۔ (بخاری شریف جلد اول)

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں چراغ کی حاجت نہ رہی جس دن سے ہم رسول اللہ ﷺ کو لائے۔ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کے چہرہ انور کا نور چراغ کے نور سے بہت زیادہ تھا۔ جب ہمیں کسی مقام میں چراغ کی ضرورت پڑتی تو ہم رسول اللہ ﷺ کو وہاں لاتے تو آپ کی برکت سے وہ مکان روشن ہو جاتے۔ (تفسیر مظہری)

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے — اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام
چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں درود — نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام

ریش مبارک: ریش مبارک گھنی، درازی میں بمقدار ایک قبضہ کے تھی یعنی ایک مٹھی کے اندازہ میں۔

ریش خوش معتدل مرہم ریش دل — ہالہ ماہ ندرت پہ لاکھوں سلام

لعاب دھن: لعاب مبارک شیریں تھا۔ اور اس سے بے شمار معجزات ظاہر ہوئے۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر میں کھاری کنواں تھا اس میں ایک قطرہ ڈالا میٹھا ہو گیا۔

جس سے کھاری کنوئیں شیرہ جاں بنے
اس زلال حلاوت پہ لاکھوں سلام

بخاری، مسلم، حاکم اور طبرانی روایت کرتے ہیں کہ خیبر کے دن حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ کی آنکھیں دکھیں۔ سلمہ بن الاکوع ان کا ہاتھ پکڑ کر حضور علیہ السلام کے پاس لائے۔ آپ نے ان کی آنکھوں میں تھوک دیا اور ایک روایت میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سر کو اپنی گود میں رکھ کر اور اپنی ہتھیلیوں پر لعاب دھن مل کر ان کی آنکھوں پر مل دیا فوراً شفاء پائی اور فتح خیبر ان کے ہاتھ پر ہوئی اور تمام عمر آپ کی پھر کبھی آنکھیں نہ دکھیں۔

بخاری شریف میں یزید بن عبید سے روایت ہے۔ یہ یزید کہتے ہیں کہ میں نے سلمہ بن الاکوع کی پنڈلی پر زخم کا نشان دیکھا میرے دریافت کرنے پر انہوں نے مجھے بتایا کہ خیبر کے دن میری پنڈلی پر زخم لگا لوگوں نے کہا کہ سلمہ کے زخم لگا تو رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ اس پر تھوک دیا زخم بالکل اچھا ہو گیا اور دوسری روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہڈی ٹوٹ گئی لعاب مبارک لگانے سے وہ جڑ گئی اور زخم اچھا ہو گیا۔

(مجموعہ خیر البیان)

ان رجلا ابیضت عیناہ فکان لا یبصر بھما شیئا فنفث رسول اللہ ﷺ فی عینہ فابصر قال بعضھم رأیتہ وھو ابن ثمانین ید خل الخیط فی الابرۃ

(السیرۃ الحلبیہ جلد اول)

ترجمہ: ایک مرد کی دونوں آنکھیں سفید ہو کر بے نور ہو گئیں۔ وہ ان سے کچھ بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی آنکھوں میں اپنا لعاب مبارک ڈال دیا تو اس کی بینائی لوٹ آئی۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے اسے اسی سال کی عمر میں دیکھا کہ وہ بآسانی سوئی میں دھاگا پروتا تھا۔

عتبہ بن فرقد اسلمی کے بدن سے خوشبو آتی تھی۔ حالانکہ وہ اپنے بدن پر کوئی خوشبو نہیں لگاتے تھے۔ یہ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعاب دہن مبارک اپنے ہاتھ پر لگا کر عتبہ کے بدن پر ہاتھ مبارک ملا تھا۔

علامہ برہان الدین حلبی فرماتے ہیں:

قال بعض نساء عتبه كنا اربع نسوة مامنا امرأة الاوهى تجتهد فى اطيب لتكون لطيب من صاحبتها وما يمس العتبة الطيب واذا خرج الى الناس قالوا ما شممنا ريحا اطيب من ريح عتبة فقلن له يوما انا لنجتهد فى الطيب ولا نت اطيب ريحامنا فمم ذلك فقال اخذنى الشرا على عهد رسول الله ﷺ فشكوت اليه ذلك فامرنى ان اتجرد فتجردت و قعدت بين يديه ﷺ والقيت ثوبى على فرجى فنفث ﷺ فى يده الشريفة و ذلك بها الاخرىٰ ثم مسح ظهرى و بطنى بيديه فعبق هذا الطيب من يديه يومئذ (انسان العیون جلد اول)

ترجمہ: عتبہ کی ایک بیوی نے بیان کیا ہے کہ عتبہ کی ہم چار بیویاں تھیں اور ہم میں سے ہر ایک خوشبو لگانے میں کوشش کرتی تاکہ اس کے بدن میں خوشبو کی مہک زیادہ پائی جائے اور عتبہ خوشبو نہیں لگاتے تھے۔ اور جب وہ باہر لوگوں میں جاتے تو لوگ کہتے کہ عتبہ کے بدن سے جو خوشبو آتی ہے ایسی مہک والی خوشبو ہم نے نہیں پائی ایک دن ہم نے عتبہ سے کہا کہ ہم خوشبو کے استعمال میں کوشش کرتی ہیں لیکن آپ کے بدن میں خوشبو کی مہک زیادہ پائی جاتی ہے۔ یہ کس لئے ہے تو عتبہ نے کہا کہ مجھے حضور علیہ السلام کے زمانہ میں ایک عارضہ لاحق ہوا تو میں نے اس کی شکایت رسول اللہ ﷺ سے کی تو حضور علیہ السلام نے مجھے کپڑے اتارنے کا حکم فرمایا تو میں نے پیٹ اور پیٹھ سے کپڑا اتار کر آپ کی خدمت میں بیٹھ گیا تو حضور علیہ السلام نے لعاب دہن مبارک اپنے دونوں ہاتھوں پر لگا کر میرے پیٹ اور پیٹھ پر ملا تو اس دن سے میرے بدن سے خوشبو کی مہک آرہی ہے۔

محمد بن حاطب کا ہاتھ ابلتی ہنڈی ہاتھ پر الٹنے سے جل گیا تو آپ کی والدہ آپ کو رسول

اللہ ﷺ کی بارگاہ میں لائی۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا لعب مبارک ان کے ہاتھ پر لگایا تو ہاتھ لعاب مبارک کی برکت سے صحیح وسالم ہو گیا۔ (انسان العیون جلد اول)

عاتق حبیب رضی اللہ عنہ کے کندھے پر بدر کے دن تلوار لگی۔ کندھا کٹ کر اپنی جگہ سے علیحدہ ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے کندھے پر لعاب مبارک لگایا تو کندھا فوراً درست ہو گیا۔ (السیرۃ الحلبیہ جلد اول)

اخرج احمد و ابن ماجة والبیهقی وا بو نعیم عن وائل بن حجر قال اتی النبی ﷺ بدلو من ماء فشرب من الدلوثم صب فی البشیر او قال ثم مج فی البئر ففاح منها رائحه المسك (الخصائص الکبریٰ جلد اول)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پانی کا ایک ڈول پیش کیا گیا آپ نے اس سے کچھ پانی نوش فرمایا اور کنوئیں میں کلی کی تو اس کنوئیں سے کستوری کی خوشبو آنے لگی۔

ابو نعیم اور محدث بیہقی نے رسول اللہ ﷺ کی خادمہ رزینہ سے روایت کیا ہے کہ عاشور کے دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں شیر خوار بچے پیش کیے جاتے آپ ان کے منہ میں اپنا لعاب مبارک ڈالتے اور ان کی ماؤں سے فرماتے: لا ترضعنهم الی اللیل مکان ریقة یجزیهم۔ انہیں شام تک دودھ نہ پلاؤ بس آپ کا لعاب مبارک شام تک انہیں کفائت کرتا۔

اخرج الطبرانی عن عمیرة بنت مسعود انها دخلت علی النبی ﷺ واخواتها یبایعنه وهن خمس فوجدنه یا کل قدیدافمضغ لهن قدیدة ثم ناولنی القدیدة فمضغنها کل واحدة قطعة قطعة فلقین الله وما وجد لافواهن خلوف

(الخصائص الکبریٰ جلد اول)

طبرانی نے عمیرۃ بنت مسعود سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتی ہیں میں اور میری بہنیں وہ پانچ تھیں۔ حضور علیہ السلام کی خدمت میں بیعت کے لئے حاضر ہوئیں آپ بھنا ہوا

گوشت تناول فرما رہے تھے۔ تو حضور علیہ السلام نے اپنے منہ مبارک میں سے کچھ گوشت چبا کر مجھے عطا فرمایا۔ ہم میں سے ہر ایک نے اس سے تھوڑا تھوڑا اپنے منہ میں چبایا تو موت تک ان کے منہ سے بدبو نہ آئی۔

اخرج الطبرانی عن ابی امامة ان امرأة بذیة اللسان جاء ت الی البنی ﷺ وھو یا کل قدیدا فقالت الاتطعمنی فنا ولھا مما بین یدیه قالت لا الا الذی فی فیك فاخرجه فاعطاھا فالقته فی فمھا فاکلته فلم یعلم من تلك المرأة بعد ذلك الامرالذی کانت علیه من البذاء والذرابة (الخصائص الکبریٰ جلد اول)

ترجمہ : طبرانی نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت جو بیہودہ کلام کرتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئی۔ آپ گوشت تناول فرما رہے تھے۔ اس نے عرض کی۔ مجھے بھی عطا فرمائیں حضور علیہ السلام نے اسے بھی گوشت عطا کیا اس نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ کے منہ میں جو گوشت ہے وہ مجھے عطا کیجئے۔ آپ نے اپنے منہ مبارک سے گوشت نکال کر اسے دیا۔ جیسے اس نے اپنے منہ میں ڈال لیا اس کے بعد اس عورت کی بیہودہ اور فحش کلامی ختم ہو گئی۔ زندگی میں کبھی بھی اس نے بیہودہ گوئی کا ارتکاب نہ کیا۔

طبرانی اور ابن عساکر نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے۔ ابو ہریرہ فرماتے ہیں۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ باہر نکلے' راستے میں حضور علیہ السلام نے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے رونے کی آواز سنی تو آپ جلدی سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا' میرے بیٹے کیوں رو رہے ہیں؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ پیاس کی وجہ سے رو رہے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے پانی لانے کا فرمایا لیکن پانی نہ ملا تو آپ نے ایک شہزادہ کو اٹھا کر اپنے سینہ مبارک سے لگایا اور اپنی زبان اس کے منہ میں ڈال دی تو اس نے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک چوسنی شروع کر دی یہاں تک کہ ان کی پیاس ختم ہو گئی۔ اور رونا ختم کر دیا۔ پھر دوسرے شہزادے کے منہ میں رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان ڈال دی وہ بھی زبان مبارک کو چوس کر سیر اب ہو گئے اور رونا ختم کر دیا۔

دندان مبارک: دندان مبارک موتی کی طرح سفید اور چمکدار سامنے کے دو دانتوں کے درمیان ذراسی جھری تھی۔ جب آپ کلام فرماتے تو اس میں سے نور جھڑتا تھا اور بوقت تبسم چمک تجلی کی مانند معلوم ہوتی تھی۔

اخرج الترمذی فی الشمائل والبیھقی والطبرانی فی الاوسط وابن عساکر عن ابن عباس قال کان رسول اللہ ﷺ افلج الثنتین اذاتکلم رؤی کالنور یخرج من بین ثنایاہ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کے دانتوں میں کشادگی تھی جب آپ کلام فرماتے توان سے نور نکلتا دکھلائی دیتا تھا۔

عن ابی قرصافۃ قال بایعنا رسول اللہ ﷺ انا وامی و خالتی فلما رجعنا قالت لی امی و خالتی یا بنی مارأینا مثل ھذا الرجل احسن وجھا ولا انقیٰ ثوبا ولاالین کلاما و رأینا کان النور یخرج من فیہ (الخصائص الکبریٰ جلد اول)

ترجمہ: ابو قرصافہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنی والدہ اور خالہ کی معیت میں رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی' جب ہم واپس لوٹے تو مجھے امی اور خالہ کہنے لگیں اے بیٹے! ہم نے آپ جیسا کوئی مرد جس کا چہرہ بہت حسین' لباس سب سے زیادہ پاکیزہ اور کلام میں بہت ہی نرم نہیں دیکھا۔ اور ہم نے دیکھا کہ جب آپ کلام فرماتے ہیں تو نور آپ کے منہ سے جھڑتا تھا۔

جن کے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے
ان ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام

عرق شریف: پسینہ مبارک خوشبودار تھا۔ خوشبو اس قدر تھی کہ جو کوئی اس کو چھوتا معطر ہو جاتا۔ جس گلی و کوچہ سے آپ کا گذر ہوتا خوشبو اور مہک سے بس جاتا۔ اور لوگ

پہچان لیتے کہ آپ کا گذر اس طرف سے ہوا ہے۔ عورتیں آپ کے پسینہ کو حفاظت سے رکھتی تھیں اور دلہنوں کو ملتی تھیں۔ جس کی خوشبو نسلاً بعد نسلٍ رہا کرتی تھی۔

واللہ جو مل جائے مرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دلہن پھول

اخرج الدارمی والبیھقی وابو نعیم عن جابر بن عبداللہ قال کان فی رسول اللہ ﷺ خصال لم یکن فی طریق فیتبعہ احد الاعرف انہ قد سلک من طیب عرقہ او عرفہ ولم یکن بحجر ولا شجر الاسجدلہ (الخصائص الکبریٰ)

ترجمہ : دارمی، بیہقی اور ابو نعیم نے حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ میں بعض خصال تھیں کہ جب آپ کا گذر کسی راستہ سے ہوتا تو بعد میں آنے والا پہچان لیتا کہ حضور علیہ السلام اس راستہ سے گذرے ہیں۔ آپ کے پسینہ مبارک یا بدن شریف کی خوشبو سے۔ اور پتھر اور درخت آپ کو سجدہ کرتے تھے۔

اخرج ابو یعلی و الطبرانی وابن عساکر عن ابی ھریرۃ قال جاء رجل الی النبی ﷺ فقال یا رسول اللہ انی زوجت النبی واحب ان تعیننی قال ماعندی شیء ولکن ائتنی بقارورۃ واسعۃ الراس وعود شجرۃ فاتاہ بھما فجعل النبی ﷺ یسلت العرق من ذراعیہ حتی امتلأت القارورۃ قال فخذھا ومرا بنتک ان تغمس ھذا العود فی القارورۃ وتطیب بہ فکانت اذاتطیب بہ یشم اھل المدینۃ رائحۃ الطیب فسموابیت المطیبین (الخصائص الکبریٰ جلد اول)

ترجمہ : ابو یعلی اور طبرانی وابن عساکر حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت لائے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک مرد آیا اور عرض کی میں اپنی بیٹی کی شادی میں آپ سے تعاون محبوب رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ اس وقت میرے پاس کچھ نہیں لیکن تو ایک شیشی جس کا منہ کشادہ ہو اور درخت کی شاخ سے ایک لکڑی لا۔ اس مرد نے یہ دونوں چیزیں حاضر کر دیں تو حضور علیہ السلام نے اپنے بازو سے اس لکڑی کے ساتھ پسینہ مبارک پونچھا اور شیشی میں ڈالا جب وہ شیشی بھر گئی تو حضور علیہ السلام نے اس سے

فرمایا' یہ پسینہ لے اور اپنی بیٹی سے کہہ کہ اس لکڑی سے پسینہ لگا کر خوشبو کے لئے استعمال کرے۔

وہ لڑکی جب وہ پسینہ مبارک خوشبو کے لئے استعمال کرتی تو اہلِ مدینہ اس کی خوشبو پاتے اور ان کا نام پڑ گیا بیت المطیبین یعنی خوشبو والا گھرانہ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام کا جب کسی کوچہ سے گذر ہوتا تو وہ کوچہ خوشبو سے معطر ہو جاتا اور لوگ کہتے کہ اس راستہ سے نبی کریم ﷺ کا گذر ہوا ہے۔ (الخصائص الکبریٰ جلد اول)

عن معاذ بن جبل قال كنت مع رسول الله ﷺ فقال ادن منى فد نوت منه فما شممت مسكا ولا عنبرا اطيب من ريح رسول الله ﷺ (الخصائص الکبریٰ جلد اول)

ترجمہ : معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا تو آپ نے مجھے قریب ہونے کا فرمایا' میں آپ کے قریب ہوا تو آپ کے جسد مقدس و مطہر کی خوشبو کی مانند میں نے کستوری اور عنبر کی خوشبو کو بھی نہ پایا۔

عن ابراهيم النخعى قال كان رسول الله ﷺ يعرف بالليل بريح الطيب (الخصائص الکبریٰ جلد اول)

ترجمہ : ابراہیم نخعی سے روایت ہے کی رسول اللہ ﷺ خوشبو کی وجہ سے رات کو پہچان لئے جاتے۔

عن انس قال كنا نعرف رسول الله ﷺ اذا قبل بطيب ريحه

ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی آمد کا آپ کی خوشبو سے ہمیں علم ہو جاتا تھا۔

گردن مبارک : گردن مبارک صراحی دار صاف اور چمک دار۔ دونوں شانوں کے درمیان فاصلہ تھا۔ بائیں شانے کے قریب مہرِ نبوت تھی' جو کبوتر کے انڈے کے برابر

تھی۔ شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں :

در بعضے روایات آمدہ کہ مکتوب بود درو ے اللہ وحدہ لا شریک لہ توجہ حیث شئت فانک منصور در روایات آمدہ کہ نورے ازو ے درخیشند چشم راخیرہ می کرد۔

ترجمہ : بعض روایات میں ہے مہر نبوت میں یہ مکتوب تھا۔ "اللہ وحدہ لا شریک لہ توجہ حیث شئت وانک منصور" اور یہ بھی روایات میں آیا کہ اس مہر نبوت سے نور چمکتا تھا۔ جو آنکھوں کو خیرہ کرتا تھا۔

حجر اسود کعبہ جان و دل
یعنی مہر نبوت پہ لاکھوں سلام

شکم مبارک : شکم مبارک سینہ کے برابر تھا۔ سینہ سے ناف تک بالوں کا باریک خط کھچا ہوا تھا۔ دست ہمایوں زانوں تک دراز تھے' ان ہاتھوں سے ہزارہا معجزات باہرات ظاہر ہوئے۔

ایک دن قتادہ بن ملحان کے منہ پر دست مبارک پھیرا' ان کا چہرہ ایسا نورانی ہو گیا کہ ہر چیز کا عکس اس میں نظر آنے لگا۔ جس یتیم کے سر پر دست شفقت پھیرتے وہ در یتیم ہو جاتا۔

قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی ایک غزوے میں آنکھ زخم کی وجہ سے نکل کر رخسار پر بہہ پڑی۔ رسول اللہ ﷺ نے دست مبارک سے آنکھ کو اس کی جگہ پر رکھ دیا' فوراً اچھی ہو گئی۔ دوسری آنکھ سے اس میں زیادہ روشنی تھی۔ اس معجزہ پر اولاد قتادہ رضی اللہ عنہ کو تفاخر تھا۔

عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی ملاقات کو قتادہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے گئے اور انھوں نے یہ اشعار پڑھے۔

انا ابن الذی سالت علی الخدعینہ فرددت بکف المصطفی ایمارد
فعادت کما کانت باحسن وجھا فیا حسن ماعین ویاحسن ماخد

ترجمہ : میں اس شخص کا بیٹا ہوں کہ بہہ آئی رخسارے پر آنکھ اس کی۔ پھر پھیر رکھی گئی کف مصطفیٰ ﷺ سے کیا اچھا پھیر رکھنا تھا سو ہو گئی جیسے تھی۔ خوب اچھی طرح تو کیا؟ اچھی آنکھ تھی اور کیا اچھا رخسارہ۔ (تواریخ حبیب الہ)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر جنگِ خیبر میں زخم آیا۔ لوگ کہتے تھے کہ سلمہ نہ بچیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنا دست مبارک پھیر دیا، فوراً زخم ایسا اچھا ہو گیا کہ گویا لگا ہی نہ تھا۔ (تواریخ حبیب الہ)

انگلیاں دست مبارک : انگلیاں دست مبارک خوشنما اور لمبی کیا ہی مبارک انگلیاں تھیں جن سے پانی کا نکلنا اور قمر کا شق ہونا ثابت ہے۔

عن جابر رضی الله عنه عطش الناس یوم الحدیبیة و بین رسول الله ﷺ رکوة یتوضا منها اذ جهش الناس نحوه فقال مالکم قالوا یا رسول لیس عندنا ماء نتوضاء به و لا نشرب الامابین یدیك فوضع رسول الله ﷺ یده فی الرکوة فجعل الماء یفور من بین اصابعه کانها العیون فاصاب الناس من الماء حاجتهم حتی صدروا قلت لجابر کم کنتم قال لو کنا مائة الف لکفانا کنا خمس عشرة مائة۔ (دلائل النبوة لمحدث ابو نعیم جلد دوم)

ترجمہ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن لوگ پیاس میں مبتلاء ہوئے۔ حضور علیہ السلام کے پاس ایک چھاگل تھی، جس سے آپ وضو فرما رہے تھے۔ لوگ فریادی ہو کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے' آپ نے فرمایا' کیا بات ہے؟ انہوں نے عرض کیا' یا رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس پینے اور وضو کے لیئے پانی نہیں۔ حضور علیہ السلام نے اپنا ہاتھ مبارک چھاگل میں ڈال دیا تو آپ کی انگلیوں سے چشموں کی طرح پانی جوش سے نکلنے لگا۔ لوگ اپنی حاجت کے مطابق پانی حاصل کرنے کے بعد واپس لوٹ گئے۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسلامی لشکر کی تعداد دریافت کی تو انہوں نے کہا' اگر ہم لاکھ بھی ہوتے تو پانی کفایت کرتا۔ البتہ ہماری تعداد پندرہ سو تھی۔

امام اہلِ سنت فرماتے ہیں۔

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

انگلیاں پائیں وہ پیاری جن سے دریائے کرم جاری
جوش پر آتی ہے جب غم خواری تشنے سیراب ہوئے کرتے یہ ہیں

ایام منیٰ میں کفار مکہ ابو جہل وغیرہ نے آپ سے درخواست کی کہ چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھادیں۔ آپ نے انگلی کے اشارہ سے چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھادیا۔ دونوں ٹکڑے اتنے فرق سے ہوگئے کہ جبل حرا دونوں کے درمیان میں نظر آتا تھا۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ گواہ رہو سب نے اس معجزے کو مشاہدہ کیا۔ لیکن بسبب شقاوت ازلی کے ایمان نہ لائے اور کہنے لگے یہ جادوگر ہے۔

اس معجزے کا قرآن پاک میں بھی ذکر ہے۔

اقتربت الساعة وانشق القمر٭ وان یروا آیة یعرضوا و یقولوا سحر مستمر۔

ترجمہ: یعنی قیامت قریب ہوئی اور چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور اگر کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں جادو ہے کہ ہمیشہ چلا آتا ہے۔

کفار نے باہم کہا کہ اگر یہ سحر اور نظر بندی ہے تو باہر کے لوگوں کو ایسا معلوم نہ ہوا ہو گا؟ دور کے شہروں سے ان دنوں جو لوگ مکہ مکرمہ آئے اُن سے پوچھا۔ سب نے بیان کیا کہ فی الواقع ایسا ہوا تھا اور ہم نے چاند کو دو ٹکڑے دیکھا۔

تاریخ فصلی میں ہے کہ ہندوستان کے ایک راجہ نے اپنے محل پر سے چاند کا شق ہونا مشاہدہ کیا۔ پنڈتوں نے دریافت کرنے پر اسے بتایا کہ یہ معجزہ نبی آخر زمان کا ہے تو وہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں ایلچی بھیج کر مسلمان ہوا اور اس کا نام عبد اللہ رکھا گیا۔

(تواریخ حبیب اللہ)

امام الائمہ سراج الامۃ امام اعظم رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے اسی معجزہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

سعت الشجر نطقت الحجر

شق القمر باشارته

اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خود کو پھیر لیا

گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لئے

گردن مبارک بہت خوبصورت تھی جیسے مورت کی گردن سانچے میں ڈھلی ہوتی ہے۔ خوب صاف وشفاف دوش مبارک پر گوشت اور خوبصورت دونوں کندھوں میں فرق تھا۔ دست مبارک لمبے تھے۔ کیا مبارک ہاتھ تھے جن سے بے شمار معجزات کا ظہور ہوا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اصیبت بثلاث موت النبی ﷺ و کنت صویحبه و خویدیمه و قتل عثمان والمزود قالو ا یا ابا هریرة وما المزود قال کنا مع رسول الله ﷺ فی غزاة فاصاب الناس مخمصة فقال النبی ﷺ یا اباهریرة هل من شیء قلت نعم شیء من تمر فی المزود قال ائتنی به فاتیته به فادخل یده فاخرج قبضة فبسطها ثم قال ادع لی عشرة فدعوت عشرة فاکلوا حتی شبعوا فمازال یصنع ذلك حتی اطعم الجیش کلهم و شبعوا ثم قال لی خذ ما جئت به فادخل به یدك فیه واقبض ولا تکبه فقال ابو هریرة فقبضت علی اکثر ما جئت به ثم قال ابو هریرة الا احدثکم کم اکلت منه اکلت حیاة رسول اللّٰهله ﷺ وحیاة ابی بکر وحیاة عمر اطعمت وحیاة عثمان واطعمت فلما قتل عثمان رضی الله عنه انتهب بیتی و ذهب المزود (دلائل النبوت جلد دوم)

ترجمہ: مجھ پر تین مصیبتیں نازل ہوئی ہیں۔

(۱) نبی کریم ﷺ کی موت۔

حالانکہ میں آپ کا ادنیٰ صحابی اور خادم تھا۔

(۲) حضرت عثمان کا قتل

(۳) توشہ دان کا گم ہونا

لوگوں نے حضرت ابو ھریرہ سے سوال کیا کہ توشہ دان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک غزوہ میں تھے لوگوں کو شدت سے بھوک لگی تو حضور علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا ابو ہریرہ کیا کوئی شی کھانے کو تیرے پاس ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ چند کھجوریں میرے توشہ دان میں ہیں۔ آپ نے فرمایا وہ میرے پاس لے آ۔ میں نے توشہ دان حاضر کر دیا حضور علیہ السلام نے اپنا ہاتھ مبارک اس میں داخل فرما کر مشت میں کچھ کھجوریں نکالی اور مجھے فرمایا دس صحابہ میرے پاس لے آ۔ میں دس صحابہ کو بلا لایا۔ انہوں نے کھجوریں کھائیں اور خوب سیر ہو گئے۔ پھر میں اسی طرح دس دس صحابہ کی جماعت حضور کی بارگاہ میں لاتا رہا اور حضور ﷺ اپنی مشت میں کھجوریں نکالتے وہ کھا کر سیر ہو جاتے۔ اسی طرح تمام لشکر نے کھجوریں سیر ہو کر کھالیں۔ حضور علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا اپنی کھجوریں جو لایا تھا لے اور یہ بھی مجھے فرمایا کہ جب بھی ضرورت ہو ہاتھ توشہ دان میں داخل کر کے کھجوریں حسب ضرورت لے لیا کر اور توشہ دان کو الٹنا نہیں حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں جب میں نے توشہ دان لیا تو اس میں جتنی کھجوریں میں لایا تھا اس سے زائد تھیں۔

پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تمہیں خبر نہ دوں کہ میں نے اس توشہ دان سے کتنی کھجوریں کھائی ہیں۔ میں رسول اللہ ﷺ زندگی میں بھی اس سے کھجوریں کھاتا رہا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور میں کھجوریں کھاتا رہا اور دوسروں کی بھی کھلاتا تھا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی میں نے خود کھائیں اور دوسروں کو بھی کھلائیں پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کیئے گئے تو میرا گھر لوٹ لیا گیا اور اس دوران وہ توشہ دان بھی ڈاکو کر لے گئے۔

ہاتھوں اور کندھوں کے جوڑ قوی اور مضبوط تھے بلکہ تمام بدن کے جوڑ ایسے ہی تھے۔ کف دست مبارک پر گوشت اور بہت کشادہ اور بہت نرم کہ کسی دیبا اور حریر کی نرمی ان کی نرمی کو نہیں پہنچتی۔

عن یزید بن الاسود قال ناولنی رسول اللہ ﷺ یدہ فاذاھی ابرد من الثلج واطیب ریحامن المسک۔

ترجمہ : یزید بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے ہاتھ میں دیا تو اچانک آپ کا ہاتھ مبارک برف سے ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا۔ (بیہقی حوالہ الخصائص الکبریٰ)

اخرج الطبرانی عن المستورد بن شداد عن ابیہ قال اتیت النبی ﷺ فاخذت بیدہ فاذا ھی الین من الحریر وابرد من الثلج

ترجمہ : محدث طبرانی مستورد بن شداد سے حدیث لائے انہوں نے اپنے والد شداد سے روایت کی شداد نے فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کا ہاتھ مبارک پکڑا ناگاہ وہ ریشم سے زیادہ نرم اور برف سے زیادہ ٹھنڈا تھا۔

بخاری و مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی ریشم اور دیباج رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک سے نرم نہیں پایا اور میں نے کسی عنبر اور کستوری کی خوشبو رسول اللہ ﷺ کے بدن مبارک کی خوشبو سے بڑھ کر نہیں پائی۔

عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ قال اشتکیت بمکۃ فدخل علی رسول اللہ ﷺ یعودنی فوضع یدہ علی جبہتی فمسح وجھی وصدری وبطنی فما زلت یخیل الی انی اجد بردیدہ علی کبدہ حتی الساعۃ۔

(الخصائص الکبریٰ جلد اول)

سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں میں مکہ مکرمہ میں بیمار ہوا۔ رسول اللہ ﷺ میری بیماری کے لئے تشریف لائے۔ آپ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے ماتھے پر رکھا پھر میرے منہ سینہ اور شکم پر پھیرا میں اب تک آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک اپنے جگر میں محسوس کرتا ہوں۔

بغلیں آپ کی سفید تھیں اور ان سے خوشبو آتی تھی اور بال ان میں نہ تھے (ترمذی)

سینہ مبارک چوڑا تھا اور پشت مبارک گویا چاندی کی ڈھلی ہوئی ہے۔
مولانا علی قاری رحمہ الباری نے شرح شمائل میں لکھا ہے۔ کہ آپ کے ہاتھوں پر اور کندھوں اور سینہ پر اور پنڈلیوں پر بال تھے۔ اور باقی بدن مبارک پر بال نہ تھے۔ ساق مبارک ہموار وصاف اور گول تھیں فی الجملہ باریکی ان میں تھی۔
قدم مبارک کے کف پاپُر گوشت تھے اور بیچ سے خالی اور انگلیاں قدم مبارک قوی و خوشنما اور انگوٹھے کے پاس کی انگلی انگوٹھے سے بڑی تھی۔ الغرض ہر خوبی و لطافت جیسی کہ چاہیے بدن مبارک و ہر عضو میں تھی۔

سر تابقدم تن سلطان زمن پھول
لب پھول دھن پھول ذقن پھول بدن پھول

آپ کے جسد انور کا سایہ نہیں تھا۔ جسم مبارک سے خوشبو آتی تھی جو آپ سے مصافحہ کرتا تمام دن اس کے ہاتھ سے خوشبو آتی تھی۔

آپ جہاں قضائے حاجت کو بیٹھتے وہاں سے خوشبو آتی اور زمین آپ کے فضلہ کو چھپا لیتی۔ پیشاب میں آپ کے بدبو نہ تھی۔ شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں

آوردہ اند کہ شخصے از تشنگان بگمان آب بول آنحضرت ﷺ اذاں قدح بخورد تازندہ بود بوئے خوش از اندام وے یافتہ میشد باچند پشت دراولاد او نیز بود (اشعہ اللمعات جلد اول)

علماء نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص جو پیاسا تھا نادانستہ اس نے حضور ﷺ کا پیشاب پیالہ سے پی لیا ہے جب تک زندہ رہا اس کے اندام سے خوشبو آتی تھی اس کی اولاد میں بھی چند پشتوں تک وہ خوشبو رہی۔

ایک روز آپ نے برتن میں پیشاب کیا تھا۔ ام ایمن نے دھوکے سے پی لیا۔ حضور علیہ السلام نے سن کر تبسم فرمایا اور ان سے کہا آپ کے پیٹ میں کبھی تکلیف نہیں ہوگی۔

(الخصائص الکبریٰ جلد اول)

فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ آپ کا بول وبراز نجس نہ تھا۔

مکھی بدن مبارک پر نہیں بیٹھتی تھی اس لئے کہ مکھی نجاست پر بیٹھتی ہے جسدِ اطہر پر کیسے بیٹھے۔ جس جانور پر سوار ہوتے جب تک آپ سوار رہتے بول وبراز نہ کرتا نیند میں آپ کا وضو نہیں جاتا تھا۔ بدن مبارک اور لباس مبارک میں جوں نہیں پڑتی تھی (تواریخ حبیب الہ)

اخلاق مبارکہ!

آپ کے اخلاق کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وانک لعلی خلق عظیم ☆

ترجمہ: یقیناً آپ کے اخلاق بہت عظیم ہیں

اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کے اخلاق کو عظیم فرمایا ہے اور لفظ "عظیم" کے متعلق معجزۃ المصطفیٰ فی الہند شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ ارقام فرماتے ہیں:

در تحقیق معنی عظیم گفتہ اند کہ عظیم آنست کہ از حیطہ ادراک بیرون بود اگر محسوس است از حیطہ ادراک باصرہ بیروں بود چنانکہ حیل بزرگ کہ احساس باصرہ آنرا احاطہ نتواند کرد اگر معقول است ادراک عقل بداں محیط نتواند شد چنانکہ ذات صفات الٰہی تعالیٰ و تقدس پس چوں وی تعالیٰ خلق آنحضرت راعظیم خواندہ و فضلی کہ اوراداد عظیم گفتہ احاطہ عقل از ادراک آں قاصر باشد (مدارج النبوت جلد اول)

ترجمہ: لفظ عظیم کے معنی کی تحقیق میں علماء نے فرمایا ہے کہ عظیم وہ ہے کہ ادراک جس کا احاطہ نہ کر سکے اگر وہ عظیم شی محسوس ہو تو آنکھ کے احاطہ سے بیرون ہو۔ جیسے بڑا

پہاڑ نگاہ اس کا احاطہ نہیں کر سکتی۔ اگر وہ عظیم معقول ہو تو عقل اس کی محیط نہ ہو سکے جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات تو جب اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کے اخلاق مبارکہ کو عظیم فرمایا تو عقل کماحقہ انہیں جاننے سے قاصر ہے۔

لہذا رسول اللہ ﷺ کے اخلاق عالیہ کا نہ تو کماحقہ ادراک ہو سکتا ہے نہ ہی شمار۔ صرف بعض اخلاق شریفہ کا کچھ بیان کیا جاتا ہے۔ آپ کا صبر و حلم عفو اس درجہ کا تھا کہ آپ غزوہ ذات الرقاع سے واپس مدینہ تشریف لا رہے تھے راستہ میں دوپہر کو ایک درخت کے سایہ میں استراحت فرمانے کو لیٹ گئے۔ صحابہ کرام بھی سو گئے۔ غورث بن حارث غطفانی جو بہادر شجاع اور دلیر تھا بُرے ارادے سے آپ کے پاس پہنچ گیا اور نیام سے تلوار نکال لی۔ حضور علیہ السلام کی آنکھ اس وقت کھلی جب وہ تلوار نکال چکا تھا۔ اس نے آپ سے کہا۔ اب تم کو کون مجھ سے بچا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ آپ کے اس جواب سے اس پر اتنا رعب اور خوف غالب ہوا کہ تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی آپ نے وہ تلوار اٹھا کر اس سے فرمایا اب تم کو کون مجھ سے بچائے گا۔ اس پر خوف طاری ہوا اور اس کا بدن کانپنے لگا۔ آپ نے اس کا قصور معاف فرما دیا اور تلوار اس کو عنایت فرما دی وہ آپ کا حلم اور عفو اور مہربانی دیکھ کر اسلام لے آیا۔ پھر اپنی قوم سے جا کر کہا کہ میں ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں جس کے عفو اور کرم کا بیان نہیں کیا جا سکتا۔

(الخصائص الکبریٰ جلد اول)

رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے قرض لیا۔ یہودی جب قرض طلب کرنے آیا تو اس نے آپ کی چادر کو شدت سے کھینچا اور کچھ سخت الفاظ آپ کو کہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے تھے ان سے یہودی کی بد تمیزی نہ دیکھی گئی اور انہوں نے یہودی کو جھڑکی کر کا خاموش کیا۔ حضور ﷺ نے تبسم فرمایا پھر آپ نے حضرت عمر سے فرمایا اے عمر محمد کو اور اس یہودی کو تم سے کسی اور بات کی

ضرورت و توقع تھی۔ مجھ سے قرض ادا کرنے کو کہتے اور اسے قرض نرمی سے طلب

کرنے کی ہدایت کرتے پھر آپ نے یہودی کو اس کا قرض ادا کرایا۔ اور بیس صاع اس کو مزید دلوائے۔ یہودی آپ کے حلم بردباری اور عفو کو دیکھ کر مسلمان ہو گیا۔

فتح مکہ کے بعد آپ نے جو حسن سلوک اور عفو فرمایا اسے دیکھ کر وہ سب اسلام میں داخل ہو گئے۔ آپ کے حلم و مہربانی کی تعریف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فبما رحمة من الله لنت لهم

یعنی اللہ کی رحمت سے ہے کہ آپ نے اپنے اخلاق ان کے لیئے نرم کر دیئے۔

جود و سخا:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کبھی کسی سائل کے جواب میں آپ نے "لا" کا لفظ نہیں استعمال کیا۔ یعنی "نہیں" کا لفظ آپ استعمال نہیں فرماتے تھے۔ جو بھی کسی نے طلب کیا اور آپ کے پاس ہوا تو آپ نے اس کو دے دیا۔

فرزدق شاعر رسول اللہ ﷺ کی مدح میں کہتا ہے۔

ماقال لا قط الا فی تشهده

لولا تشهد كانت لاه نعم

یعنی آپ نے سوائے تشہد کے نہیں کا لفظ کسی جگہ استعمال نہیں فرمایا۔ اگر تشہد نہ ہوتا تو آپ کا لا نعم ہوتا۔

امام اہلِ سنت فرماتے ہیں۔

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا

نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

حیاء :

حیاء آپ میں اس قدر تھی کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میں کنواری لڑکیوں سے زیادہ حیاء تھی۔ حیاء کے باعث بعض دفعہ آپ کو ناسمجھ لوگوں سے تکلیف اٹھانی پڑتی تھی۔ لیکن کچھ نہ فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب ﷺ کی تکلیف گوارہ نہ ہوئی اور اس نے فرمایا!

ان ذلکم کان یُوذی النبی فیستحیی و الله لا یستحی من الحق

یعنی تمہاری یہ بات رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچاتی ہے اور حیاء کی وجہ سے تم کو کچھ نہیں فرماتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ حق بات کرنے میں حیاء نہیں کرتا۔

امانت و صداقت و دیانت آپ کے وہ ذاتی کمالات تھے جن کو دشمن بھی تسلیم کرتے تھے ۶ھ میں آپ نے نجاشی بادشاہ حبشہ اور قیصر روم اور کسریٰ اور تین نوابوں اور امیروں کو دعوت اسلام دی۔ قیصر کو آپ نے خط دحیہ کلبی کے ہاتھ ارسال کیا۔

جب آپ کا مکتوب شریف قیصر کو ملا تو اس نے اپنے وزیروں سے کہا کہ اگر مکہ کا کوئی شخص آیا ہوا ہے تو اس کو لاؤ۔ اتفاق سے ابو سفیان مع اپنے رفقاء برائے تجارت شام گئے ہوئے تھے اور قیصر کے سامنے پیش کیے گئے۔ ابو سفیان اور ان کے رفقاء اس وقت اسلام نہیں لائے تھے۔ قیصر نے بہت کچھ آپ کے متعلق دریافت کیا اور ابو سفیان نے ان کا جواب دیا۔

ایک سوال قیصر کا یہ تھا کہ نبوت کا دعویٰ کرنے سے پہلے کیا وہ کبھی جھوٹ بولے ہیں؟ ابو سفیان نے جواب میں کہا۔ انہوں نے نبوت کے دعویٰ سے پہلے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ ابو سفیان نے کفر کی حالت اور دشمنی کے زمانے میں آپ کی صداقت، امانت، عفت اور دیگر اوصاف کا اعتراف کیا۔

والفضل ما شهدت به الاعداء

یعنی کمال تو وہی ہے کہ دشمن خوبیوں کا اعتراف کریں۔

ملاقات میں آپ تقدیم سلام کی فرماتے۔ منتظر اس بات کے نہ رہتے کہ وہ شخص سلام کرے کبھی آپ کی زبان مبارک پر فحش یا درشت کلام جاری نہ ہوتا۔ اصحاب میں کبھی پاؤں نہ پھیلاتے۔ جس مجلس میں تشریف لے جاتے کنارہ مجلس جیر بیٹھ جاتے۔ قصد بالا نشینی اور صدر محفل کا نہ کرتے۔

اور نشست اکثر آپ کی قبلہ رو ہوتی۔ آپ کام میں اصحاب کے ساتھ شریک ہو جاتے تھے۔ ایک سفر میں ایک صحابی نے بکری ذبح کی اور آپس میں کام تقسیم کر لئے۔ ایک نے کہا کہ کھال میں اتار دوں گا۔ ایک نے کہا گوشت میں بناؤں گا۔
ایک نے کہا میں پکاؤں گا۔ آپ نے فرمایا کہ جنگل سے لکڑیاں میں لادوں گا۔ صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ یہ کام ہم کریں گے آپ کیوں تکلیف فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔ اس بات کو کہ کوئی ایک آدمی اپنے رفیقوں میں ممتاز ہو کر بیٹھے اور کام میں شریک نہ ہو اور آپ جا کر لکڑیاں اٹھا لائے۔ (تواریخ حبیب الہ)

آپ نے کبھی جمائی نہیں لی۔ آپ جب ہنستے تھے تو تبسم فرماتے تھے۔ کبھی آواز سے نہیں ہنسے۔ الغرض آپ کے اخلاق حمیدہ اور اوصاف جمیلہ حد شمار سے زائد اور بیان سے بالاتر ہیں۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے آپ کے اوصاف جمیلہ کے متعلق کیا خوب فرمایا ہے :

له همم لا منتهى لكبارها وهمة الصغرى اجل من الدهر

الحمدلله حضور علیہ السلام کے میلاد شریف کا بیان احسن طور پر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سید عالم نور مجسم ﷺ کے طفیل ہمیں اپنی مرضیات پر عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین بحق طه یسین۔

☆☆☆☆☆

فہرست مطبوعات

ضیاء العلوم پبلی کیشنز
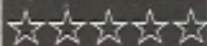
MOB 0333-5166587
FAX 051- 4580404

یو 128 بازار تلواڑاں راولپنڈی پاکستان

نام کتاب	مصنف	قیمت	نام کتاب	مصنف	قیمت
نجوم الفرقان فی تفسیر آیات القرآن (جلد اول)	مولانا عبدالرزاق بھترالوی	[illegible]	دعوت الحق فی جواب معیار الحق	[illegible]	30/=
نجوم الفرقان فی تفسیر آیات القرآن (جلد دوم)	مولانا عبدالرزاق بھترالوی	[illegible]	تعظیم رسول اور گستاخ رسول کی سزا	مولانا اشرف قادری	18/=
نجوم الفرقان فی تفسیر آیات القرآن (جلد سوم)	مولانا عبدالرزاق بھترالوی	[illegible]	حیلۂ اسقاط	حافظ محمد فضل الدین نقشبندی	30/=
نجوم الفرقان فی تفسیر آیات القرآن (جلد چہارم)	مولانا عبدالرزاق بھترالوی	[illegible]	[illegible]	حافظ محمد فضل الدین نقشبندی	50/=
نجوم الفرقان فی تفسیر آیات القرآن (جلد پنجم)	مولانا عبدالرزاق بھترالوی	[illegible]	[illegible]	حافظ محمد فضل الدین نقشبندی	50/=
شمع ہدایت	مولانا عبدالرزاق بھترالوی	120/=	اربعین نقشبندی	حافظ محمد فضل الدین نقشبندی	48/=
معراج الارواح (اردو حاشیہ)	مولانا عبدالرزاق بھترالوی	36/=	شب قدر	حافظ محمد فضل الدین نقشبندی	27/=
تذکرۃ الانبیاء (مجلد)	مولانا عبدالرزاق بھترالوی	360/=	فضائل صدقات	حافظ محمد فضل الدین نقشبندی	33/=
موت کا منظر مع احوال حشر و نشر (مجلد)	مولانا عبدالرزاق بھترالوی	210/=	الوافیہ توضیح الکافیہ	حافظ محمد فضل الدین نقشبندی	48/=
موت کا منظر مع احوال حشر و نشر (پیپر بیک)	مولانا عبدالرزاق بھترالوی	150/=	سیرت محمد ﷺ [illegible]	مولانا محمد [illegible] ہزاروی	36/=
اقامت بیٹھ کر سننا مستحب ہے	مولانا عبدالرزاق بھترالوی	21/=	مکاشفۃ القلوب	حافظ محمد اسحاق ظفر (مترجم)	165/=
اسلام میں عورت کا مقام	مولانا عبدالرزاق بھترالوی	150/=	خوبصورت نقش	جاوید اقبال اعوان	24/=
اذان کے ساتھ درود شریف مستحب ہے	مولانا عبدالرزاق بھترالوی	21/=	ذکر حبیب	مولانا سید حسین الدین شاہ	10/=
بزرگوں کی برکات سے کذاب جل اٹھے	مولانا عبدالرزاق بھترالوی	24/=	نور ہدایت	مولانا سید حسین الدین شاہ	[illegible]
انگوٹھے چومنا مستحب ہے	مولانا عبدالرزاق بھترالوی	21/=	زیارت قبور [illegible] و ایصال ثواب	[illegible]	45/=
نماز کے بعد ذکر و دعا مستحب ہے	مولانا عبدالرزاق بھترالوی	40/=	عظمت سید المرسلین [illegible]	[illegible]	36/=
تکریم والدین مصطفیٰ ﷺ	مولانا عبدالرزاق بھترالوی	20/=	میلاد النبی ﷺ	مولانا محمد یعقوب ہزاروی	120=
احکام مساجد	مولانا عبدالرزاق بھترالوی	24/=	احکام رمضان	مولانا نعیم الدین مرادآبادی	12/=
نماز حبیب کبریاء	مولانا عبدالرزاق بھترالوی	150/=	گیارہویں شریف	مولانا ابوالحسن محمد علی رضوی	12/=
نور الایضاح (عربی حاشیہ)	مولانا عبدالرزاق بھترالوی	69/=	مناقب رومی	محمد [illegible] قادری	210/=
تسکین الجنان فی محاسن کنز الایمان	مولانا عبدالرزاق بھترالوی	120/=	[illegible]	[illegible]	50/=
الاسراق فی المیراث (اردو)	مولانا عبدالرزاق بھترالوی	33/=	فقہ حنفی اور حدیث رسول	مولانا سردار احمد حسن سعیدی	45/=
تلخیص المفتاح (عربی حاشیہ)	مولانا عبدالرزاق بھترالوی	45/=	حقیقت قربانی	مولانا سردار احمد حسن سعیدی	18/=
کنز الدقائق (عربی حاشیہ)	مولانا عبدالرزاق بھترالوی	270/=	تذکرۃ محی الدین	مولانا سردار احمد حسن سعیدی	80/=
المظہر النوری علی مختصر القدوری	مولانا عبدالرزاق بھترالوی	150/=	انوار شریعت (مجلد)	[illegible]	200/=
ایصال ثواب مستحب ہے	مولانا عبدالرزاق بھترالوی	27/=	انوار شریعت (پیپر بیک)	[illegible]	[illegible]
سیرت مصطفیٰ ﷺ (مجلد)	مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی	180/=	جنتی زیور [illegible]	مولانا اشرف قادری	36/=
سیرت مصطفیٰ ﷺ (پیپر بیک)	مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی	150/=	قانون شریعت	مولانا شمس الدین احمد	135/=
[illegible]	مولانا مشتاق احمد نظامی	90/=	[illegible]	قاضی نور الحق [illegible] نقشبندی	
نوٹ: فہرست میں شامل کتب ہی کی ترسیل ہوگی۔			ماں باپ کے حقوق	قاضی نور الحق [illegible] نقشبندی	

علامہ
حضرت قاضی عبدالرزاق بھترالوی
مدرس جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی کی گرانقدر تصنیفات

نجوم الفرقان فی تفسیر القرآن